تخریج شدہ

صحیح مسلم 5

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ

ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ

فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ



الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی ۱۱۰۰۲۵



قرآن لرننگ اینڈ ریسرچ فاونڈیشن

حافظ بابا نگر، حیدرآباد، دکن۔

www.qlrf.net

QLRF Islamic Library

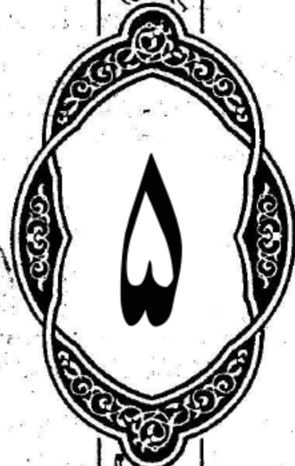
گلشن اقبال کالونی، حیدرا باد، دکن۔

صحیح مسلم

مع مختصر شرح نووی

ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

۲۰۴ھ - ۲۶۱ھ



ترجمہ

علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زھوۃ

فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ



ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

Vol. 1-1

کتاب .... صحیح مسلم

تالیف .... ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ

ترجمہ .... علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ

ناشر .... الکتاب انٹرنیشنل

اشاعت اول .... اکتوبر ۲۰۱۰ء

قیمت ....





الکتاب انٹرنیشنل

F-50B مرادی روڈ، بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی – ۲۵

Mob: - 09312508762, Ph: 011-26986973

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
کتاب الجہاد والسیّر	9
جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان	9
امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو طریقے کیونکر بتلائے	10
معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنا	12
عہد شکنی حرام ہے	13
لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے	14
جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا	14
دشمن سے ملاقات (جنگ) کے وقت فتح کی دعا مانگنا	15
لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت	16
رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل......الخ	16
کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے	17
اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا	18
لوٹ کا بیان	19
قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا	21
قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانا	26
جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے	27
رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اسکا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے	31
غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہوگا	36
فرشتوں کی مدد غزوۂ بدر میں اور مباح ہونا لوٹ کا	36
قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا	39
یہودیوں کو حجاز مقدس سے جلاوطن کر دینے کا بیان	41
یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان	42
جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اتارنا درست ہے	42
جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو؟	45
انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا......الخ	46
غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو دار الحرب میں......الخ	47
رسول اللہ ﷺ کے خط کا بیان جو آپ ﷺ نے اسلام لانے کے لیے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا	48
رسول اللہ ﷺ کے خط کافر بادشاہوں کی طرف	53
جنگ حنین کا بیان	53
طائف کی لڑائی کا بیان	57
بدر کی لڑائی کا بیان	58
مکہ کے فتح ہونے کا بیان	59
مکہ کے اردگرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان	62
فتح (مکہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیے جانے کا بیان	63
حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان	64
اقرار کو پورا کرنا	68
غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں	69
جنگ احد کا بیان	71
جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں......الخ	73
رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان	73
رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر صبر	77
ابو جہل مردود کے مارے جانے کا بیان	79
کعب بن اشرف یہود کے سرغنہ کے قتل کا بیان	80

مضمون	صفحہ نمبر
خیبر کی لڑائی کا بیان	82
غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان	86
ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان	87
اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ﴾ کے نزول کا بیان	97
عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا	97
جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے	99
رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے	102
ذات الرقاع کے جہاد کا بیان	104
کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے	104
کتاب امارت کے بیان میں	106
خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے	106
خلیفہ بنانا اور نہ بنانا	109
امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے	111
بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے	113
حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی	114
غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے	117
جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لے	119
بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے......الخ	121
امام مسلمانوں کی سپر ہے	127
جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے	127
حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان	129
اُمرا کی اطاعت کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی کریں	130
فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا	130
جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے	134
جب دو خلیفوں سے بیعت ہو	135

مضمون	صفحہ نمبر
اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو......الخ	135
اچھے اور برے حاکموں کا بیان	136
لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے اور شجرہ کے نیچے بیعتِ رضوان کے بیان میں	137
جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آ کر وطن بنانا حرام ہے	140
مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی	140
عورتیں کیونکر بیعت کریں	142
بیعت کرنا' سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے	143
آدمی کب جوان ہوتا ہے	143
قرآن شریف کافروں کے ملک میں لیجانا منع ہے	144
گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے	144
گھوڑوں کی فضیلت اور ان کی پیشانیوں میں خیر کے باندھے ہونے کے بیان میں	145
گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں	147
اللہ کی راہ میں جہاد کرنا	147
اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت	149
اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت	151
جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان	152
شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے	152
شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور......الخ	154
جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت	155
قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے	156
جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے	157
اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب	157
غازی کی مدد کرنے کی فضیلت	158

مضمون	صفحہ نمبر
مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان	159
معذور پر جہاد فرض نہیں ہے	160
شہید کے لیے جنت کا ثابت ہونا	161
جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو	164
جو شخص لڑے نمائش کے لیے وہ جہنمی ہے	165
جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کمائے اس کا ثواب اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کمائے	166
رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے	167
اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب	168
جو شخص مر جائے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے......الخ	168
جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اس کا ثواب	169
دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت	169
اللہ کی راہ میں چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت	171
شہیدوں کا بیان	172
تیر اندازی کی فضیلت کے بیان میں اور اس شخص کی مذمت کے بیان میں جس نے سیکھ کر بھلا دیا	173
میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا	174
جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت	176
سفر ایک عذاب ہے	177
مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے	177
کتاب شکار اور ذبیحوں کا بیان	179
سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان	179
شکار کے غائب ہونے کے بعد پھر مل جانے کے حکم میں	183
ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجہ سے کھانے والے پرندے کی حرمت کا بیان	184
دریا کے مردے کا مباح ہونا	185
بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے	188
گھوڑوں کا گوشت حلال ہے	191
گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)	192
ٹڈی کھانا درست ہے	197
خرگوش حلال ہے	197
شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی کنکریاں پھینکنا درست ہے	198
ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے	199
جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے	200
کتاب قربانیوں کے بیان میں	202
قربانی کا وقت کیا ہے	202
قربانی کی عمر کا بیان	206
قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا	208
ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے	209
تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان	211
فرع اور عتیرہ کا بیان	215
جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے	215
جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور ذبح کرے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے	216
کتاب شرابوں کے بیان میں	219
خمر کی حرمت کا بیان	219

مضمون	صفحہ نمبر
شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے	225
شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے	225
کھجور اور انگور کی شراب بھی خمر ہے	225
کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے	226
مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان	229
ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے	235
جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور توبہ نہ کرے	238
جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ نشہ ہو وہ حلال ہے	239
دودھ پینے کا بیان	242
نبیذ پینے اور برتنوں کو ڈھکنے کے بیان میں	243
سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکنے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے، چراغ بجھانے، بچوں اور جانوروں کو مغرب کے بعد باہر نہ نکالنے کے استحباب کے بیان میں	244
کھانے' پینے' سونے کے آداب کا بیان	247
کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان	250
زم زم کھڑے ہو کر پینے کے بیان میں	250
پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے	251
دودھ یا پانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا	252
کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے	253
اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جائے تو کیا کرے؟	255
اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جائے	257
شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان	263
کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے	264
کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا	264

مضمون	صفحہ نمبر
کیونکر بیٹھ کر کھانا چاہیے	264
اجتماعی کھانے میں دو دو کھجوریں یا دو دو لقمے کھانے کی ممانعت	265
کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا	266
مدینہ میں کھجور کی فضیلت	266
کھنبی کی فضیلت اور اس کے ساتھ آنکھ کا علاج	267
راک کے سیاہ پھل کی فضیلت	268
سرکہ کی فضیلت اور اسے بطور سالن استعمال کرنا	268
لہسن کھانا درست ہے	269
مہمان کی خاطر داری کرنی چاہیے	271
تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت	276
مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں	277
کھانے کا عیب بیان نہیں کرنا چاہیے	278
کتاب لباس اور زینت کا بیان	280
چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں	280
چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان	280
مردوں کے لیے ریشم وغیرہ پہننے کی حرمت کا بیان	283
مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے	290
کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے	291
یمن کی چادروں کی فضیلت	292
موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس میں؟	293
قالین یا سوزنیوں کے جواز کا بیان	294
حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے	294
غرور سے (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے کی حرمت اور اس کا بیان کہ کہاں تک کپڑا لٹکانا مستحب ہے	295
کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے	297
سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے	297
رسول اللہ ﷺ کا چاندی کی انگوٹھی پہننا جس میں محمد رسول اللہ نقش تھا۔ اور بعد میں خلفاء کے انگوٹھی پہننے کا بیان	299

مضمون	صفحہ نمبر
نبی ﷺ کا انگوٹھی بنانے کا بیان	300
انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان	300
رسول اللہ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی کا بیان اسکا نگینہ حبشی تھا	301
بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی پہننے کا بیان	301
بڑی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت	302
جوتا پہننے کے مستحب ہونے کے بیان میں	302
پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایاں اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے	303
ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے ممانعت	303
چت لیٹنے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان	304
مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا	305
بڑھاپے میں بالوں پر زرد رنگ یا سُرخ رنگ کے ساتھ خضاب کرنے کے استحباب اور سیاہ رنگ کے خضاب کی حرمت کے بیان میں	305
رنگنے میں یہود کی مخالفت کرنے کے بیان میں	306
جانور کی تصویر بنانا حرام ہے اور فرشتوں کا اس گھر میں داخل نہ ہونا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس کا بیان	306
سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی کراہت	315
تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت	315
جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت	315
سوائے آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے	316
قزع کی ممانعت	317
راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور حقوق کی ادائیگی	317
بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا، گودنا اور گدانا اور منہ کی	
روئیں نکالنا اور نکلوانا، دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے	318
ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن ننگی ہیں	322
فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کا ذکر کرنے کہنے کی ممانعت	322
کتاب آداب کے بیان میں	324
ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان	324
برے ناموں کے رکھنے کی کراہت کا بیان	327
برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے اور برّہ کو زینب سے بدلنے کے استحباب کے بیان میں	328
شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان	329
بچہ کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور دوسری چیزوں کا بیان	330
جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کمسن کو کنیت رکھنا درست ہے	333
غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا	334
اذن چاہنے کے بیان میں	334
جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لے	338
غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے	339
جو نظر دفعتاً پڑ جائے	340
کتاب سلام کے بیان میں	341
سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت کو	341
راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے	341
مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا	342
یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو......الخ	343
بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے	345

مضمون	صفحہ نمبر
یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھائے	346
عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے	346
اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام	347
جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بی بی یا محرم ہے	349
جو کوئی مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے، نہیں تو پیچھے بیٹھے	350
کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھنا	351
جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے	352
زنانہ مخنث، اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے	352
اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے	353
تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو سرگوشی نہ کریں......الخ	354
علاج، بیماری اور منتر کا بیان	355
جادو کے بیان میں	356
زہر کا بیان	358
بیمار پر منتر پڑھنا	359
مریض کو معوذات کے ساتھ دم کرنے کا بیان	360
نظر بد اور یعنی یرقان، اور بخار وغیرہ کے دم کرنے کے مستحب ہونے کے بیان میں	361
قرآن یا دعا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے	364
دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا	365
نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنا	365
ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے	366
منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان	370
عود ہندی کے ذریعے علاج کرنے کے بیان میں	370
سیاہ دانے (کلونجی) سے علاج کا بیان	371
تلبینہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے	372
شہد کو بطور دوا استعمال کرنے کا بیان	372
طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان	373
بیماری لگ جانا اور بدشگونی، ہامہ، صفر اور نوء، غول یہ سب لغو ہیں، اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں	378
بدفال اور نیک فال اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے	381
کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت	384
جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان	387
سانپوں کے مارنے کا بیان	388
سانپوں وغیرہ کو مارنے کے بیان میں	388
گرگٹ کا مارنا مستحب ہے	393
چیونٹی کے مارنے کی ممانعت	394
بلی کے مارنے کی ممانعت	395
جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت	396
الفاظ ادب وغیرہ کی کتاب	398
زمانے کو برا کہنے کی ممانعت	398
انگور کو کرم کہنے کی ممانعت	399
عبد یا امۃ یا مولیٰ یا سید، لفظوں کے بولنے کا بیان	400
یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا، مکروہ ہے	401
بہتر خوشبو مشک اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت	401
کتاب شعر کے بیان میں	403
شعر پڑھنے، بیان کرنے اور اس کی مذمت کا بیان	403
چوسر کھیلنا حرام ہے	405
کتاب خواب کے بیان میں	406
شیطانی خواب بیان کرنے کی ممانعت	411
خوابوں کی تعبیر کا بیان	412

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور سفر کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْإِعْلَامِ بِالْإِغَارَةِ.

باب: جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر بغیر دعوت دیئے حملہ کرنے کا بیان۔

(٤٥١٩) عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْئَلُهُ عَنِ الدُّعَآءِ قَبْلَ الْقِتَالِ؟ قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى: اَحْسِبُهُ قَالَ: جُوَيْرِيَةَ اَوِ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ.

ابن عون سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے، ان کے جانور پانی پی رہے تھے، آپ ﷺ نے قتل کیا ان میں سے جولڑے اور باقی کو قید کیا۔ اور اسی دن جویریہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کو پکڑا۔ نافع نے کہا: یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی۔ وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

[بخاری: ٢٥٤١؛ ابوداود: ٢٦٣٣]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکا یک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے۔ اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں: ایک تو یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری ہے۔ یہ قول ہے مالک رحمہ اللہ کا اور ضعیف ہے۔ دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری نہیں۔ یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے۔ ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابوثور اور ابن منذر رحمہم اللہ کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام اور لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا جدید اور مالک اور ابوحنیفہ اور اوزاعی رحمہم اللہ کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب، غلام اور لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔

(٤٥٢٠) عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ.

حضرت ابن عون سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی ہے۔

[راجع:٤٥١٩]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَأْمِيرِ الْإِمَامِ الْأُمَرَآءَ عَلَى الْبُعُوْثِ وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِاٰدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا.

باب: امام امیروں کولڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کوطریقے کیونکر بتلائے۔

(٤٥٢١) عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً .[ابوداود: ٢٦١٢؛ ترمذي: ١٦١٧؛ ابن ماجه: ٢٨٥٨]

سفیان نے کہا کہ اس نے ہمیں حدیث لکھوائی۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٢) عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَّرَ أَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ مَّعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ: ((اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَإِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ إِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ ـ أَوْخِلَالٍ ـ فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ

بریدہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعض نے کہا: سریہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے: ”جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر، اللہ کے راستہ میں لڑو، اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو، جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکوں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف، پھر ان تین باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کر اور باز رہ ان سے (یعنی ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک بات ہوئی ان تین میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ ان سے پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لیے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ ان کے لئے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہوگا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہیں ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا)

هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ ﷺ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ ﷺ وَلٰكِنِ اجْعَلْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ ﷺ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِیْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ اٰدَمَ قَالَ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيٰى: يَعْنِیْ اَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُهٗ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ: حَدَّثَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَهٗ. [راجع:٤٥٢١]

اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول ٹیکس) مانگ۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے اللہ یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو اللہ اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے اصحاب کی پناہ دے۔ اس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال تو ان کو اللہ کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔"



○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لائیں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جائیں گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں۔ نہیں تو وہ مثل عام لوگوں کے جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے پر غنیمت میں اور صلح کے مال سے حصہ نہ پائیں گے۔ البتہ زکوٰۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پائیں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملے گا جن کا صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر والوں کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں سے نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالک رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں۔ اور ابو عبید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام میں تھا پر اس کی دلیل نہیں۔ انتھی مختصراً۔
امام نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی، کتابی ہو یا مجوسی یا مشرک وغیرہ۔ مالک رحمہ اللہ اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جائے گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہو گا مگر اہل کتاب سے مجوس سے عربی ہو یا عجمی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار میں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مال دار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جائے اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہیں ہر سال میں اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مال دار پر اڑتالیس درہم ہیں۔ اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ۔ انتھی۔

(٤٥٢٣) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کسی امیر لشکر کو

اللهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَمِيرَ أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ.
[راجع: ٤٥٢١]

روانہ فرماتے تو اس کو بلا کر اسے نصیحت فرماتے۔ باقی سفیان کی حدیث کے مثل ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٤) عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا. [راجع: ٤٥٢١]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الْأَمْرِ بِالتَّيْسِيرِ وَتَرْكِ التَّنْفِيرِ.

باب: معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بارے میں۔

(٤٥٢٥) عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: ((بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا)). [أبوداود: ٤٨٣٥]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب کسی کو اپنے اصحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے تو فرماتے: ''خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ۔ آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا اور خوف دلانا اچھا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں، نومسلموں اور گناہگاروں پر آسانی کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

(٤٥٢٦) عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)). [بخاري: ٤٣٤٣، ٤٣٤٤، ٤٣٤٥، ٣٠٣٨، ٦١٢٤، ٧١٧٢؛ ابوداود: ٤٣٥٦؛ نسائي: ٥٦١١؛ ابن ماجه: ٣٣٩١؛ وانظر فى مسلم: ٥٢١٥، ٥٢١٦]

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا ''آسانی کرو، دشواری اور سختی مت کرو، خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو، پھوٹ مت کرو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٧) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ: ((وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا)).
[راجع: ٤٥٢٧]

اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی شعبہ کی حدیث کی طرح منقول ہے۔ اور زید بن ابی انیسہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو۔ اختلاف مت کرو۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٢٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسانی کرو اور سختی مت کرو، آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا)). [بخاری:٦٩، ٦١٢٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الْغَدْرِ.

باب: عہد شکنی حرام ہے۔

(٤٥٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)).
[بخاری: ٦١٧٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغا باز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: یہ دغا بازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے، دغا باز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغا بازی کی حرمت نکلی خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیوں کہ اس کی دغا بازی سے ہزاروں خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا کہ دونوں دغا بازیاں مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغا بازی کرے یا اور کافروں سے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کا حق ادا نہ کرے یعنی عدل و انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت نہ دیوے ان کے جان، مال اور حق پر ناحق ستم کرے۔ دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلاوجہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

(٤٥٣٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [ترمذی: ١٥٨١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٤٥٣١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهٗ لِوَآءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ: اَلَا هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

(٤٥٣٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). [بخاری: ٣١٨٦، ٣١٨٧؛ ابن ماجه: ٢٨٧٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٤) عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: ((يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). [راجع: ٤٥٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ''یہ فلانے کی دغا بازی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٣٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ يُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ)). [راجع: ٤٥٣٤]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جائے گا کہا جائے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی۔''

(٤٥٣٦) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ)). [بخاري: ٣١٨٦، ٣١٨٧]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اس کی شناخت ہوگی''۔



(٤٥٣٧) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔''

(٤٥٣٨) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ)).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جائے گا اس کی دغابازی کے موافق اور کوئی دغاباز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغابازی کرے۔''

فائدہ: کیونکہ اس کی دغابازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغابازی کے اس سے ایک یا دو شخصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ.

باب: لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے۔

(٤٥٣٩) عَنْ جَابِرٍ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). [بخاري: ٣٠٣٠؛ ابو داود: ٢٦٣٦؛ ترمذي: ١٦٧٥]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔

فائدہ: یعنی جنگ میں عقلمندی اور مکر ضروری ہے اور یہ دغابازی نہیں ہے کیوں کہ دغا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقتاً جھوٹ بھی درست ہے۔

(٤٥٤٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). [راجع: ٣٠٢٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔''

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّيْ لِقَآءِ الْعَدُوِّ وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَآءِ.

باب: جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے۔

(٤٥٤١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا)). [راجع: ٣٠٢٦]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو۔''



فائدہ: اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو۔

(٤٥٤٢) عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى ﷺ فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِينَ سَارَ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ: ((يَأَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ)).

[بخاری: ٢٨١٨، ٢٨٣٣، ٢٩٦٥، ٢٩٦٦، ٣٠٢٤، ٧٢٣٥؛ ابو داود: ٢٦٣١]

ابوالنضر سے روایت ہے اس نے کتاب پڑھی عبداللہ بن ابی اوفی کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے لکھا عمر بن عبیداللہ کو جب وہ گئے خارجیوں کے پاس جو حرورا میں رہتے تھے (ان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ ﷺ نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے'' پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے بھگا دے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ.

باب: دشمن سے ملاقات (جنگ) کے وقت فتح کی دعا مانگنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٤٥٤٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ! مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ! اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)).

[بخاری: ٢٩٣٣، ٤١١٥، ٦٣٩٢، ٧٤٨٩؛ ترمذی: ١٦٧٨؛ ابن ماجہ: ٢٧٩٦]

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بددعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئی تھیں ۵ ہجری میں اور آپ ﷺ خندق میں تھے)، تو فرمایا: ''اے اللہ! اتارنے والے کتاب کے، جلد حساب لینے والے، بھگا دے ان جتھوں کو یا اللہ! بھگا دے ان کو، ہلا دے ان کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٤٤) عَنِ ابْنِ أَوْفَى يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((هَازِمَ الْأَحْزَابِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ: ((اللّٰهُمَّ)).

[راجع: ٤٥٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں لفظ ''اللّٰھم'' کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٤٥) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ ((مُجْرِيَ السَّحَابِ)).

[راجع: ٤٥٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اور اس میں "مُجْرِيَ السَّحَابِ" کا اضافہ ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٤٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ.))

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے احد کے دن: ''یا اللہ! اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔''

فائدہ۔ اس میں تسلیم ہے امر الٰہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہیں شر کا خالق اللہ نہیں نہ اس کی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن یہ فرمایا۔ اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

بَابُ تَحْرِيْمِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ.

باب: لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت۔

(٤٥٤٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَتْلَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ.

[بخاري: ٣٠١٤؛ ابوداود: ٢٦٦٨؛ ترمذي: ١٥٦٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے علما کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کیے جائیں۔ اسی طرح ضعیف بوڑھوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کیے جائیں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے۔ مالک رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نہ مارے جائیں گے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک قتل کیے جائیں گے۔

(٤٥٤٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَقْتُوْلَةً فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِيْ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی ایک لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس کو مار ڈالا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ.

باب: رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہ ہو۔

(٤٥٤٩) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصِيْبُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ وَقَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)). [بخاري: ٣٠١٣؛ ابوداود: ٢٦٧٢؛ ترمذي: ١٥٧٠؛ ابن ماجه: ٢٨٣٩]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کے چھاپے میں مارے جائیں اسی طرح عورتیں ان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''وہ ان میں داخل ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی دنیا کے حکم میں اور ان کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکے تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جائیں تو کسی پر گناہ نہیں اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے، لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں۔ تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

(٤٥٥٠) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا نُصِيْبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((هُمْ مِنْهُمْ)). [راجع: ٢٥٤٩]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں“۔



(٤٥٥١) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيْلَ لَهُ: لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((هُمْ مِّنْ آبَائِهِمْ)). [راجع: ٢٥٤٩]

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، اگر سوار رات کو حملہ کریں اور مشرکوں کے بچے مارے جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ بھی ان کے باپوں میں سے ہیں۔“ (یعنی مشرکوں میں سے)



بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا.

باب: کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے۔

(٤٥٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ. زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيْثِهِمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْتَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ﴾. [٥٩/ الحشر:٥] [بخاری: ٤٠٣١، ٤٨٨٤؛ ترمذی: ١٥٥٢، ٣٣٠٢؛ ابن ماجه: ٢٨٤٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوروں کے درخت جلوا دیئے اور کاٹ ڈالے جن کو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ”جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لیے کہ رسوا کرے گناہگاروں کو۔“



فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا یا جلانا، اسی طرح ان کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد اور اسحٰق رحمہم اللہ کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور لیث اور اوزاعی اور ابوثور رحمہم اللہ کے نزدیک درست نہیں۔

(٤٥٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ: وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ، حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ. [بخاری: ٣٠٢١]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیئے اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر اسی باب میں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے: سہل ہو بنی لوی کے شریفوں اور سرداروں پر جلانا بویرہ کا جس کی انگار اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہیں)

(٤٥٥٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے۔

[ابن ماجه: ٢٨٤٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ خَاصَّةً.

(٤٥٥٥) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعْنِيْ رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا اٰخَرُ قَدْ بَنَا بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَآ اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا وَخَلِفَاتٍ وَّهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ: فَغَزَا فَاَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اَوْقَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ! احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهٗ فَقَالَ: فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ: فَلَصِقَ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْثَلَاثَةٍ فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ: فَاَخْرَجُوْا لَهٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا.))

[بخاري: ٣٨٢٤]

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

باب: اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر علیہ السلام نے تو اپنے لوگوں سے کہا: میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت بلند نہ کی ہو۔ اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں یا گابھن اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں میں لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس پیغمبر علیہ السلام نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر علیہ السلام نے سورج سے کہا: تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ اس کو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تا کہ ہفتہ کی رات نہ آ جائے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگارے (آسمان سے آئے) اس کے کھانے کو لیکن اس نے نہ کھایا۔ پیغمبر نے کہا کہ تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جبھی تو یہ نذر قبول نہ ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی بیعت کرے مجھ سے۔ پھر بیعت کی سب نے۔ ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر علیہ السلام نے کہا: تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر علیہ السلام نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انہوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکال کر دیا وہ بھی اس مال میں رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر اور انگارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو۔''

فائدہ۔ یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ شام کے ملک میں۔ اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ فتح ہو گئی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اسی جگہ جہاں تھا۔ یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ ہیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی دوبار آفتاب روکا گیا ہے۔ ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی۔ ذکر کیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی۔ اس کو یونس ابن بکیر نے سیرت ابن اسحق کی زیادت میں نقل کیا ہے۔ اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے نئے بیاہے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیوں کہ ان کا دل لگا رہے گا اور ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جہاد فارغ البال لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا۔ امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال ہو گیا۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیموں کا بھی یہ خیال تھا اور مسلمانوں کی ریاضی میں جو انہوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے۔ اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیئت کا قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور اگر یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہو گیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا کیوں کہ شمس ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے نظر آتے ہیں۔ اب یہ حبس تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس متعلق کچھ صرف حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی تورات شریف میں موجود ہے۔ پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کے اور ایک مقررہ راہ پر چلانے اور توپ کے گولے سے کئی حصہ زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی قدرت نہ ہو ایسے خیال وہ لوگ کرتے ہیں جن کی عقلیں ضعیف ہیں یا جو بخوبی غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزاروں لاکھوں حصے بڑے ہیں پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقررہ راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادھر ادھر ہٹے یا دوسرے سے لڑ جائے کیا اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کو تھام دے یا ان کی حرکت خفیف کر دے۔ افسوس! ان لوگوں نے اللہ کی قدرت اور طاقت پر غور نہیں کیا اور نہ وہ ایسی بیوقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے میں نہ پڑتے۔

بَابُ الْاَنْفَالِ.

باب: لوٹ کا بیان۔

(٤٥٥٦) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَخَذَ اَبِيْ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: هَبْ لِيْ هٰذَا فَاَبٰى قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ [٨/ الانفال:١]

[ابوداود: ٢٧٤٠؛ ترمذی: ٣٠٧٩، ٣١٨٩]

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے، کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلوار لی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، یہ تلوار مجھ کو بخش دیجیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ ”یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے لوٹ کے مالوں کو تو کہہ دے لوٹ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔“

(٤٥٥٧) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ: ((ضَعْهُ)) ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ انَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ضَعْهُ [مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ])) ثُمَّ قَامَ [فَقَالَ: نَفِّلْنِيْهِ يَا رَسُوْلَ

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میرے بارے میں چار آیتیں اتریں ایک بار ایک تلوار مجھے ملی لوٹ میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مجھے عنایت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کو رکھ دے۔“ پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تلوار مجھے دے دیجیے کیا میں اس

اللهِ! فَقَالَ ((ضَعْهُ)) فَقَامَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَفِّلْنِيهِ أَأُجْعَلُ كَمَنْ لَّا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ)) قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾. [راجع: ٤٥٥٦؛ وانظر: ٦٢٣٨]

شخص کی طرح رہوں گا جو نادار ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رکھ دے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے۔'' تب یہ آیت اتری ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾.

○ ○ ○ ○

فائدہ: سعد رضی اللہ عنہ نے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے بعض نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ [٨/ الانفال: ٤١] اخیر تک۔ اور پہلی آیت کا منسوخ یہ تھا کہ لوٹ سب رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ پھر دوسری آیت سے ایک خمس اس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ٹھہرا اور چار خمس مجاہدین کے۔ اور یہی قول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اور ایک جماعت کا اور بعض نے کہا: یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم میں سے جس کو جس قدر چاہے انعام دے اور بعض نے کہا: یہ آیت خاص سرایا کے لوٹ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ ﷺ نے تلوار سعد کو دے دی اور فرمایا: اللہ نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٥٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَاَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا، میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف، وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

[بخاري: ٣١٣١، ٣١٣٢؛ ابوداود: ٢٧٤٤]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا۔ لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہاں سے دیا جائے گا۔ آیا اصل لوٹ سے یا اس کی چار خمس میں سے یا خمس کے خمس میں سے اور شافعی رحمہ اللہ کے تینوں قول ہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس میں سے دیا جائے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب، مالک، ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اور حسن بصری، اوزاعی، احمد اور ابوثور رحمہم اللہ کے نزدیک لوٹ میں سے دیا جائے گا اور نفل امام کی رائے پر منحصر ہے۔ جن لوگوں کو مناسب سمجھے دے چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جو یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ۔ اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملا نہ سب لوگوں کو سریہ کے۔ (نووی مختصراً)

(٤٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا سِوٰى ذٰلِكَ بَعِيْرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. [ابوداود: ٢٧٤٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً اِلٰى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعِيْرًا بَعِيْرًا.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٦١) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

عبیداللہ سے بھی اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

[ابو داود: ٢٧٤٥]

(٤٥٦٢) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

حضرت نافع سے ان سندوں کیساتھ انہی مذکورہ حدیثوں کی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

(٤٥٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفَلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَأَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سوائے ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا شارف کہتے ہیں بڑے مُسنہ اونٹ کو۔

(٤٥٦٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَفَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ رَجَاءٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٥٦٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِيْ ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کبھی بعض سریہ والوں کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب مالوں میں واجب تھا۔

[بخاري: ٣١٣٥؛ ابو داود: ٢٧٤٦]

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيْلِ.

باب: قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا۔

(٤٥٦٦) عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيْسًا لِأَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ.

ابو محمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ مصاحب تھے ابو قتادہ کے، کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے)

[بخاري: ٢١٠٠، ٣١٤٢، ٤٣٢١، ٧١٧٠؛ ابو داود: ٢٧١٧؛ ترمذي: ١٥٦٢؛ ابن ماجه: ٢٨٣٧]

فائدہ: یہاں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے متابعات کو ذکر کیا۔

(٤٥٦٧) عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے۔

[راجع: ٤٥٦٦]

(٤٥٦٨) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی۔ جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ ﷺ اور کچھ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ میدان میں جمے رہے) پھر میں نے ایک کافر

فَاسْتَدَرْتُ اِلَيْهِ حتّٰى اَتَيْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ فَضَرَبْتُهٗ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَّجَدْتُّ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَقُلْتُ: اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَّهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ)) قَالَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ: مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَقُمْتُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ قَالَ: فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكَ؟ يَا اَبَا قَتَادَةَ)) فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ مِنْ حَقِّهٖ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رضی اللہ عنہ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَّسُوْلِهٖ ﷺ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ فَاَعْطِهٖ اِيَّاهُ)) فَاَعْطَانِيْ قَالَ: فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِيْهِ اُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَّيَدَعُ اَسَدًا مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ: لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ. [راجع: ٤٥٦٦]

کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو) میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں اس نے مجھ کو ایسا دابا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی بعد اس کے وہ خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے۔ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اس کا وہی لے جائے۔'' ابوقتادہ نے کہا: یہ سن کر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا: میرا گواہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا۔ میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا: میرے لیے کون گواہی دے گا، میں بیٹھ گیا۔ پھر تیسری بار آپ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا: میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ۔ میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجیے ان کو کہ اپنا حق مجھے دیدیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کبھی قصد نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضلیت ثابت ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ ﷺ نے ان کے فتوے کو سچ کہا) تو دے دے ابوقتادہ کو وہ سامان۔'' پھر اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے (اس سامان میں سے) زرہ کو بیچا اور اس کے بدلے میں ایک باغ خریدا بنوسلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں۔ اور لیث کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہرگز نہیں رسول اللہ ﷺ یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو۔ کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا۔ یہ آپ ﷺ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تا کہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنی میں تو شافعی، مالک، اوزاعی، لیث، ثوری، ابوثور، احمد، اسحٰق (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شریک کیا جائے گا اور اس میں سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم ایسا حکم دے تو قاتل ہی کو ملے گا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح مسلم کے نسخوں میں ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صبیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جس کے معنی بدرنگ یا دہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اس شخص کی بمقابلہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے۔

(٤٥٦٩) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي! قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ: فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ: ((أَيُّكُمَا قَتَلَهُ)) فَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ: ((هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا)) قَالَا: لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: ((كِلَاكُمَا قَتَلَهُ)) وَقَضٰى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ.

[بخاري: ٣١٤١، ٣٩٦٤، ٣٩٨٨]

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر۔ میں نے آرزو کی کاش! میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آزو باز و اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا: اے چچا! تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے ابوجہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے' اس نے کہا: میں نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتا ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر میں ابوجہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مرلے جس کی موت پہلے نہ آئی ہو۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ کو تعجب ہوا اس کے ایسا کہنے سے (کہ بچہ ہو کر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھ کو دبایا اور ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں۔ میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا: یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواروں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم میں سے کس نے اس کو مارا۔'' ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لیں۔؟'' وہ بولے نہیں تب آپ ﷺ نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا: ''تم دونوں نے اس کو مارا ہے۔'' پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگرچہ دونوں شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابوجہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ ﷺ نے اس کا سامان معاذ بن عمرو ہی کو دلایا۔ کیوں کہ درحقیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ فرمایا کہ تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا۔ یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک امام کو اختیار ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(﴿ گزشتہ سے پیوستہ ﴾) جس کو چاہے مقتول کا سامان دے دے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل کے قاتل عفراء کے دونوں بیٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور شاید سب قتل میں شریک ہوں۔

(٤٥٧٠) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ: ((مَامَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ)) قَالَ: اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((ادْفَعْهُ إِلَيْهِ)) فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَآئِهِ ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَاذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ: ((لَا تُعْطِهِ يَاخَالِدُ! لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ! هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِيْ أُمَرَآئِيْ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْغَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ)).

[ابو داود: ٢٧١٩]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حمیر (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن ولید نے (جو سردار تھے لشکر کے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے تو عوف بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ حال بیان کیا۔ آپ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ سامان بہت تھا یارسول اللہ ﷺ (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا) آپ ﷺ نے فرمایا: دے دے اس کو۔ پھر حضرت خالد، عوف رضی اللہ عنہما کے سامنے سے نکلے اور ان کی چادر کھینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے وہی ہوا نا (یعنی خالد رضی اللہ عنہ کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سن کر رسول اللہ ﷺ غصہ ہوئے اور فرمایا: "اے خالد مت دے اس کو' اے خالد مت دے اس کو۔ کیا تم چھوڑنے والے ہو میرے سرداروں کو تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پھر چرایا ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر حوض پر لایا، انہوں نے پینا شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف (یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر ہیں (یعنی بدنامی اور مؤاخذہ ان سے ہو)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یہ واقعہ غزوۂ موتہ کا ہے جو ۸ ہجری میں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو تین ہزار لشکر کا سردار بنا کر شام کے ملک میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر طیار رضی اللہ عنہ سردار ہیں اور اگر جعفر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سردار ہیں۔ چنانچہ موتہ میں جو شام میں ایک قریہ ہے' لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینوں سردار شہید ہوئے۔ آخر خالد رضی اللہ عنہ بن الولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے، آٹھ تلواریں ان کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں، خوب لڑے تب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے، حضرت ﷺ نے عوف رضی اللہ عنہ کے طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفعہ کیا اور ان کی بات رکھ لی تا کہ مسلمان، سرداروں کی اطاعت کریں اور سرداروں کا رعب باقی رہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ذی حق کے حق کو کیسے روکا اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ ﷺ نے بعد کو دیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تا کہ خالد رضی اللہ عنہ کو رنج نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ آپ ﷺ نے اس کا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو۔ جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اس میں مصلحت بھی تھی۔ انتہی۔

(٤٥٧١) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جو لوگ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے میں ان کے ساتھ گیا غزوۂ موتہ میں اور میری مدد یمن

فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِيْ مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ: قَالَ عَوْفٌ: فَقُلْتُ: يَا خَالِدُ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ.
[راجع: ٤٥٧٠]

سے بھی آ پہنچی۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عوف نے کہا: اے خالد! تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا: بے شک۔ مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔



(٤٥٧٢) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْجَآءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ حَقَبِهٖ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْخَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهُ فَاَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ اَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَاَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ. قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْاَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟)) قَالُوْا: ابْنُ الْاَكْوَعِ ؓ قَالَ: ((لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ)). [ابوداود: ٢٦٥٤]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن کا (جو ۸ ہجری میں ہوا) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا، لال اونٹ پر سوار، اس کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کی کمر پر سے نکالا اور اس سے باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس گوئندہ تھا کافروں کا) اور ہم لوگ ان دنوں ناتواں تھے اور بعض پیدل بھی تھے (جس کے پاس سواری نہ تھی) اتنے میں اچانک دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا اس کو بٹھایا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر۔ سلمہ نے کہا: میں پیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس تھا (جو اس کے تعاقب میں جا رہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے سرین کے پاس آ گیا اور آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ اونٹ کی نکیل میں نے پکڑ لی اس کو بٹھایا جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سونتی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تھے جو تشریف لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا: "کس نے مارا اس مرد کو؟" لوگوں نے کہا: اکوع کے بیٹے نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔"



فائدہ: اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی (جنگی) کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک رحمہ اللہ اور اوزاعی رحمہ اللہ کے نزدیک درست ہے اس لیے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے۔ اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے۔ (نووی مختصرا)

بَابُ التَّنْفِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأُسَارٰى.

باب: قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کروانے کا بیان۔

(٤٥٧٣) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ أَمَرَنَا أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبٰى وَأَنْظُرُ إِلٰى عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيتُ أَنْ يَّسْبِقُونِي إِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِّنْ أَدَمٍ ـ قَالَ الْقَشْعُ النِّطْعُ ـ مَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِمْ أَبَابَكْرٍ فَنَفَّلَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَاكَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ: ((يَاسَلَمَةُ اهَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ)) فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! لَقَدْ أَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي: ((يَا سَلَمَةُ اهَبْ لِيَ الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ أَبُوكَ)) فَقُلْتُ: هِيَ لَكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَوَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَهْلِ مَكَّةَ فَفَدٰى بِهَانَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوْا أُسِرُوْا بِمَكَّةَ؟

[ابو داود: ٢٦٩٧؛ ابن ماجه: ٢٨٤٦]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر۔ جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی اس پانی سے جہاں فزارہ رہتے تھے) حکم کیا ہم کو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملہ کا اور پانی پر پہنچے وہاں جو مارا گیا مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ جاویں۔ میں نے ایک تیر مارا ان کے اور پہاڑ کے بیچ میں، تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔ میں ان سب کو ہانکتا ہوا لایا۔ ان میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوب صورت۔ میں ان سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دے دی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ مجھ کو بازار میں ملے اور فرمایا: ”اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے۔“ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہ ﷺ بازار میں ملے اور فرمایا: ”اے سلمہ! وہ لڑکی مجھ کو دے دے۔ تیرا باپ بہت اچھا تھا۔“ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کی ہے۔ خدا کی قسم میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا، پھر رسول اللہ ﷺ نے وہ لڑکی مکے والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں بیٹی میں جدائی کرنا درست ہے جب بیٹی جوان ہو۔ انتھٰی مختصراً۔

بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

باب: جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا بیان۔

(٤٥٧٤) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ)) . [ابوداود: ٣٠٣٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصہ تمہارے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے فیئ اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا۔ اس کو فیئ کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطاء کے حصہ پائیں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہو اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے اس کو غنیمت کہتے ہیں (تحفۃ الاخیار) نووی رحمہ اللہ نے کہا: شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فیئ میں خمس واجب ہے۔ جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فیئ میں خمس نہیں ہے۔ ابن منذر نے کہا سوائے شافعی رحمہ اللہ کے ان سے پہلے کوئی فیئ میں خمس کا قائل نہیں ہوا۔

(٤٥٧٥) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . [بخاری: ٢٩٠٢، ٤٨٨٥؛ ابوداود: ٢٩٦٥؛ ترمذی: ١٧١٩]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانوں نے اس پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور اونٹوں سے۔ ایسے مال خاص رسول اللہ ﷺ کے تھے، آپ ﷺ اس میں سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا نیک کاموں میں۔ اسی وجہ سے جب آپ ﷺ نے وفات پائی تو آپ ﷺ کی زرہ جو کے بدل گرو تھی اور تین دن آپ ﷺ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(٤٥٧٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٤٥٧٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٧٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

زہری سے روایت ہے کہ مالک اوس کے بیٹے نے حدیث بیان کی ان سے، مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا میں ان کے پاس دن چڑھے آیا۔ وہ

فَجِئْتُهُ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِيْ بَيْتِهِ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرٍ مُفْضِيًا اِلٰى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا اِلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِيْ: يَا مَالُ! اِنَّهُ قَدْدَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ قَالَ: فَخُذْهُ يَا مَالُ! قَالَ فَجَآءَ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ رضی اللہ عنہم فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رضی اللہ عنہ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ: اَجَلْ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَاَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ: يُخَيَّلُ اِلَيَّ: اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ: اتَّئِدَا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) قَالُوْا: نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ)) قَالَا: نَعَمْ قَالَ عُمَرُ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَآ اَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ: ﴿مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ مَا اَدْرِيْ هَلْ قَرَاَ الْاٰيَةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا اَمْ لَا؟ قَالَ: فَقَسَمَ

اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اس پر نہ تھا اور ٹیک لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر۔ انہوں نے کہا: اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے۔ میں نے کہا: کاش! یہ کام آپ اور کسی سے لیں انہوں نے کہا: تو لے اے مالک اتنے میں یرفا (ان کا عرض بیگی اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین! عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم حاضر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آئے۔ پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی رضی اللہ عنہما آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! اچھا ان کو بھی اجازت دے۔ عباس نے کہا: اے امیر المؤمنین: میرا اور اس جھوٹے گنہ گار دغاباز چور کا فیصلہ کر دیجیے۔ لوگوں نے کہا: ہاں اے امیر المؤمنین! فیصلہ ان کا کر دیجیے اور ان کو اس ٹنٹے (جھگڑے) سے راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا: میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبدالرحمٰن اور زبیر اور سعد کو اس لیے آگے بھیجا تھا (کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہہ کر فیصلہ کرا دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پیغمبروں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔'' سب نے کہا: ہاں ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے'' ان دونوں نے کہا: بے شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ''جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے''۔ (مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو بنی نضیر

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ: اَنْشُدُ كُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوا: نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَّعَلِيًّا ؓ بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ؓ: اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَكَ مِنَ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ؓ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) فَرَاَيْتُمَاهُ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَآئِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُوْبَكْرٍ ؓ وَاَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَلِيُّ اَبِيْ بَكْرٍ ؓ فَرَاَيْتُمَانِيْ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيْتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِيْ اَنْتَ وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِيْعٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا: ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَقُلْتُ: اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمْ عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَاللّٰهِ اَنْ تَعْمَلَا فِيْهَا بِالَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ اَكَذٰلِكَ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ لِاَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَيَّ. [بخاري: ٣٠٩٤، ٤٠٣٣، ٥٣٥٨، ٦٧٢٨، ٧٣٠٥؛ ابو داؤد: ٢٩٦٣،

کے مال بانٹ دیئے اور قسم اللہ کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو۔ یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا: اس میں سے رسول اللہ ﷺ ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا۔ پھر حضرت عمر ؓ نے کہا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں جانتے ہیں۔ پھر قسم دی عباس اور علی ؓ کو ایسی ہی۔ انہوں نے بھی یہی کہا' پھر حضرت عمر ؓ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا: میں ولی ہوں جناب رسول اللہ ﷺ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے۔ عباس ؓ تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہ ﷺ عباس کے بھائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہرا ؓ کا' جو بی بی تھیں حضرت علی ؓ کی اور بیٹی تھی حضرت رسول اللہ ﷺ کی) ابوبکر ؓ نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ "ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے:" تم ان کو جھوٹا' گنہگار دغاباز چور سمجھے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے تابع تھے، پھر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا رسول اللہ ﷺ کا اور ابوبکر کا۔ تم نے مجھ کو بھی جھوٹا' گنہگار' دغاباز' چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں نیک ہوں ہدایت پر ہوں حق کا تابع ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگر چہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کر دو میں نے کہا: اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا۔ پھر حضرت عمر ؓ نے کہا: کیوں ایسا ہی ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں حضرت عمر ؓ نے کہا: پھر تم دونوں (اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالیٰ کی میں سوائے اس

۲۹٦٤؛ ترمذی: ١٦١٠؛ نسائی: ٤١٥٩]



کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک۔ البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہوتا تو مجھ کو پھر لوٹا دو۔

فائدہ: یہ چاروں لفظ یعنی جھوٹا' گنہگار' دغاباز' چور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہے۔ اور اس کی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں اور شرط محذوف ہے۔ یعنی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہوں گے یا بطور پیار کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے کیوں کہ عباس رضی اللہ عنہ چچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام مازری رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچے' راست باز' نیک' امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنے کا اور ہر ایک بری بات سے ان کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہیں گے راویوں نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہتے ہیں لیکن حنفی اس کو کامل الدین سمجھے گا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو ٹھیک سمجھتے ہوں۔ انتهى مختصراً۔

حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا کیا۔ علما نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لیے تھا۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد دونوں میں بٹ جائے اور ہر ایک اپنے حصہ میں وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تقسیم ناجائز رکھی اس وجہ سے کہ جب بہت زمانہ گزر جائے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھنے لگیں۔ خاص کر ایسی حالت میں کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھ آدھوں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کا ظلم فدک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اس کو سخت اور سست کہا۔

یہاں بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی گزری جو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے کہا تھا۔ میں وہی انتظام کرتا رہوں گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے باغ فدک وغیرہ میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا حق نہ دیا اور اس کو دبا رکھا۔ یہ طعن کس قدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے۔ البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار پر صرف نہ کرتے تو پھر طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مکہ اور مدینہ' یمن اور طائف' خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ محاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی نہ کرے اور سب مسلمانوں کو برابر حصہ دے وہ چند درخت کھجور کے لیے کیسے بے ایمانی کرے گا۔ علاوہ اس کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نیت معاذ اللہ اس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر امر میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے پر چلتے تھے۔

(٤٥٧٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَىَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ: يَحْبِسُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے



بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

[راجع:٤٥٧٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اسکا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

(٤٥٧٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَيَسْأَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا لَهُنَّ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

[بخاری: ٦٧٣٠، ابوداود: ٢٩٧٧]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی بیویوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے مال سے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ان سے' کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٨٠) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ هٰذَا الْمَالِ)) وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنْ يَّدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ ﷺ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ ﷺ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمد ﷺ کی اولاد اسی مال میں سے کھائے گی۔'' اور میں تو قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ غرضیکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غصہ آیا، انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے) اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (بعض نے کہا: آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو

دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ لَيْلًا
وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَصَلّٰى عَلَيْهَا
عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ حَيَاةَ
فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ
النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَمُبَايَعَتَهُ
وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ
بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ
مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ
لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ! لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ
فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: وَمَا عَسَاهُمْ اَنْ يَفْعَلُوْا
اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ
فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ: اِنَّا
قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ
اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ
وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ
نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حَتّٰى فَاضَتْ
عَيْنَا اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ
قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ وَاَمَّا الَّذِيْ
شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَاِنِّيْ
لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ
فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ
لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ صَلٰوةَ الظُّهْرِ
رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ
وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِيْ اعْتَذَرَ
اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ

مہینے یا 70 دن ۔ بہر حال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ ہجری مقدس
کو انہوں نے انتقال فرمایا) جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند
حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے ان کو رات کو دفن کیا اور حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خبر نہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے اور
دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی ان پر حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے اور تب تک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا زندہ تھیں جب تک لوگ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے)
جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا لوگ میری
طرف سے پھر گئے ۔ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا چاہا اور
ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گزرے تھے،
انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ۔ تو حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور یہ کہلا بھیجا
کہ آپ اکیلے آیئے ۔ آپ کے ساتھ کوئی نہ آئے کیوں کہ وہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا آنا ناپسند کرتے تھے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: قسم اللہ کی! تم اکیلے ان کے پاس نہ جاؤ گے حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم اللہ کی! میں تو
اکیلا جاؤں گا ۔ آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں)
پھر کہا: ہم نے پہچانا اے ابوبکر! تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا
اور ہم رشک نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دی (یعنی خلافت
اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی
حق ہے اس میں کیوں کہ ہم قرابت رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ سے پھر
برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باتیں کرتے رہے ۔ یہاں تک کہ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں ۔ جب حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا: قسم اس کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی
قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی بابت
(یعنی فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ میں) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو

طَالِبٍ ؓ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِيْ بَكْرٍ ؓ وَأَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِيْ بَكْرٍ ؓ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِيْ فَضَّلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتَبِدَّ عَلَيْنَا بِهِ فَوَجَدْنَا فِيْ أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوْا أَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلَى عَلِيٍّ ؓ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوْفَ.

[بخاری: ۳۷۱۱، ۳۷۱۲، ۴۰۳۵، ۴۰۳۶، ۴۲۴۰، ۴۲۴۱، ۶۷۲۵، ۶۷۲۶؛ ابوداود: ۲۹۶۸، ۲۹۶۹، ۲۹۷۰؛ نسائی: ۴۱۵۲]



نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا۔ حضرت علی ؓ نے، حضرت ابوبکر ؓ سے کہا: اچھا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے جب حضرت ابوبکر ؓ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علی ؓ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انہوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا۔ پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابوبکر ؓ پر شک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور ابوبکر صدیق ؓ نے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علی ؓ سے کہا: تم نے ٹھیک کام کیا۔ اس روز سے مسلمان حضرت علی ؓ کی طرف پھر مائل ہو گئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: حضرت علی ؓ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ خود حضرت علی ؓ نے اس روایت میں بیان کر دی اور حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے ان کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی ؓ نے بیعت میں دیر کی ابوبکر ؓ کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہوتا، اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضروری نہیں بلکہ جس قدر لوگ علما اور رؤسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کر لیں آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ دوسرے معتبر لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا خلاف نہیں کیا تھا۔ مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کے ان کو مشورہ میں شریک نہیں کیا، اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابوبکر صدیق ؓ کا جلدی کرنا خلافت کے لیے، اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ کھڑا نہ ہو اور اسی واسطے رسول اللہ ﷺ کے دفن پر بھی اس کو مقدم کیا۔ (انتھٰی مختصرًا)

حضرت عمر فاروق ؓ کا آنا ان کو ناپسند تھا اس لیے کہ حضرت عمر فاروق ؓ کے مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی ہاشم کے دلوں کو جو رسول اللہ ﷺ کی وفات سے رنج میں تھے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جائے کیونکہ حضرت علی ؓ نے ان کو ابوبکر ؓ کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمر ؓ نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر، تو بنی ہاشم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اس کی وجہ سے ابوبکر ؓ کا دل پھر جائے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمر ؓ کے سامنے دونوں طرف والوں پر رعب رہتا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حضرت عمر ؓ کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نہایت نرم دل، برد بار اور رقیق القلب تھے۔ ان کو ذرا سی بات میں رونا آ جاتا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ بیان کی تو ان کی آنکھیں بھر آئیں اور اسی وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بخوبی بیعت کی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی حال تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے ﴿أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ ''سخت ہیں کافروں پر اور ملائم ہیں۔'' آپس میں رہی یہ بات کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ناراض ہو گئیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کیا کہ وہ مال و دولت خود دبا لیتے یا اپنے تصرف میں لاتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے۔ اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کیوں نثار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے باایں ہمہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بلانے پر اکیلے ان کے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا۔ اگر واقعی ان حضرات کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے، یہ سب رافضیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔

(٤٥٨١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا وَالْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالُوا: اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا اِلَى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حِينَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوفَ.

[راجع: ٤٥٨٠]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور وہ اس وقت طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بڑائی بیان کی اور ان کے فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی۔ اس وقت لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ ان کے طرفدار ہو گئے جب سے انہوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٨٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بِنْتَ رَسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: اِنَّ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے۔ ''ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ)) قَالَ: وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا تَسْاَلُ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهٖ اِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ اِنِّیْ اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِیْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَلِیَ الْاَمْرَ قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ. [راجع: ٤٥٨٠]

جائیں وہ صدقہ ہے۔" اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ کوئی کام جس کو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں، میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو دے دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس رضی اللہ عنہ پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ دونوں صدقہ تھے رسول اللہ ﷺ کے جو صرف ہوتے آپ ﷺ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ ﷺ کو اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آج تک ایسا ہی رہا (یعنی خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفۂ وقت کے قبضہ میں رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو تقسیم نہیں کیا۔ پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر لغو ہو گیا)



(٤٥٨٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ)). [بخاری: ٢٧٧٦، ٣٠٩٦، ٦٧٢٩؛ ابو داود: ٢٩٧٤]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے۔ جو چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد بچے تو وہ صدقہ ہے۔"



فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کہ کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا۔ اور حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر ﷺ سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی ﴿يَرِثُنِیْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ﴾ [١٩/مریم:٦] اور مراد اس سے مال کی وارثت ہے۔ ورنہ آگے کی آیت ﴿وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ﴾ [١٩/مریم:٥] صحیح نہیں کیوں کہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا) اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ﴾ [٢٧/النمل:١٦] اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفۂ وقت اگر وہ خود انتظام کرے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپ ﷺ کے ملک میں آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن۔ دوسری وہ زمین جو انصار نے آپ ﷺ کو دی۔ تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا۔ چوتھے آدھا حصہ فدک کا جو صلح کی رو سے ٹھہرایا تھا خیبر کی فتح کے بعد۔ پانچواں تہائی وادی القریٰ کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلام جو صلح سے لیے گئے۔ ساتویں خیبر کے خمس میں سے حصہ۔ یہ سب آپ ﷺ کی املاک تھی کسی اور کا حق اس میں نہ تھا آپ ﷺ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور اہل وعیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو ان کی ملک حرام ہے۔

(٤٥٨٤) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ابوالزناد سے ان اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

(٤٥٨٥) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا نُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔''

بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيْمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِيْنَ.

باب: غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہو گا۔

(٤٥٨٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. [ترمذی:١٥٥٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال میں سے دو حصہ گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ۔ یہی قول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد' محمد حسن' ابن سیرین' عمر بن عبدالعزیز' مالک' اوزاعی' ثوری لیث' شافعی' ابو یوسف' احمد' اسحق' ابوعبید' ابن جریر اور جمہور علما کا۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لائے تو ایک ہی حصہ پائے گا جمہور کا یہی قول ہے۔ اوزاعی' ثوری' لیث' ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملے گا۔ نووی رحمہ اللہ ملخصاً۔

(٤٥٨٧) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ.

عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں غنیمت کا ذکر نہیں۔

بَابُ الْإِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَإِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ.

باب: فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا۔

(٤٥٨٨) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهُ ثَلٰثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: ((اَللّٰهُمَّ! اَنْجِزْلِيْ مَاوَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ! اٰتِ مَاوَعَدْتَنِي اَللّٰهُمَّ! اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ)) فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاءُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا، پھر دونوں ہاتھ پھیلائے، اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) ''یااللہ! پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے یااللہ! دے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے۔ یااللہ! اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو تو پھر نہ پوجا جائے گا تو زمین میں۔'' (بلکہ جھاڑ پہاڑ پوجے جائیں گے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈھوں سے اتر گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مونڈھے پر ڈال دی، پھر پیچھے

رِدَائِهٖ وَقَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَيُنْجِزُلَكَ مَاوَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ [٨/ الانفال:٩] فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ: فَحَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْسَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهٗ يَقُوْلُ: اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ فَنَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ)) فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ: قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَلَمَّا اَسَرُوا الْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما ((مَاتَرَوْنَ فِيْ هٰؤُلَآءِ الْاُسَارٰى)) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَانَبِيَّ اللّٰهِ! هُمْ بَنُوا الْعَمِّ وَالْعَشِيْرَةِ اَرٰى اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟)) قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَرَى الَّذِيْ رَاٰى اَبُوْبَكْرٍ وَّلٰكِنِّيْ اَرٰى اَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيْلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَتُمَكِّنِّيْ مِنْ فُلَانٍ نَسِيْبًا لِعُمَرَ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيْدُهَا فَهَوِيَ رَسُوْلُ

سے ہٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ ﷺ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم﴾ اخیر تک ”یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے لگا تار سے۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ ﷺ کی فرشتوں سے۔ ابوزمیل نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے تھا اتنے میں کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے۔ وہ کہتا تھا بڑھ اے حیزدم (حیزدم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر جو دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور سب سبز ہو گیا تھا۔ (کوڑے کی زہر سے) پھر مسلمان انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی“ آخر مسلمانوں نے اسی دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔ ابوزمیل نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیوں کے بارے میں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کنبے والے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ ان سے کچھ مال لے کر ان کو چھوڑ دیجیے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اے خطاب کے بیٹے! انہوں نے کہا: نہیں قسم اللہ تعالیٰ کی یا رسول اللہ! میری وہ رائے نہیں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ ان کو میرے حوالے کیجیے ہم ان کی گردنیں ماریں تو عقیل رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیجیے وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلاں عزیز دیجیے میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں پر رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابوبکر

اللّٰهِ ﷺ مَاقَالَ اَبُوبَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَاقُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِيْ مِنْ اَيِّ شَيْئٍ تَبْكِيْ اَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَاِنْ وَجَدْتُّ بُكَاءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَّمْ اَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَبْكِيْ لِلَّذِيْ عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)) شَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ.

صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پسند آئی۔ اور میری رائے پسند نہیں آئی جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھی کیوں روتے ہیں اگر مجھے بھی رونا آئے تو میں بھی روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا۔ آپ دونوں کے رونے سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (ایک درخت تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس) پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى) اخیر تک "یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دے کافروں کا زمین میں۔

[ابو داود: ٢٦٩٠؛ ترمذی: ٣١٨١]

○ ○ ○ ○

فائدہ: بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے۔ ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے کہا: بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنویں کا نام ہو گیا۔ ابو یقطان نے کہا: وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھویں رمضان المبارک کو ہوئی ٦ ہجری مقدس میں۔ حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں۔ حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا۔ (نووی رحمہ اللہ)

اس حدیث سے رد ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ سب اللہ ہیں۔ ان کے نزدیک بت پوجنا بھی اللہ تعالیٰ کا پوجنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ ﷺ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلہ کا یا لشکر کا۔ قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا۔ ہر چند آپ ﷺ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ ﷺ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی۔ ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لیے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کو مسلمان جن کو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جائیں اپنی تعداد بڑھنے سے کیوں کہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے ان سے کہا: میں اور میرا ایک چچازاد بھائی دونوں مشرک تھے، بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں، ہم پہاڑی پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آ رہی تھی، میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا، بڑھ حیزوم۔ یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا، میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا، پر اپنے آپ کو سنبھالا۔ ابن اسحق نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے انہوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے انہوں نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے، ان کی آنکھ جاتی رہی تھی۔ وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو میں تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ✿✿)

(گزشتہ سے پیوستہ) مجھے اس میں کسی طرح کا شک نہیں۔ ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی ابواسحاق بن یسار نے انہوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں میں سے سنا انہوں نے ابوداؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے، انہوں نے کہا: میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اس کا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا۔ ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنی وہ ثقہ تھا) اس نے سنا مقسم سے اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا: فرشتوں کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تھے جو لٹکے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے۔ ابن ہشام نے کہا: مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمامے تاج ہیں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ انتہی۔

اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی، دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے۔ فقط۔

بَابُ رَبْطِ الْاَسِيْرِ وَحَبْسِهٖ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ..

باب: قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے۔

(٤٥٨٩) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ: ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) فَقَالَ: عِنْدِیْ، يَا مُحَمَّدُ! خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ: ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰی كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: ((مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ)) فَقَالَ: عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا، وہ ایک شخص کو پکڑ لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا، پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور فرمایا: ”اے ثمامہ! تیرے پاس کیا ہے۔“ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا ہے۔ اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر گزاری کرے گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیے جو آپ چاہیں گے ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رہنے دیا۔ پھر دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا: کیا ہے تیرے پاس اے ثمامہ۔“ اس نے کہا وہی جو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ چکا ہوں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احسان کرو گے تو احسان ماننے والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملے گا۔ پھر آپ نے اس کو رہنے دیا۔ اسی طرح تیسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا: ”تیرے پاس کیا ہے اے ثمامہ!“ اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا۔ احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار رہوں گا

تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ)) فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ، مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ، وَاللّٰهِ! مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَيَّ، وَاللّٰهِ! مَاكَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ، وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ: اَصَبَوْتَ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا، وَاللّٰهِ! لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانے والا نہیں، مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو۔ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا **اشهد ان لآ الٰه الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله،** اے محمد (ﷺ) قسم اللہ کی! آپ سے زیادہ کسی کا منہ میرے لیے برا نہ تھا اور اب آپ ﷺ کے منہ سے زیادہ کسی کا منہ مجھے محبوب نہیں ہے، قسم اللہ کی! آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ قسم اللہ کی! کوئی شہر آپ ﷺ کے شہر سے زیادہ مجھے برا نہ معلوم ہوتا تھا اب آپ ﷺ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے۔ آپ ﷺ کے سواروں نے مجھ کو پکڑ لیا۔ میں عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں فرمائیے: رسول اللہ ﷺ نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا۔ جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا: تو نے دین بدل ڈالا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ۔ قسم اللہ کی! یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہنچے گا جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دے دیں۔

[بخاري: ٤٦٢، ٤٦٩، ٢٤٢٢، ٢٤٢٣، ٤٣٧٢؛ ابوداود: ٢٦٧٩؛ نسائي: ١٨٩]

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے۔ شافعی رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک۔ اور عمر بن عبدالعزیز، قتادہ اور مالک رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جائیں۔'' وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں۔ انتہیٰ۔

یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرواہ نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ﷺ ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ لیں گے۔ اور بعض نے کہا: اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا مارنا درست ہوگیا۔ یعنی آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذاذم ہے یعنی صاحب حرمت اور عزت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جائے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اگر کفر کی حالت میں وہ جنبی ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو اور بعض کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جائے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اس پر اعتراض یہ ہے گو وضو واجب ہے بالا جماع۔ اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جنبی ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت ﷺ نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تا کہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کر لے اور عمرہ کا حکم اس کے لیے استحبابًا دیا نہ وجوبًا۔ انتھٰی مختصرًا۔

(٤٥٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ أَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَ تْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَادَمٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا: ''اگر تم مجھے قتل کرو گے تو ایک طاقتور آدمی کو قتل کرو گے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ إِجْلَاءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ.

باب: یہودیوں کو حجاز مقدس سے جلاوطن کر دینے کے بیان میں

(٤٥٩١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((انْطَلِقُوْا إِلَى يَهُوْدَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا هُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: ((يَامَعْشَرَ يَهُوْدَ! أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا)) فَقَالُوْا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ أُرِيْدُ، أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا)) فَقَالُوْا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ أُرِيْدُ)) فَقَالَ: لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ ((اعْلَمُوْا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ وَأَنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ)).

[بخاری: ٣١٦٨، ٦٩٤٤، ٧٣٤٨؛ ابوداود: ٣٠٠٣]

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے' اتنے میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''یہودیوں کے پاس چلو''۔ ہم آپ ﷺ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ان کو پکارا اور فرمایا: ''اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ'' انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کا) اے ابو القاسم! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں یہی چاہتا ہوں''۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگے آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا اے ابو القاسم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرو اللہ کے پیغام پہنچ جانے کا) پھر آپ ﷺ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا: ''جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالوں تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ يَهُوْدَ بَنِي

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے بنی نضیر اور قریظہ کے یہودی رسول

النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْلٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَ هُمْ وَاَوْلَادَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوا وَاَجْلٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ ـ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ـ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ.

[بخاری: ٤٠٢٨؛ ابوداود: ٣٠٠٥]

اللہ ﷺ سے لڑے۔ آپ ﷺ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا۔ پھر قریظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرت ﷺ سے دغابازی کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے) تب آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ ﷺ سے مل گئے تھے، آپ ﷺ نے ان کو امن دیا، وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٣) عَنْ مُوسٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَكْثَرُ وَاَتَمُّ.

[راجع: ٤٥٩٢]

موسیٰ نے ان سندوں کے ساتھ یہ حدیث روایت کی اور ابن جریج کی روایت واضح اور مکمل ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ.

یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان۔

(٤٥٩٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا)). [ابوداود: ٣٠٣٠، ٣٠٣١؛ ترمذی: ١٦٠٦]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول ﷺ نے فرمایا: ''البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرہ سے۔ یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر مسلمانوں کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ذمی کافر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور امام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جائے گا۔ انتہی۔

(٤٥٩٥) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٤٥٩٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ اِنْزَالِ اَهْلِ الْحِصْنِ عَلٰى

باب: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اتارنا درست ہے۔

حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ أَهْلٍ لِلْحُكْمِ.

(٤٥٩٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْأَنْصَارِ ((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ)) أَوْ ((خَيْرِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ)) قَالَ: تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذُرِّيَّتُهُمْ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى: وَرُبَّمَا قَالَ: ((قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

[بخاري: ٣٠٤٣، ٣٨٠٤، ٤١٢١، ٦٢٦٢؛ ابو داود: ٥٢١٦]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اترے تو رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا: ''اٹھو اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف۔'' پھر فرمایا کہ ''یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں۔'' (قلعہ سے) سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو توقتل کیجیے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے موافق یا فرشتے حضرت جبرئیل کے حکم کے موافق (جیسا وہ اللہ کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔ جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت ﷺ سے دغا کیا اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت ﷺ نے اس جنگ کے ختم ہونے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا، وہ ایک قلعہ میں تھے۔ جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو فیصلہ ہمارے حق میں کر دیں وہ ہم کو منظور ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے پنچائت کا ثبوت نکلتا ہے۔ جس کو تحکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اسلام درست ہے سوائے خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کرادے تو اس کا حکم لازم ہے۔ اب امام کو یا جن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے فیصلہ سے پھر نا درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہیں۔ انتہی۔

اس لیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر مدد کے ان کا گدھے پر سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کیلئے نہ تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں۔'' نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جمہور علما نے اس کو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علما اور فضلا کی تعظیم کیلئے کھڑے ہونا مستحب ہے۔ جب وہ آئیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ وہ قیام نہیں جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا رہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے) نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس بات میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی صریح حدیث نہیں آئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔ (انتہیٰ مختصراً)

(٤٥٩٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ حَكَمْتَ [فِيهِمْ] بِحُكْمِ اللّٰهِ)) وَقَالَ: مَرَّةً: ((حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ.)) [راجع: ٤٥٩٦]

شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔'' اور ایک دفعہ یوں فرمایا: ''بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٨) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أُصِيبَ

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خندق کے

سَعْدٌ رضي الله عنه يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ [يُقَالُ لَهُ] ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عليه السلام وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ : وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَأَيْنَ)) فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحُكْمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ : فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمُ أَمْوَالُهُمْ. [بخاري: ٤٦٣، ٣٩٠١، ٤١١٧، ٤١٢٢؛ ابوداود: ٣١٠١؛ نسائي: ٧٠٩]

دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرقہ (اس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا' وہ تیر ان کی اکحل (شریان) میں لگا تو رسول اللہ ﷺ نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا رہنا درست ہے) وہیں نزدیک سے ان کو پوچھ لیتے جب آپ ﷺ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتھیار رکھ دیئے اور غسل کیا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے غبار سے اپنا سر جھٹکتے ہوئے اور کہا: آپ ﷺ نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم نے تو اللہ کی قسم ہتھیار نہیں رکھے چلو ان کی طرف۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کدھر۔'' انہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کی طرف پھر لڑے ان سے رسول اللہ ﷺ اور وہ قلعہ سے اترے آپ ﷺ کے فیصلہ پر راضی ہو کر' آپ ﷺ نے ان کا فیصلہ سعد پر رکھا۔ (کیونکہ وہ حلیف تھے سعد رضی اللہ عنہ کے) سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیئے جائیں' بچے اور عورتیں قیدی بنیں اور ان کے مال تقسیم ہو جائیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٥٩٩) عَنْ هِشَامٍ قَالَ: قَالَ أَبِي فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

[راجع: ٤٥٩٨]

ہشام نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا' انہوں نے کہا: مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے فرمایا: ''تو نے بنی قریظہ کے باب میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦٠٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ سَعْدًا قَالَ: تَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ! إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ! فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللَّهُمَّ! فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا۔ انہوں نے دعا کی' یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے تیرے رسول ﷺ کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے یا اللہ! اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ، میں ان سے جہاد کروں گا۔ یا اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی میں کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا، ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث میں من لیلة

يَرُعْهُمْ. وَفِي الْمَسْجِدِ [مَعَهُ] خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ. إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ.

[راجع:٤٥٩٨]

ہو۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہی صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر مسجد میں ان کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا، خون اس طرف بہنے لگا تب وہ بولے: اے خیمہ والو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے (معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہہ رہا ہے) آخر اسی زخم میں فوت ہوئے (اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)

(٤٦٠١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ: فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ:

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ
غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا
وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ
أَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا
وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا
كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات کو جاری ہوگیا اور جاری رہا یہاں تک کہ وہ فوت گئے۔ اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ تین شعر کہے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے۔ اے سعد رضی اللہ عنہ بیٹے معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے؟ قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے، اے اوس (جو حلفاء تھے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنی خزرج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے، ابل رہی ہے، نیک نفس ابوحباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے ٹھہرے رہو، قینقاع والو! اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔

غرض اس سے یہ ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو بچائیں۔



بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ.

باب: جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا۔

(٤٦٠٢) عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: نَادٰى فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ ((أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ)) فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ: لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلّہ میں نہ پہنچے، بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جائے۔ انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعض نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ

قَالَ : فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ.

[بخاری: ٩٤٦، ٤١١٩]

گروہ پر خفا نہیں ہوئے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آ جانے کے بعد دیا اس وقت بعض لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں، تو جنہوں نے نہیں پڑھی تھی ان کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھو۔ انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ.

باب: انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا مہاجرین کو۔

(٤٦٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطَوْهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضي الله عنها وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ أُمَّ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أَخًا لِأَنَسٍ لِأُمِّهِ وَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم عِذَاقًا لَهَا فَأَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى أُمِّي عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَكَانَ مِنْ شَأْنِ أُمِّ أَيْمَنَ أُمِّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں، جو انس رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھی آزاد کی ہوئی اور اماں تھیں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل ہبہ کے دیا تھا اگر وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کو کیسے دیتے) ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں واپس کر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری ماں کو ان کا درخت واپس دیا اور ام ایمن کو اس کی جگہ اپنے باغ سے دے دیا۔ ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تھیں وہ لونڈی تھیں، حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھیں۔ جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتیں یہاں تک کہ آپ بڑے ہوئے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا پھر ان کا نکاح زید بن حارثہ سے

مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ أَبُوْهُ فَكَانَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْتَقَهَا ثُمَّ أَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ.

[بخاري: ۲٦۳۰]

پڑھادیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعض نے بغیر محنت کے یوں بھی قبول کر لیا۔ اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ وا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ ....﴾ اخیر تک۔

(٤٦٠٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا - وَقَالَ حَامِدٌ وَّ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: أَنَّ الرَّجُلَ - كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلَاتِ مِنْ أَرْضِهِ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَاكَانَ أَعْطَاهُ. قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ أَهْلِيْ أَمَرُوْنِيْ أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَعْطَوْهُ أَوْبَعْضَهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِيْهِنَّ فَجَاءَ تْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا نُعْطِيْكَهُنَّ وَقَدْ أَعْطَانِيْهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أُمَّ أَيْمَنَ اتْرُكِيْهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا)) وَتَقُوْلُ: كَلَّا وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ كَذَا حَتّٰى أَعْطَاهَا عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ قَرِيْبًا مِّنْ عَشَرَةِ أَمْثَالِهِ.

[بخاري: ۳۱۲۸، ٤٠٣٠، ٤١٢٠]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قریظہ اور نضیر کو آپ ﷺ نے شروع کیا واپس ہر ایک کو جو دیا تھا اس نے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ ﷺ کے پاس کہ آپ ﷺ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ ﷺ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس میں سے اور رسول اللہ ﷺ نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا۔ میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور مانگا آپ ﷺ نے وہ مجھے دے دیا۔ اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگی: قسم اللہ تعالیٰ کی! ہم تو وہ تجھے نہ دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ایمن! دیدے اس کو اور میں تجھے یہ دوں گا۔'' وہ یہی کہتی تھی ہرگز نہ دوں گی قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے' چھوڑ دے' میں تجھے یہ دوں گا' یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ام ایمن کو اس مال کا دس گنا یا دس گناہ کے قریب دیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيْمَةِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ.

باب: غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو دار الحرب میں اس کا کھانا درست ہے۔

(٤٦٠٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے ایک تھیلی پائی چربی کی

اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ: فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ: لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا ۔ [بخاري: ٣١٥٣، ٤٢١٤، ٥٥٠٨؛ ابو داود: ٢٧٠٢، ٤٤٤٧]

خیبر کے دن۔ میں نے اس کو دبا لیا اور کہنے لگا' اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر مڑ کر جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) تبسم فرما رہے تھے میرے اس کہنے پر۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اجماع کیا ہے علمانے کہ اہل حرب کا کھانا کھالینا درست ہے جب تک مسلمان دار الحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو۔ مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضروری ہے مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں۔ اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہوگی' اسی طرح جانور پر سواری کرنا' کپڑے پہننا' ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھالینا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی۔ اور یہی مذہب ہے مالک' ابوحنیفہ کا شافعی اور جمہور علما رحمہم اللہ کا۔ اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبیحے درست ہیں اور اس پر اجماع ہے اہل اسلام کا سوائے شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعض کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٤٦٠٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: رُمِيَ اِلَيْنَا جِرَابٌ فِيْهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِاٰخُذَهُ قَالَ: فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی تھی خیبر کے روز ہماری طرف کسی نے پھینکی' میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں میں نے شرم کی آپ ﷺ سے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ. [راجع: ٤٦٠٥]

شعبہ نے ان سندوں کے ساتھ روایت کیا سوائے اس کے کہ اس روایت میں تھیلی میں چربی کا ذکر ہے اور کھانے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ مَلِكِ الشَّامِ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ

باب: رسول اللہ ﷺ کے خط کا بیان جو آپ ﷺ نے اسلام لانے کے لیے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا۔

(٤٦٠٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ رضي الله عنه اَخْبَرَهُ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيْهِ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ -يَعْنِيْ: عَظِيْمَ الرُّوْمِ- قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ در منہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے بیچ میں ٹھہری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جو ٦ ہجری میں ہوئی) روانہ ہوا۔ میں شام کے ملک میں تھا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنی روم کے بادشاہ کو۔ اور دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ وہ کتاب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصریٰ کے رئیس کو دی اور بصریٰ کے رئیس نے ہرقل کو دی۔ ہرقل نے کہا: یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہاں! ابوسفیان نے کہا: میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی

قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: فَقُلْتُ:اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ لَهٗ : قُلْ لَّهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ : وَاَيْمُ اللّٰهِ! لَوْ لَا مُخَافَةُ اَنْ يُّؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ : سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْحَسَبٍ قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَاقَالَ قُلْتُ: لَا قَالَ: وَمَنْ يَّتَبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَآءُ هُمْ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَآؤُهُمْ قَالَ: اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ: قُلْتُ: لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ: قُلْتُ: تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُّصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ: لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَّا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَآ اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قَالَ: قُلْتُ: لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ: قُلْ لَهٗ: اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْحَسَبٍ

تھے قریش کے۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے، اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: میں۔ (یہ ہرقل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ ﷺ کا حال زیادہ جانتا ہوگا۔) پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا۔ بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا، ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنی ابوسفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ ابوسفیان نے کہا: قسم اللہ تعالیٰ کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیوں کہ مجھے آپ ﷺ سے عداوت تھی) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھ کہ اس شخص کا (یعنی حضرت محمد ﷺ کا) حسب کیا ہے۔ (یعنی خاندان) ابوسفیان نے کہا: میں نے کہا: ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ ہرقل نے کہا: ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ میں نے کہا: نہیں۔ ہرقل نے کہا: کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے (یعنی نبوت کے دعوے سے) میں نے کہا: نہیں۔ ہرقل نے کہا: اچھا ان کی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ۔ میں نے کہا: غریب لوگ۔ ہرقل نے کہا: ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوئے جاتے ہیں۔ میں نے کہا: بڑھتے جاتے ہیں ہرقل نے کہا: ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس دین کو برا جان کر پھر جاتا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا: نہیں۔ ہرقل نے کہا: تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ ہرقل نے کہا: ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے) میں نے کہا: ہماری ان کی لڑائی ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنویں میں ڈول پانی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے۔ وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں۔ ہم ان کا

وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ : لَوْ كَانَ فِیْ اٰبَآئِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَآئِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَهٗ سَخْطَةً لَّهٗ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ : هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ: هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ: لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَ يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ:يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ: اِنْ يَّكُنْ مَّا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِیٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَّلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهٗ اَنَّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّیْ اَعْلَمُ اَنِّیْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَآءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَاتَحْتَ قَدَمَیَّ

نقصان کرتے ہیں۔ ہرقل نے کہا: وہ اقرار کو توڑتے ہیں۔ میں نے کہا: نہیں پھر اب ایک مدت کے لیے ہمارے اور ان کے درمیان اقرار ہوا ہے دیکھیے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنی آئندہ شاید عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا: قسم اللہ کی مجھے اور کسی باب میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہیں ملا۔ سوائے اس بات کے (تو اس میں میں نے عداوت کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری ہے شاید اس میں وہ دغا کریں) ہرقل نے کہا: ان سے پہلے بھی (ان کی قوم یا ملک میں) کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا۔ میں نے کہا: نہیں۔ تب ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: تم اس شخص سے یعنی ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے ان کا حسب اور نسب پوچھا ہے تو تو نے کہا کہ ان کا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے، وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا: نہیں، یہ اس لیے میں نے پوچھا کہ اگر ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہوسکتا تھا کہ وہ اپنے بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ تو تو نے کہا: غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں۔ (کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کے دعویٰ سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا ہے، تو نے کہا: نہیں، اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہ پر کیوں طوفان جوڑنے لگے (جھوٹا دعویٰ کر کے) اور میں نے تجھ سے پوچھا' کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے، تو نے کہا: نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی سماتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا، ان کے پیرو بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں، تو نے کہا: وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے تو قباحت نہیں) اور میں نے تجھ سے پوچھا' تم ان سے لڑتے ہو تو تو نے کہا: ہم لڑتے ہیں اور

ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ: فَاِنِّیْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ ﴿قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [٣/ آل عمران: ٦٤] فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاَمَرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ: فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِيْنَ خَرَجْنَا: لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ كَبْشَةَ اِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِی الْاَصْفَرِ. قَالَ: فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ. [بخاری: ٧، ٥١، ٢٦٨١، ٢٨٠٤، ٢٩٤١، ٤٥٥٣، ٥٩٨٠، ٦٢٦٠؛ ابوداود: ٥١٣٦؛ ترمذی: ٢٧١٨]

ہماری ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر، تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں۔ اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تا کہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے درجے بڑھیں) پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں، اور میں نے تجھ سے پوچھا، وہ دغا کرتے ہیں تو نے کہا: وہ دغا نہیں کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دغا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا: ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ تو نے کہا: نہیں۔ یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے۔ پھر ہرقل نے کہا: وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں۔ میں نے کہا: وہ حکم کرتے ہیں...... نماز پڑھنے کا 'زکوٰۃ دینے کا' ناتواں والوں سے سلوک کا اور بری باتوں سے بچنے کا۔ ہرقل نے کہا: اگر ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بیشک وہ پیغمبر ﷺ ہیں اور میں جانتا تھا (اگلی کتابوں میں پڑھ کر) کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے۔ اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کرتا (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھا کر) اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور البتہ ان کی حکومت یہاں تک آ جائے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں' پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور اس کو پڑھا' اس میں یہ لکھا تھا۔

''شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہے روم کا۔ سلام اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔ بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت' جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوہرا ثواب دے گا۔ اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر وبال ہو گا اریسیین کا۔'' ''اے کتاب والو! مان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کہ بندگی نہ کریں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھہرائیں اس کے ساتھ کسی کو......'' اخیر آیت تک۔

فائدہ۔ ہرقل: بکسر ہا و فتح را و سکون قاف' نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا قیصر ہے اور بعض نے ہرقل بکسر ہا سکون را و کسر قاف پڑھا ہے اور جوہری نے صحاح میں یہی نقل کیا ہے۔ بصریٰ: بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم میں۔ اس زمانہ میں عرب کی قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوائے لوٹنے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسی قوم میں آپ ﷺ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا۔ یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) آپ ﷺ کی نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی۔ یعنی جو لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کی فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ ﷺ سے ملتا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں۔ ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ جب واجب ہے اگر ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے۔ دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہے۔ تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے۔ چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے اور زید بن ثابت نے معاویہ کے خط میں پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا۔ اور لفافے پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے الیٰ فلاں اور القاب میں افراط و تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت ﷺ نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ انتهیٰ مختصراً۔ یہ آپ نے طریقہ سکھلایا اپنی امت کو کہ کافروں پر اس طریقے سے سلام کریں تا کہ درحقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آئے تو یوں ہی کہے (سلام علی من اتبع الهدیٰ) بخاری کی روایت میں یریسیین ہے اور اس کے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مراد ان سے کاشتکار اور رعایا ہیں یعنی اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہوں گے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا اور بیہقی کی روایت میں صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہیں مزارعین کے اور بعض نے کہا: مراد یہود اور نصاریٰ ہیں جو پیروکار ہیں عبداللہ بن اریس کے اور اروسیہ اسی طرف منسوب ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط مذہب کی طرف بلاتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اریسیین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا۔ (واللہ اعلم نووی مع زیادہ)

یہ ابوسفیان نے حضرت ﷺ کو کہا: ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب میں جس کا مذہب عربوں کے خلاف تھا تو رسول اللہ ﷺ کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپ ﷺ کا مذہب بھی ان کے خلاف تھا اور بعض نے کہا: ابوکبشہ آپ کے نانا تھے اور بعض نے کہا: آپ ﷺ کے دودھ کے باپ تھے (یعنی حارث بن عبدالعزیٰ) اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کے اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نووی رحمہ اللہ)

بنو اصفر روم کے نصاریٰ ہیں۔ اصفر کہتے ہیں زرد کو ایک بار حبشی رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے اولاد ہوئی تو حبشیوں کی سیاہی اور روم کی سفیدی مل کر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا ان کی اولاد میں۔ اور بنو الزرقا بھی ان کو کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں۔

جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کیے گئے۔ ابوسفیان نے کہا: میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابوکبشہ کے بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا۔ ان سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ ﷺ کامیاب ہوں گے اور غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

(٤٦٠٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ إِلٰى إِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا أَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: ((مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)) وَقَالَ: إِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَقَالَ: ((بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ)).

[راجع: ٣٦٠٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط میں یہ ہے کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے اور اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیہ ہے یعنی بلاتا ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلمہ توحید ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى مُلُوْكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ .

باب: رسول اللہ ﷺ کے خط کافر بادشاہوں کی طرف اسلام کی دعوت میں۔

(٤٦٠٩) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ . [ترمذی:٢٧١٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے ان کو اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ ﷺ نے جنازے کی نماز پڑھی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی نے کہا: کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو، نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار روس کے بادشاہ کو۔ انتہٰی مع زیادۃ۔

(٤٦١٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ . [راجع:٤٦٠٩]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں لیکن ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

(٤٦١١) عَنْ اَنَسٍ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ .

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ .

باب: جنگ حنین کا بیان۔

(٤٦١٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهٗ بَيْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهٗ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلّٰى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ ﷺ: وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيْ عَبَّاسُ! نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ))

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا، تو میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب (آپ ﷺ کے چچازاد بھائی) دونوں آپ ﷺ کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ﷺ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ ﷺ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہباء اور دل دل بھی کہتے تھے) جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہ ﷺ ایڑ دے رہے تھے اپنے خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لیے (یہ آپ ﷺ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ ﷺ کی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا تیز چلنے سے اور ابوسفیان آپ ﷺ کی رکاب تھامے تھے۔ آخر جناب

فَقَالَ عَبَّاسٌ رضی اللہ عنہ: وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ قَالَ: فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا. فَقَالُوا: يَا لَبَّيْكَ! يَا لَبَّيْكَ! قَالَ: فَاقْتَتَلُوا الْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ [فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ! يَا بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ!] فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((هَذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ)) قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ فِيمَا أَرَى قَالَ: فَوَاللَّهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اصحاب سمرہ کو پکارو۔ اور عباس کی آواز نہایت بلند تھی۔ (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ؟ یہ سنتے ہی قسم اللہ کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں، حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نومسلم وغیرہ دفعتاً تیروں کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہوگئی پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے) پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا' اے انصار کے لوگو! انصار کے لوگو! پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اے بنی حارث بن خزرج! اے بنی حارث بن خزرج! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر تھے گردن کو لمبا کیے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا: ''یہ وقت ہے تنور کے جوش کا۔'' (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ پر ماریں اور فرمایا: ''شکست پائی کافروں نے قسم ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مالک کی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی' اتنے میں قسم اللہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

فائدہ۔ اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تحفہ لینا درست ہے' لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ' اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا مشرکوں کا ہدیہ' اور صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں۔ بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا بھی ہدیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: قاضی اور عامل اگرچہ حرام ہدیہ لے تو پھر وہ دے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خچر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تھا جس کا نام یحنہ بن ردبا تھا۔ سمرہ وہ جنگلی درخت ہے اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرۂ رضوان کے تلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری۔ فعلی تو کنکریوں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا۔ خبری بیان کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہوگی اور ویسا ہی ہوا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم اللہ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

(٤٦١٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ: ((انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! انْهَزَمُوا وَرَبِّ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

الْكَعْبَةِ!)) وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ: حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ. قَالَ: وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهِ.

○ ○ ○ ○

(٤٦١٤) عَنِ الْعَبَّاسِ ؓ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ يُوْنُسَ وَحَدِيْثَ مَعْمَرٍ اَكْثَرُ مِنْهُ وَاَتَمُّ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦١٥) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ ؓ يَا اَبَا عُمَارَةَ! اَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهِ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ اَوْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؓ يَقُوْدُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ قَالَ: ((اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)) ثُمَّ صَفَّهُمْ. [بخاري: ٢٩٣٠]

ابواسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا: اے ابو عمارہ! تم حنین کے دن بھاگے انہوں نے کہا: نہیں قسم اللہ کی، جناب رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ ﷺ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے نکلے ان کا مقابلہ ایسے تیراندازوں سے ہوا، جن کا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نضر کے تھے غرض انہوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے آپ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اسے چلا رہے تھے۔ تو خچر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب: یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ ﷺ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ رجز موزون ہے مگر ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے ﴿لن تنالوا البر حتٰی تنفقوا﴾ [٣/آل عمران:٩٢] یا ﴿نصر من الله و فتح قریب﴾ [٦١/الصف:١٣] یا ﴿ویرزقه مین حیث لا یحتسب﴾ [٦٥/الطلاق:٣] حالانکہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں عبدالمطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبدالمطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپ ﷺ کو ان کا بیٹا کہتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے۔ جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا: انا الذی سمتنی امی حیدره اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے۔ (انتهٰی مختصراً)

(٤٦١٦) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الْبَرَاءِ ؓ فَقَالَ اَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ يَا اَبَا عُمَارَةَ! قَالَ: اَشْهَدُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ مَا وَلّٰى وَلٰكِنَّهُ انْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ

ابواسحاق سے روایت ہے کہ ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اے ابوعمارہ! انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار ہوازن کے قبیلہ کی طرف گئے وہ تیرانداز

وَحُسَّرٌ اِلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوْا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهٗ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ ((اَنَا النَّبِيُّ لَاكَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ)) قَالَ الْبَرَآءُ: كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ .

تھے۔ انہوں نے ایک بوچھاڑ کی تیر کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ابوسفیان بن حارث آپ ﷺ کے خچر کو کھینچتے تھے، آپ ﷺ خچر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار۔''
براء نے کہا قسم اللہ کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ ﷺ کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنی رسول اللہ ﷺ۔



(٤٦١٧) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ﷛ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ هَلْ فَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ الْبَرَآءُ: وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوْا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَآءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ)).

[بخاری: ٢٨٦٤، ٤٣١٦، ٤٣١٧]

ابواسحاق سے روایت ہے، میں نے سنا براء ؓ سے ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے، کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حنین کے دن۔ براء ؓ نے کہا: مگر رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیر انداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے۔ تب انہوں نے تیر چلائے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا۔''



(٤٦١٨) عَنِ الْبَرَآءِ ﷛ قَالَ : قَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا اَبَا عُمَارَةَ! فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهُوَ اَقَلُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَهٰؤُلَاءِ اَتَمُّ حَدِيْثًا. [بخاری: ٢٨٧٤، ٤٣١٥؛ ترمذی: ١٦٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٤٦١٩) عَنْ اِيَاسَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ﷛ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُوْ ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَاَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ

ایاس بن سلمہ ؓ سے روایت ہے، میرے باپ سلمہ بن اکوع ؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کا، جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھاٹی پر چڑھا، ایک شخص دشمنوں میں سے میرے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا وہ چھپ گیا۔ معلوم نہیں

فَتَوَارٰى عَنِّیْ فَمَا دَرَیْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِیَّةٍ اُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِیِّ ﷺ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِیِّ ﷺ وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَیَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدٰهُمَا مُرْتَدِیًا بِالْاُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ اِزَارِیْ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِیْعًا وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقَدْ رَجَعَ ابْنُ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ فَزَعًا)) فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوْهُ)) فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَیْنَیْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِكَ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

کیا ہوا۔ میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے نمودار ہوئے اور ان سے اور حضور ﷺ کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی، میں بھی شکست پا کر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا ایک باندھے ہوئے دوسری اوڑھے میری تہہ بند کھل چلی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا شکست پا کر، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرا۔ آپ ﷺ خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا: بگڑ گئے منہ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے آخر وہ بھاگے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے مال بانٹ دیئے مسلمانوں کو۔



فائدہ۔ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی﴾ یعنی "تو نے یہ مٹی نہیں پھینکی۔" بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ سے ظاہر کرتا ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ الطَّائِفِ.

باب: طائف کی لڑائی کا بیان۔

(٤٦٢٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ یَنَلْ مِنْهُمْ شَیْئًا فَقَالَ: ((اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ اَصْحَابُهٗ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ)) فَغَدَوْا عَلَیْهِ فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ: فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم لوٹ چلیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ﷺ کے اصحاب نے کہا: بغیر فتح کے ہم لوٹ جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: ہم کل لوٹ جائیں گے۔ یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ ﷺ ہنسے۔

[بخاري: ٤٣٢٥، ٦٠٨٦، ٧٤٨٠]

○ ○ ○ ○

فائدہ: کہ ابھی کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھا اور اتنی جلدی رائے بدل گئی۔

بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ.

(٤٦٢١) عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: فَتَكَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: إِيَّانَا تُرِيْدُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيْهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوْهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُوْنَهُ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُوْلُ: مَالِيْ عِلْمٌ بِأَبِيْ سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ: نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: مَالِيْ بِأَبِيْ سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هٰذَا أَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوْهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ إِذَا كَذَبَكُمْ)) قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ)) وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ

باب: بدر کی لڑائی کا بیان۔

حضرت انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مشورہ کیا جب آپ ﷺ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے گفتگو کی۔ آپ نے جواب نہ دیا، پھر حضرت عمر ؓ نے کی تب بھی آپ ﷺ مخاطب نہ ہوئے۔ آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انہوں نے کہا: آپ ﷺ ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ قسم اللہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ﷺ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ ﷺ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگا دیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگا دیں (یعنی ہم ہر طرح آپ ﷺ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ ﷺ سے یہ عہد نہ کیا ہو آفریں ہے انصار کی جاں نثاری پر) تب جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے۔ یہاں تک کہ بدر میں اترے۔ وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے، ان میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا۔ صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھنے لگے، وہ کہتا تھا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے، پھر اس سے پوچھتے وہ یہی کہتا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں، پھر اس کو مارتے اور جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے، جب آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا: ”قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اس کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔“ (یہ ایک معجزہ ہوا آپ ﷺ کا) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ

عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ.

(٤٦٢٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَفَدَتْ وُفُوْدٌ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّدْعُوْنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فَقُلْتُ: اَلَا اَصْنَعُ طَعَامًا فَاَدْعُوَهُمْ اِلٰى رَحْلِيْ فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ: الدَّعْوَةُ عِنْدِيَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: سَبَقْتَنِيْ قُلْتُ: نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ: اَبُوْهُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَلَا اُعْلِمُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ رضي الله عنه عَلٰى اِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا رضي الله عنه عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْاُخْرٰى وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَاَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كَتِيْبَةٍ قَالَ: فَنَظَرَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ: ((اَبُوْهُرَيْرَةَ)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: ((لَا يَاْتِيْنِيْ اِلَّا اَنْصَارِيٌّ)) زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ: فَقَالَ: ((اهْتِفْ لِيْ بِالْاَنْصَارِ)) قَالَ: فَاَطَافُوْا بِهٖ وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ اَوْبَاشًا لَهَا وَاَتْبَاعًا فَقَالُوْا: نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَاِنْ اُصِيْبُوْا اَعْطَيْنَا الَّذِيْ سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ)) ثُمَّ قَالَ

ہے۔" اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے) راوی نے کہا: پھر جہاں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا۔ (یہ دوسرا معجزہ ہوا)۔

باب: مکہ کے فتح ہونے کا بیان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں۔ عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ نے کہا: (جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو) ہم میں سے ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اکثر ہم کو بلاتے اپنے مقام پر' ایک دن میں نے کہا: میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور شام کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا: آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے مجھ سے پہلے کہہ دیا۔ (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا) میں نے کہا: ہاں پھر میں نے ان سب کو بلایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انصار کے گروہ! میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر کیا مکہ کے فتح کا۔ بعد اس کے کہا: رسول اللہ ﷺ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (یعنی ایک کو میمنہ پر اور ایک کو میسرہ پر) اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں۔ وہ گھاٹی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ ﷺ ایک ٹکڑے میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا: "ابوہریرہ"۔ میں نے کہا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: "نہ آئے میرے پاس مگر انصاری" اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ ﷺ کو انصار پر بہت اعتماد تھا اور ان کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی۔ آپ ﷺ نے ان کا پاس رکھنا مناسب جانا۔ پھر وہ سب آپ ﷺ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی ان کے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دیدیں گے ہم سے جو مانگا جائے گا۔ آپ ﷺ

بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ: ((حَتّٰى تُوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا)) قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِّنَّا أَنْ يَّقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ: فَجَاءَ أَبُوْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُبِيْحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ)) فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: وَجَاءَ الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفٰى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَّرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا قَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ)) قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرْيَتِهِ)) قَالُوْا: قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ: ((كَلَّا إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ))فَأَقْبَلُوْا إِلَيْهِ يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِيْ قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ: فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِيْ سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ وَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ: فَأَتٰى عَلٰى صَنَمٍ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهُ قَالَ: وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتٰى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِيْ عَيْنِهِ وَيَقُوْلُ: ((جَاءَ الْحَقُّ

نے فرمایا: تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنی مارو مکہ کے کافروں کو اور ان میں سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا: ''تم ملو مجھ سے صفا پر۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہ کرتا، یہاں تک کہ ابو سفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ قریش کا گروہ تباہ ہو گیا۔ اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ابو سفیان کے گھر چلا جائے اس کو امن ہے (یہ آپ ﷺ نے ابو سفیان کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) اپنے وطن کی الفت آ گئی اور اپنے کنبہ والوں پر مامتا ہوئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ ﷺ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی، غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے انصار کے لوگو!'' انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ معجزہ ہے) تم نے یہ کہا: اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آ گئی؟'' انہوں نے کہا: بے شک یہ تو ہم نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا، نصاریٰ نے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا دیا ویسے بڑھا نہ دینا) میں نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ۔'' یہ سن کر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالیٰ کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی (یعنی ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ﷺ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر میں ہی رہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔'' پھر لوگ ابو سفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لیے) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ تشریف

وَزَهَقَ الْبَاطِلُ)) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ مَاشَاءَ أَنْ يَدْعُوَ .

لائے حجر اسود کے پاس اور اس کو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام سے نہ تھے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود تھا) پھر ایک بت کے پاس آئے جو کعبہ کے بازو پر رکھا تھا اس کو لوگ پوجا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کمان تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کونا تھامے ہوئے تھے، جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کونچنے لگے اور فرمانے لگے: ''حق آیا اور باطل مٹ گیا۔'' جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ تاکہ وطن بناؤں مدینہ کو۔ اب یہ نہ سمجھنا کہ میں اس ہجرت کو فسخ کروں گا اور پھر مکہ میں رہنا اختیار کروں گا۔

(٤٦٢٣) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ: ثُمَّ قَالَ: بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى: ((احْصُدُوْهُمْ حَصْدًا)) وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: قَالُوْا: قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: ((فَمَا اسْمِيْ إِذًا كَلَّا إِنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے بتایا، کاٹ دو ان کو بالکل۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یعنی جو سامنے آئے اس کو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جائے۔ لیکن جو ابوسفیان کے گھر چلا جائے یا ہتھیار ڈال دے اس کو امن دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک، ابوحنیفہ، احمد، جمہور علماء اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا' اور ماذری نے کہا یہ صرف شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٦٢٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ: وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِيْ فَقُلْتُ: يَا أَبَاهُرَيْرَةَ! الْيَوْمَ يَوْمِيْ فَجَاءُ وْا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! لَوْحَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى

عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ ایک دن میری باری آئی میں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! آج میری باری ہے' وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کاش تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کھانا تیار ہو۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو میمنہ کا سردار کیا اور زبیر رضی اللہ عنہ کو میسرہ کا اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے

وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِیْ فَقَالَ: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اُدْعُ الْاَنْصَارَ)) فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُ وْا يُهَرْوِلُوْنَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((انْظُرُوْا اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا)) وَاَخْفٰى بِيَدِهٖ وَوَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ وَقَالَ: ((مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا)) قَالَ: فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ قَالَ: وَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّفَا وَجَآءَتِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْا بِالصَّفَا فَجَآءَ اَبُوْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُبِيْدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ [قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ] فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ؟ وَنَزَلَ الْوَحْیُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قُلْتُمْ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اسْمِیْ اِذًا؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ)).

اندر سے جانے کو کہا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! انصار کو بلاؤ۔'' میں نے ان کو پکارا' وہ دوڑتے ہوئے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے انصار کے لوگو! تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو۔'' انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ اور فرمایا: ''اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اس روز جو کوئی دکھائی دیا انہوں نے اس کو سلا دیا۔ (یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے، انہوں نے گھیر لیا صفا کو' اتنے میں ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کا جتھا ہٹ گیا، اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو بھی امن ہے۔'' انصار نے کہا: ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آ گئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوئی۔ تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے۔ تین بار فرمایا: محمد ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول' میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا: قسم اللہ کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا اعذر قبول کرتے ہیں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اِزَالَةِ الْاَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ

باب: مکہ کے ارد گرد کو بتوں سے پاک کرنے کا بیان۔

(٤٦٢٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ كَانَ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ: ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ﴾ زَادَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ. [بخاری: ٢٤٧٨، ٤٢٨٧، ٤٧٢٠؛ ترمذی: ٣١٣٨]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ ﷺ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے، جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا: ''حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا' جھوٹ مٹنے والا ہے۔ حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے۔ حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔

(٤٦٢٦) عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ: زَهُوْقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى وَقَالَ: بَدَلَ نُصُبًا۔ صَنَمًا. [راجع:٤٦٢٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ.

باب: فتح (مکہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیے جانے کا بیان۔

(٤٦٢٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے' انہوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جائے گا باندھ کر قیامت تک۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جائیں گے اور ان میں کوئی اسلام سے نہ پھرے گا اور کفر کی وجہ سے باندھ کر نہ مارا جائے گا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضور ﷺ کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے۔ تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا۔ حضرت کو اس نے بہت رنج دیا تھا۔ فتح مکہ کے دن کسی نے آپ ﷺ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو پکڑ لاؤ لوگ اس کی مشکیں باندھ کر لائے پھر وہ قتل ہوا تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

(٤٦٢٨) عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيْعٍ كَانَ اِسْمُهُ الْعَاصِي فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُطِيْعًا.

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوائے عاص بن اسود کے' آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔



فائدہ۔ کیونکہ عاص کے لفظی معنی نافرمان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ ﷺ کو۔ آپ ﷺ نے بدل دیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ لیکن کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا۔ البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا' ابوجندل سہیل بن عمرو لیکن شاید راوی کو اس کا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا۔

بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ .

(٤٦٢٩) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضي الله عنه الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ: ((هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)) فَقَالُوْا: لَا تَكْتُبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه ((اُمْحُهُ)) فَقَالَ: مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهٖ قَالَ: وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ: وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ؟ قَالَ: الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ.

[بخاري: ٢٦٩٨]

باب: حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صلح نامے کو لکھا جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں سے قرار پایا حدیبیہ کے دن، اس میں یہ عبارت تھی' یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یونہی لکھنا چاہیے مشرک بولے! اللہ کے رسول آپ ﷺ مت لکھیے اس لیے اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے۔ آپ سے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس لفظ کو مٹا دو۔'' انہوں نے عرض کیا: میں اس کو مٹانے والا نہیں (یہ انہوں نے ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جان کر کہ حضرت ﷺ کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا اس لیے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبداللہ کا لفظ لکھ دیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آئیں اور تین دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آئیں مگر غلاف کے اندر۔



(٤٦٣٠) عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ: كَتَبَ عَلِيٌّ رضي الله عنه كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ: فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ: هٰذَا مَا كَتَبَ عَلَيْهِ.

[راجع: ٤٦٢٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٤٦٣١) عَنِ الْبَرَآءِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا اُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهٗ اَهْلُ مَكَّةَ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَهَا فَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهٖ وَلَا يَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَعَهٗ مِنْ اَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ اَحَدًا

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب رسول اللہ ﷺ روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ ﷺ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آئیں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آئیں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہ جائے (مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس

يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)) فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُوْنَ: لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَمَرَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ اَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: لَا وَاللّٰهِ! لَا اَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرِنِيْ مَكَانَهَا)) فَاَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ: ((ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ)) فَاَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالُوْا لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: هٰذَا اٰخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِيْ رِوَايَتِهِ ـ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ ـ بَايَعْنَاكَ.

کو منع نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے: اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے۔'' مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ ﷺ کی اطاعت کرتے یا آپ ﷺ سے بیعت کرتے، بلکہ یوں لکھیے محمد عبداللہ کے بیٹے نے۔ آپ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم کیا رسول کا لفظ مٹانے کے لیے۔ انہوں نے کہا: قسم اللہ کی میں تو نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ۔'' بتا حضرت علی نے بتادی آپ ﷺ نے اس کو مٹادیا اور ابن عبداللہ لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ ﷺ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا: یہ تمہارے صاحب کی شرط کا آخری دن ہے اب ان سے کہو جانے کو' انہوں نے کہا آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اور آپ ﷺ نکلے۔



فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا جیسا کہ ظاہر معنی ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ ﷺ نے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ہاتھ سے لکھوایا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ ﷺ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس وقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ ﷺ کا اس لیے کہ آپ ﷺ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ علم سکھائے جن کو آپ ﷺ نہ جانتے تھے اور پڑھایا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسی طرح لکھوایا جس کو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ ﷺ کے امی ہونے میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبی امی کہا اور فرمایا: ﴿وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ﴾ اور حضرت ﷺ نے فرمایا...... اور اس حدیث میں لکھا کہ معنا لکھوایا ہے جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھ محمد بن عبداللہ۔ انتھی مختصراً۔

(٤٦٣٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)) قَالَ: سُهَيْلٌ اَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِيْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ! فَقَالَ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ ﷺ سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو: ''بسم اللہ الرحمن الرحیم۔'' سہیل نے کہا: ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسمك اللھم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا لکھو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔'' مشرکوں نے کہا: اگر ہم جانتے

((اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) قَالُوْا: لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ)) فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَآءَ كُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَآءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا)).

آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو آپ ﷺ کی پیروی کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا لکھو محمد بن عبداللہ کی طرف سے۔'' پھر انہوں نے یہ شرط لگائی آپ ﷺ سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آئے گا تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس۔ صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ شرط ہم لکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لکھو ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو دور ہی رکھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آئے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی راستہ نکال دے گا اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا۔''



فائدہ: پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعض لوگ جیسے ابوبصیر اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے۔ وہ شرط کی وجہ سے آپ ﷺ کے پاس نہ آ سکے اور راہ میں ایک جتھا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا ناک میں دم ہو گیا آخر انہوں نے تنگ آ کر رسول اللہ ﷺ سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے دہائے آپ ﷺ اپنے لوگوں کو بلا لیجیے اور صلح نامہ لکھتے وقت آپ ﷺ نے ایسے جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کیوں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللھم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد ﷺ نہ سہی محمد بن عبداللہ سہی۔ اس صلح نامہ سے آپ ﷺ کی غرض اور تھی جس کو مشرک بیوقوف نہ سمجھے وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں گے اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھا دیں آخر کہاں تک جو دین میں حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آ جائے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹتا چلا گیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کے انتظار میں عرب کے اور قبیلہ تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اتری: ﴿اذا جاء نصر اللہ والفتح﴾ [۱۱۰/ النصر: ۱] اخیر تک۔

(۴۶۳۳) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَآءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ: اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قَالَ: فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ

سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! اپنا قصور سمجھو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکوں میں ہوئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' پھر انہوں نے کہا، ہم میں جو مارے جائیں کیا وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ اور ان میں جو مارے جائیں کیا وہ جہنم میں نہ جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' (مطلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ پھر دب کر صلح کیوں کریں جنگ

فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ قَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ أَبَدًا)) قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَأَتٰى أَبَا بَكْرٍ رضي الله عنه فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ: بَلٰى قَالَ: أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ أَبَدًا قَالَ: فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ إِلٰى عُمَرَ رضي الله عنه فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوَ فَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ . [بخاري: ٣١٨١، ٣١٨٢، ٤١٨٩، ٤٨٤٤، ٧٣٠٨]

کیوں نہ کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگائیں اور لوٹ جائیں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو وہ کبھی تباہ نہیں کرے گا۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہوسکا۔ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: ہمارے مقتول جنت میں نہ جائیں گے اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا: پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جائیں اور ابھی ہمارا ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خطاب کے بیٹے! آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی تباہ نہیں کرے گا۔ (یہاں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا روحانی اتصال اور قرب حضرت محمد ﷺ سے دریافت کر لینا چاہیے کہ انہوں نے بعینہ وہی جواب دیا جو آپ ﷺ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترا رسول اللہ ﷺ پر جس میں فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھائی۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ صلح فتح ہے ہماری؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا)۔



فائدہ: سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جائیں گو ان کو ناگوار تھا؟ سہل نے سمجھایا کہ بعض بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو ان کے حق میں بہتر کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے۔

(٤٦٣٤) عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ بِصِفِّيْنَ: أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّهِمُوْا آرَاءَكُمْ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ يَوْمَ أَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ أَنِّيْ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ وَاللّٰهِ! مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا إِلٰى أَمْرٍ قَطُّ إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلٰى

شقیق سے روایت ہے، میں نے سہل بن حنیف سے سنا، وہ کہتے تھے صفین میں اے لوگو! اپنی عقلوں کا قصور سمجھو، قسم اللہ کی تم دیکھتے مجھ کو ابوجندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابوجندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہ ﷺ کے حکم کو پھیرنے کی البتہ پھیر دیتا اس کو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنی صلح ہم کو ایسی ناگوار تھی) قسم اللہ کی ہم نے کبھی اپنی تلواریں کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات

أَمْرٍ نَعْرِفُهُ إِلَّا أَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ: إِلَى أَمْرٍ قَطُّ. [راجع: ٤٦٣٣]

کی طرف جس کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں۔ (جو شام والوں سے تھی)

○ ○ ○ ○

(٤٦٣٥) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ فِي حَدِيثِهِمَا: إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا. [راجع: ٤٦٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٦٣٦) عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ بِصِفِّينَ يَقُولُ: اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَاسَدَدْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا: تمہاری رائے ایسی ہے کہ جب ایک کونہ اس میں سے ہم کھولیں تو دوسرا کونہ کھل جاتا ہے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: صحیح مسلم کے نسخوں میں مافتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ماسددنا ہے اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور تب ہی معنی ٹھیک ہوتا ہے کیوں کہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کونا ہم اس کا بند کرتے ہیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جواز نکلتا ہے، جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا، لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینہ سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔

(٤٦٣٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُمْ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [٤٨/ الفتح: ١ تا ٥] مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ: ((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب یہ سورت اتری ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا﴾ اخیر تک تو آپ ﷺ لوٹ کر آ رہے تھے، حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ ﷺ نے ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیوں کہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا) تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٦٣٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی طرح منقول ہے۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ .

باب: اقرار کو پورا کرنا۔

(٤٦٣٩) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي، حُسَيْلٌ قَالَ: فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھے بدر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کیساتھ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعض نے حسل کہا ہے) تو ہم کو قریش کے کافروں نے پکڑا اور

فَقَالُوا : اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَقُلْنَا: مَا نُرِيْدُهُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: ((اِنْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ)).

کہا: تم محمد ﷺ کے پاس جانا چاہتے ہو، سو ہم نے کہا: ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جائیں گے اور محمد ﷺ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا اقرار پورا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے ان پر۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیوں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ ہی کے پاس آتے تھے، پر مصلحت سے انہوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی فوت نہ ہو) اولیٰ ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آ گئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیں نہ بھاگنے کا تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضروری نہیں بلکہ جب موقع پائے بھاگ جائے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کافروں نے اس پر جبر کر کے قسم لی نہ بھاگنے کی تو بالاتفاق بھاگنا درست ہے اس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی لیکن حذیفہ اور ان کے باپ کو آپ ﷺ نے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا۔ (نووی)

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ.

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں۔

(٤٦٤٠) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ رَجُلٌ: لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَاكَ ؟ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟)) فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ: ((قُمْ يَا حُذَيْفَةُ! فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ)) فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِيْ اَنْ اَقُوْمَ قَالَ: ((اذْهَبْ

ابراہیم تیمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی سے) انہوں نے کہا: ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ ﷺ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں، حذیفہ نے کہا تو ایسا کرتا۔ (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرنا اور ہے اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ کر نہ کر سکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ھ ہجری میں ہوئی غزوہ احزاب کہتے ہیں اس لیے کہ کافروں کے بہت سے گروہ حضرت ﷺ سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔'' یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا (کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی

فَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ)) وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ: ((قُمْ يَا نَوْمَانُ)).

سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جائے اور خبر لائے حالانکہ صحابہ کی جانثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لائے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔'' کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش ہو رہے۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے حذیفہ! اٹھ اور کافروں کی خبر لا۔'' اب مجھے کچھ نہ بنا کیوں کہ آپ ﷺ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جا اور خبر لے کر آ کافروں کی اور مت اکسانا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آئے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ ﷺ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی یہ آپ ﷺ کی دعا کی برکت تھی۔ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا۔ دیکھا تو ابوسفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے۔ میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنے کا۔ پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو اگر میں مار دیتا تو بے شک ابوسفیان کو لگتا، آخر میں لوٹا۔ پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ ﷺ کا ایک بڑا معجزہ تھا) آپ ﷺ نے مجھے اپنا ایک فاضل کمبل اوڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ بہت سونے والے۔''

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ میں تو یہ بہت ضروری ہے اور امن میں بھی کافروں کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایلچیوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے ان کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ پائیں۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکر کی کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہو جانے کی کیا وجہ ہے، معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا، اللہ تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا، دنیا کی محبت میں غرق رہنا، اصلی وجہ ہے اور اس زمانے کے عقلمند لوگ جو وجہیں تراشتے ہیں کہ تجارت نہ ہونا، زراعت نہ ہونا، صنعت نہ ہونا، یہ سب غلط ہے اور سوانگ ہے مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف یہی آڑ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑے بیٹھے ہیں، دنیا کے دھندوں میں ایسے پھنسے ہیں کہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) دین کا خیال تک نہیں آتا، پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو عذاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی ان کو نہیں ملتی باوجود اس کی فکر میں سرگرداں ہیں اور رات دن دنیاداری میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مفلس اور تباہ ہوتے جا رہے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا۔ چاہے وہ کتنا ہی پڑھیں کیسا ہی علم حاصل کریں، پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے۔ معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امر ان کو آخرت میں بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں نہ ان کو دنیا کا عذاب دے کر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گو وہ کتنے ہی گناہ گار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہو گا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ یا اللہ! تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاء ﷺ کی اطاعت کے ذریعہ مسلمانوں کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایک بار پھر اپنے دین کا بول بالا دکھلا دے۔ آمین یا رب العالمین۔

بَابُ غَزْوَةِ أُحُدٍ.

باب جنگ احد کا بیان۔

(٤٦٤١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُفْرِدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ: ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا [فَقَالَ: ((مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ)) فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ] فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ: ((مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا)).

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہو گئے) الگ ہو گئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ ﷺ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ ﷺ پر ہجوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کون ان کو پھیرتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہو گا جنت میں۔" ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر انہوں نے ہجوم کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کون ان کو لوٹاتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہو گا جنت میں۔" اور ایک انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے (سبحان اللہ! انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی، یہاں سے اصحاب رسول اللہ ﷺ کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے) تب آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا۔" (پہلی صورت میں یہ مطلب ہو گا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہو گئے قریش کو بھی نکلنا چاہیے تھا۔ دوسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچا کر انہوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کی فکر میں رہے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٤٢) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ؓ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَقَالَ:

عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے باپ ابو حازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے سہل بن سعد ؓ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا چہرہ

جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ. [بخاری: ۲۹۱۱، ۴۰۷۵، ۵۷۲۲]

مبارک زخمی ہوا اور آپ ﷺ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ کے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی صاحبزادی خود خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پر پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون زیادہ بہتا ہے تو انہوں نے ایک بوریئے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔



(٤٦٤٣) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَا ذَا دُوْوِيَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ: وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ:۔ مَكَانَ هُشِمَتْ:۔ كُسِرَتْ.

[بخاری: ۲۹۰۳، ۴۰۷۵، ۵۷۲۲]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا: میں جانتا ہوں قسم اللہ کی اس شخص کو جو آپ ﷺ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔



(٤٦٤٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ: اُصِيْبَ وَجْهُهُ وَفِيْ حَدِيْثِ بْنِ مُطَرِّفٍ: جُرِحَ وَجْهُهُ. [بخاری: ۲۴۳، ۳۰۳۷، ۵۲۴۸؛ ترمذی: ۲۰۸۵؛ ابن ماجہ: ۳۴۶۴]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٤٦٤٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ ﷺ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾.

[۳/ آل عمران: ۱۲۸]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا۔ آپ ﷺ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''کیسے فلاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر ﷺ کو اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا ان کو اللہ کی طرف۔'' اس وقت یہ آیت اتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ چاہے ان کو معاف کرے چاہے عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔



فائدہ: حضرت ﷺ نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کر ان کی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو بتلایا کہ تم کو کارخانہ الٰہی میں کوئی اختیار نہیں ہے اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب ہی کیا۔ دنیا میں تباہ و برباد اور ذلیل و خوار ہوئے۔ مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکل گیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بددعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

(٤٦٤٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ)).

[بخاري: ٣٤٧٧، ٦٩٢٩؛ ابن ماجه: ٤٠٢٥]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے: "یا اللہ! میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں۔ (سبحان اللہ نبوت کے حلیم کا کیا کہنا)



(٤٦٤٧) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِيْنِهِ.

[راجع: ٤٦٤٦]

اعمش سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔



بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

باب: جس کو رسول اللہ ﷺ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے۔

(٤٦٤٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا هٰذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)).

[بخاري: ٤٠٧٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اللہ کے رسول کے ساتھ۔" اور آپ ﷺ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ ﷺ نے "بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔" (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہو گا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ ﷺ حد یا قصاص میں ماریں)



بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَذَى الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ.

باب: رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان۔

(٤٦٤٩) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُوْ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا ہوا تھا اور

جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرًا بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ: أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلَى سَلَا جَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِيْ كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ: فَاسْتَضْحَكُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيْلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِيْ مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوْا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ)) وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ سَمَّى صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ . [بخاري: ٢٤٠، ٥٢٠، ٢٩٣٤، ٣١٨٥، ٣٨٥٤، ٣٩٦٠؛ نسائي: ٣٠٦]

ایک دن پہلے ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ابوجہل نے کہا: تم میں سے کون جا کر اس کا بچہ دان لاتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمد ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں، جب وہ سجدے میں جائیں۔ یہ سن کر ان کا بد بخت شقی اٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور رسول اللہ ﷺ جب سجدے میں گئے تو آپ ﷺ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دان رکھ دیا۔ پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرنے لگا۔ میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اس کو آپ ﷺ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ ﷺ سجدے میں ہی رہے۔ آپ ﷺ نے سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر کی تو وہ آئیں، اس وقت لڑکی تھیں اور اس کو پھینکا آپ ﷺ کی پیٹھ سے۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کہا۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی ان پر۔ آپ ﷺ جب دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب اللہ سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ قریش کو ایسی سزا دے۔'' تین بار فرمایا۔ ان لوگوں نے جب آپ ﷺ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ ﷺ کی بددعا سے ڈر گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے۔'' اور ساتویں کا نام مجھ کو یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے) قسم اس کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں ان سب لوگوں کو جن کا آپ ﷺ نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نعشیں گھسیٹ کر گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ہیں) ابواسحٰق نے کہا: ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپ ﷺ کی پشت پر رکھ دی تو آپ ﷺ نماز کیسے پڑھتے رہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اس واسطے کہ مینگنی اور رطوبت اس کے بدن کی پاک ہے اور او جھڑی میں یہی چیزیں ہوتی ہیں نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوبر پاک ہے۔ ہمارا اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کا جواب ضعیف اور باطل ہے اس لیے کہ او جھڑی یا بچہ دان میں خون بھی لگا رہتا ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے۔اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزا۔ عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر کیا رکھا گیا ہے اس لیے آپ ﷺ سجدہ میں مصروف رہے۔ انتہٰی۔
بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرانے کے لیے اس وقت وہ قریب تھا جوانی کے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٤٦٥٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِذْجَآءَ ہٗ عُقْبَةُ بْنُ اَبِىْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ فَجَآءَ تْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِىْ مُعَيْطٍ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَىَّ بْنَ خَلَفٍ)) شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِىْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ اَوْ صَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِى الْبِئْرِ. [راجع:٤٦٤٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور آپ ﷺ کے گرد قریش کے چند لوگ تھے' اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لے کر اور آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی، آپ ﷺ نے اپنا سر نہیں اٹھایا، پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بددعا کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا، مارے گئے بدر کے دن اور کنویں میں پھینک دیے گئے مگر امیہ یا ابی اس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اس لیے وہ کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: آپ ﷺ کی دعا ان کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گڑھے میں پھینکے گئے ذلت سے' دفن نہیں ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں پھینک دیا جائے مگر جس صورت میں اس کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ حبش میں جا کر مرا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مراد ان میں سے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق انطبیہ میں آکر رسول اللہ ﷺ نے اس کو قتل کرایا۔ انتہٰی۔

(٤٦٥١) عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ زَادَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ! عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثًا وَذَكَرَ فِيْهِمُ الْوَلِيْدَ ابْنَ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَّلَمْ يَشُكَّ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَنَسِيْتُ السَّابِعَ. [راجع:٤٦٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یا اللہ! سمجھ لے قریش سے۔ یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے۔ یا اللہ! تو سمجھ لے قریش سے۔'' اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کے نام میں شک نہیں ابو اسحاق نے کہا: ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٥٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فِيْهِمْ اَبُوْجَهْلٍ وَّاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بددعا کی قریش کے چھ آدمیوں کے لیے ابوجہل اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبداللہ بن

وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ ! لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى عَلٰى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا. [راجع:٤٦٤٩]

مسعود رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر میں پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیوں کہ وہ گرمی کا دن تھا۔



(٤٦٥٣) أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ: ((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَا لِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلٰى مَا أَرَدْتُّ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلٰى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَائِيلُ عليه السلام فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ ' قَالَ : فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ [إِنْ شِئْتَ] أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ)) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلْ أَرْجُو أَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)).

[بخاری: ٣٢٣١، ٧٣٨٩]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گزرا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا میں نے عبد یا لیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنی اس سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا۔ میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا، پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں سے نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا۔ دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہٗ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا' سلام کیا اور کہا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو' میں سنوں' پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابو قبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان پر ملا دوں (اور ان کو پیس کر رکھ دوں) رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''(میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اسی کو پوجیں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔'' (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ ﷺ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور آپ ﷺ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے)۔

(٤٦٥٤) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رضي الله عنه قَالَ : دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ

جندب بن سفیان سے روایت ہے' کسی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کی انگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ہے تو مگر ایک

تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ: ((هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ)).

[بخاری: ۲۸۰۲، ۶۱۴۶؛ ترمذی: ۳۳۴۵]

انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی۔“ (مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گزرا)

(۴۶۵۵) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهُ. [راجع:۴۶۵۴]

اسود بن قیس سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ غار میں تھے (قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ ﷺ کی انگلی کو ٹھوکر لگی۔

(۴۶۵۶) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَبْطَاَ جِبْرَائِيْلُ علیہ السلام عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَ الضُّحٰى ○ وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى.﴾ [۹۳/ والضحیٰ:۱-۳]

[بخاری: ۱۱۲۵، ۴۹۸۳، ۴۹۵۰؛ ترمذی: ۳۳۴۵]

جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جبرائیل علیہ السلام نے چندروز کی دیر کی آپ ﷺ کے پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد ﷺ کو۔ اسی وقت یہ سورت اتاری اللہ تعالیٰ نے ”قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لے، نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ہی ناراض ہوا۔“



(۴۶۵۷) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ! اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالضُّحٰى ○ وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى.﴾ [راجع:۴۶۵۶]

اسود بن قیس سے روایت ہے، میں نے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے، پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابوسفیان کی بہن، ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی، اے محمد ﷺ! میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطان نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری ﴿والضحیٰ﴾ اخیر تک اس کے معنی اوپر گزرے۔



(۴۶۵۸) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا. [راجع:۴۶۵۶]

اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ دونوں حدیثوں کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابٌ فِيْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَبْرِهٖ عَلٰى اَذَى الْمُنَافِقِيْنَ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر صبر کرنے کا بیان۔

(۴۶۵۹) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ اِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَهُ اُسَامَةَ وَهُوَ يَعُوْدُ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے، اس پر ایک پالان تھا، اور نیچے اس کے ایک چادر تھی فدک کی۔ (فدک ایک مشہور شہر تھا مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ ﷺ کے

سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فِيهِمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَاَيُّهَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِيْ مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: اغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ: فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّتَوَاثَبُوْا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((اَيْ سَعْدُ! اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُوْحُبَابٍ)) يُرِيْدُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا! قَالَ : اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَاصْفَحْ فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّاللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَارَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ . [بخاري: ٢٩٨٧، ٤٥٦٦، ٥٦٦٣، ٥٩٦٤، ٦٢٠٧، ٦٢٥٤]

پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زید تھے، آپ ﷺ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پوچھنے کے لیے، ان کی بیماری میں 'بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ گزرے ایک مجلس پر جس میں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب اس مجلس میں جانور کی گرد پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہم پر' رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے ان کو بلایا اللہ کی طرف اور ان کو قرآن سنایا۔ عبداللہ بن ابی نے کہا: اے شخص! اس سے اچھا کچھ نہیں یا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے اگر تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے ٹھکانے کو' پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصہ سناؤ۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کو ضرور سنایئے ہماری مجلسوں میں کیوں کہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ ﷺ اس جھگڑے کو دباتے تھے۔ آخر آپ ﷺ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سعد! تم نے نہیں سنیں ابوحباب کی باتیں (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) اس نے ایسی ایسی باتیں کہیں۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ ﷺ اور درگزر کیجیے قسم اللہ کی، اللہ نے آپ ﷺ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہنا دیں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنی اس کو بادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ ﷺ کو دیا گیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اس سے یہ کرایا جو آپ ﷺ نے دیکھا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا۔

فائدہ: اور وہ موذی مرتے دم تک منافق ہی رہا' کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ ﷺ نے اس کو کبھی نہ ستایا بلکہ اس کی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے میں اور جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے کی درخواست پر آپ ﷺ نے اپنا کرتہ دیا اس کو پہنانے کو۔

(٤٦٦٠) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ: وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ.

[راجع: ٤٦٥١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اور اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبداللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

(٤٦٦١) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ اَتَيْتَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ: فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ وَهِيَ اَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: اِلَيْكَ عَنِّيْ فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ اَذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَطْيَبُ رِيْحًا مِّنْكَ قَالَ: فَغَضِبَ لِعَبْدِاللّٰهِ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ: فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَصْحَابُهٗ قَالَ: فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَبِالْاَيْدِيْ وَبِالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِمْ: ﴿وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾. [بخاری: ٢٦٩١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ سے لوگوں نے عرض کیا۔ کاش! آپ ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوت دیتے اسلام کی) آپ ﷺ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی' جب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے تو وہ بولا: جدا رہ مجھ سے قسم اللہ کی آپ ﷺ کے گدھے کی بو نے مجھے پریشان کر دیا۔ ایک انصاری بولا: قسم اللہ کی آپ ﷺ کے گدھے کی بو تیری بو سے بہتر ہے۔ یہ سن کر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور لڑائی ہوئی لکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت ﴿وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ [۴۹/الحجرات:۹] ان کے باب میں اتری" یعنی اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں میل کرادو" اخیر تک۔

بَابُ قَتْلِ اَبِيْ جَهْلٍ.

باب: ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان۔

(٤٦٦٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ؟)) فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ: اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ؟ فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ قَالَ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ: وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ: قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ؟

[بخاری: ٣٩٦٢، ٣٩٦٣، ٤٠٢٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی۔" یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا کہ ٹھنڈا ہو گیا ہے (یعنی موت کے قریب ہے) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑی اور کہا: تو ابوجہل ہے وہ بولا: کیا تم زیادہ ہوا اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابومجلز نے کہا: ابوجہل نے کہا: کاش! کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصاری تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشتکار اور کسان ہوئے۔ ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے پوچھا: کس کی فتح ہوئی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی پھر اس کا سر کاٹ کر حضرت ﷺ کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپ ﷺ شکر الٰہی بجالائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔

(٤٦٦٣) عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّعْلَمُ لِيْ مَا فَعَلَ اَبُوْجَهْلٍ؟)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ اَبِيْ مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ اِسْمَاعِيْلُ. [راجع:٤٦٦٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْيَهُوْدِ.

باب: کعب بن اشرف یہود کے سرغنہ کے قتل کا بیان۔

(٤٦٦٤) عَنْ جَابِرٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ)) قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: ائْذَنْ لِيْ فَلْاَ قُلْ: قَالَ ((قُلْ)) فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ اَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ: وَاَيْضًا وَاللّٰهِ! لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ: اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْاٰنَ وَنَكْرَهُ اَنْ نَّدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ اَمْرُهُ قَالَ: وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ تُسْلِفَنِيْ سَلَفًا قَالَ: فَمَا تَرْهَنُنِيْ قَالَ: مَا تُرِيْدُ قَالَ: تَرْهَنُنِيْ نِسَآءَ كُمْ قَالَ: اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ اَنَرْهَنُكَ نِسَآءَ نَا قَالَ: تَرْهَنُوْنِيْ اَوْلَادَ كُمْ قَالَ: يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ: رُهِنَ فِيْ وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ: فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَاَبِيْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ: فَجَآءُ وْا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو، بیشک اس نے ستا رکھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو۔“ (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضور ﷺ سے لڑنے کی' پھر مدینہ میں آ کر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کہنا شروع کیں اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ ﷺ کی۔) محمد بن مسلمہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ میں مار ڈالوں اس کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“ محمد بن مسلمہ نے کہا: تو اجازت دیجئے مجھ کو کہنے کی (یعنی میں اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کروں گو ظاہر میں آپ ﷺ کی برائی بھی ہوتا کہ وہ میرا اعتبار کرے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہہ“ (جو مصلحت ہو۔) پھر محمد بن مسلمہ نے کعب سے باتیں کیں۔ اپنا اور حضور ﷺ کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے، (یہ تعریض ہے جس کا ظاہری معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کیے اور ان کے بجالانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا' ابھی اور قسم اللہ کی تم کو تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: اب تو ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کو چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے

فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ : قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ: امْرَأَةٌ لَهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ : إِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدٌ [بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ [وَ] أَبُوْ نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْدُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنِّي إِذَا جَآءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِيْ إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُوْنَكُمْ قَالَ : فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوْا : نَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الطِّيْبِ قَالَ : نَعَمْ تَحْتِيْ فُلَانَةُ هِيَ أَعْطَرُ نِسَآءِ الْعَرَبِ قَالَ : فَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ : نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أَعُوْدَ قَالَ : فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ: دُوْنَكُمْ قَالَ: فَقَتَلُوْهُ .

[بخاری: ۲۵۱۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، ۴۰۳۷؛ ابو داود: ۲۷٦۸]

جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو۔ کعب نے کہا: اچھا تم کیا چیز گروی کرو گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو۔ کعب نے کہا: اپنی عورتیں گروی کرو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیوں کر گروی کریں۔ کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گروی رکھو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کھجور کے دو وسق پر گروی ہوا تھا۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی کریں گے (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لے کر اس مردود کے پاس جا سکیں اور اس کو قتل کریں) کعب نے کہا: اچھا' پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس) کو اور ابو عبس بن جبر عبدالرحمن اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضائی بھائی تھے وہ بھی گئے۔ یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو۔ وہ اترا اپنے بالا خانے پر سے) سوائے عمرو کے دوسروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا: یہ آواز تو خونی آواز معلوم ہوتی ہے کعب نے کہا: واہ! یہ تو محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی اور ابو نائلہ ہیں۔ (امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی۔ ابو نائلہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا: واہ! یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دودھ شریک بھائی ابو نائلہ ہیں۔ اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے کے لیے بھی اس کو بلایا جائے تو چلا آئے محمد نے (اپنے یاروں سے) کہا: جب کعب آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تھام لوں تو تم اپنا کام کرنا۔ پھر کعب اترا، چادر کو بغل کے تلے کیے ہوئے، ان لوگوں نے کہا: کیسی عمدہ خوشبو ہے جو تم میں سے آ رہی ہے۔ کعب نے کہا: ہاں! میرے پاس فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں، کعب نے کہا: اچھا۔ محمد نے اس کا سر سونگھا' پھر پکڑ کر سونگھا' پھر کہا: اگر اجازت دو

تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھاما اور ساتھیوں سے کہا: لو انہوں نے اس کو تمام کیا۔



فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہوں نے مکر اور فریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور برا کہتا تھا اور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو مدد نہ دوں گا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہوا۔ اور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلاف عہد نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنی دغا) تھا۔ انہوں نے اس کی گردن ماری کیوں کہ غدر جب ہوتا کہ امان دے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں۔

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ .

باب: خیبر کی لڑائی کا بیان۔

(٤٦٦٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَزَا خَيْبَرَ قَالَ : فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَكِبَ أَبُوْطَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيْفُ أَبِيْ طَلْحَةَ فَأَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَانْحَسَرَ الْإِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَإِنِّيْ لَأَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ : ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ : وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: وَالْخَمِيْسُ قَالَ: وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً . [راجع: ٣٤٩٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے میں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ان کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو چھو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے تہ بند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بستی میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اکبر! خراب ہوا خیبر۔ ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو برا ہے دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے۔'' تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ پہنچے لشکر کے ساتھ۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا۔



فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر نہیں ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت میں کئی حدیثیں آئی ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل ہے کہ یہاں بلا اختیار ران کھل گئی دوڑنے کی وجہ سے اور انس رضی اللہ عنہ کی نظر یکا یک اس پر پڑی۔ انتہیٰ۔

(٤٦٦٦) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِيْ طَلْحَةَ رضي الله عنه يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِيْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَأَتَيْنَاهُمْ حِيْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوْا مَوَاشِيَهُمْ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا۔ پھر ہم ان کے پاس پہنچے آفتاب نکلتے ہی۔ انہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا اور کلہاڑیاں اور زنبیلیں اور کدالیں (یا رسیاں درخت پر چڑھنے کی) لے

وَخَرَجُوْا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) قَالَ: فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ [راجع:۳۵۰۰]

کر نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد ﷺ آ پہنچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خراب ہوا خیبر، ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔“ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے شکست دی ان کو۔



(٤٦٦٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ: ((اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.))

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ خیبر میں پہنچے تو یہ کہا: ”ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بُری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے۔“

فائدہ: معنی اس کے اوپر گزرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ ﷺ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کونچے وقت فرمایا۔ ﴿وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں یا مزاح اور دل لگی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے۔

(٤٦٦٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَكْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْا بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَّكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَا قَيْنَا
وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّآ اِذَا صِيْحَ بِنَا اَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ هٰذَا السَّآئِقُ؟)) قَالُوْا: عَامِرٌ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ: فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ)) قَالَ: فَلَمَّا

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے۔ ایک شخص ہم میں سے بولا: اے عامر بن اکوع! (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر نہیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبرائے (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شعر سب برے نہیں ہوتے، اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے، وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سفر میں یہ مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کو خوش کرنے کے لیے۔ اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی)

تو ہدایت گر نہ کرتا اے اللہ! کب نماز وصدقہ ہم کرتے ادا۔ ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا۔ بخش دے ہم سے ہوئیں جو کچھ خطا۔ کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا۔ دے ہمارے پاؤں کو وہاں پر جما۔ اور تسلی اور تشفی دے خدا۔ ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہیں سدا۔

صبح تڑکے کافروں نے غل کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہانکنے والا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن الاکوع۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ ایک شخص بولا: اب وہ ضرور شہید ہوگا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا: پھر ہم خیبر میں پہنچے اور ہم نے خیبر والوں کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی، بعد اس کے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ

أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ؟ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ يُوْقِدُوْنَ؟)) قَالُوْا: عَلٰى لَحْمٍ قَالَ: ((أَيُّ لَحْمٍ؟)) قَالُوْا: لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيْقُوْنَهَا وَيَغْسِلُوْنَهَا؟ قَالَ: ((أَوْ ذَاكَ)) قَالَ: فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيْهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ ؓ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِيْ فَلَمَّا رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاكِتًا قَالَ: ((مَا لَكَ)) قُلْتُ لَهُ: فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ زَعَمُوْا أَنَّ عَامِرًا ؓ حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَهُ)) قُلْتُ: فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: ((كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ)) وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ((إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ)) وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا مِنَ الْحَدِيْثِ فِيْ حَرْفَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ: وَأَلْقِ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا .

[بخاري: ٢٤٧٧، ٤١٩٦، ٥٤٩٧، ٦١٤٨، ٦٣٣١، ٦٨٩١؛ ابن ماجه: ٣١٩٥؛ وانظر في مسلم: ٥٠١٨]

نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھوں۔'' سلمہ ؓ نے کہا: جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگارے جلائے آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ انگار کیسے ہیں اور کیا پکاتے ہیں۔'' تو انہوں نے کہا: گوشت پکاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس کا گوشت۔'' انہوں نے کہا: بستی کے گدھوں کا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہادو ان کو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو۔'' ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ اگر گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو ڈالیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی کرو۔'' (تو بعد میں آپ ﷺ کی رائے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پھر جب صف باندھی لوگوں نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤں میں مارنے لگے تلوار خود ان کے لوٹ کر لگی گھٹنے میں اور وہ مر گئے اس زخم سے۔ جب لوگ لوٹے تو سلمہ ؓ نے کہا: وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو چپ چپ دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے سلمہ! تیرا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر صدقے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون کہتا ہے؟'' میں نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے غلط کہا۔ عامر کو دوہرا ثواب ہوا۔'' (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت میں) اور مجاہد ہے (یعنی جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اس کے مثل (یا اس کے مشابہ کوئی عرب کم ہوگا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اللہ پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آ سکے اور اللہ تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آ سکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا۔ جیسے کہتے ہیں قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کروں تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے اللہ کی نسبت نہیں کہہ سکتے۔ یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے۔ اور بخاری کی روایت میں تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخش دے ہمارے گناہ۔ ہم تیرے فدا ہوں جب تک جئیں اور آٹھویں مصرع کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ ﷺ لڑائی کے موقع میں کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞ گزشتہ سے پیوستہ) اس لیے انہوں نے ایسا ہی کہا یہ بھی آپ ﷺ کا ایک معجزہ تھا۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح میں گزرا۔ اور مالکیہ جو قائل ہیں اس کی اباحت کے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کیوں کہ حاجت تھی گدھوں کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا۔

(٤٦٦٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ رضی اللہ عنہ قِتَالًا شَدِيْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ وَشَكُّوْا فِيْهِ رَجُلٌ مَاتَ فِيْ سِلَاحِهِ وَشَكُّوْا فِيْ بَعْضِ اَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ: فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ائْذَنْ لِيْ اَنْ اَرْجُزَ بِكَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ: قَالَ: فَقُلْتُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقْتَ))

وَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ: فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ هٰذَا؟)) قُلْتُ: قَالَهُ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ: رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَاَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ مِثْلَ ذٰلِكَ

ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر۔ اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی، وہ مر گیا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے اس کے باب میں گفتگو کی اور شکایت کی اس کے باب میں۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیجیے رجز پڑھنے کی (رجز وہ موزوں کلام سے ایک بحر ہے شعر کی) آپ ﷺ نے اجازت دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے معلوم ہے جو تم کہو گے۔ پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ ”قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا ہم کو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سچ کہا تو نے۔“ پھر میں نے کہا: ”اتار اپنی رحمت ہم پر اور جما دے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں سے۔ اور مشرکوں نے ہجوم کیا ہم پر“ جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کس کا کلام ہے۔“ میں نے عرض کیا میرے بھائی کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ بعض لوگ تو اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے مرا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا۔“ ابن شہاب نے کہا: میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی۔ صرف اس نے یہ کہا کہ جب میں نے یہ کہا کہ بعض لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دوہرا ثواب ہے۔“ اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے۔

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ : إِنَّ نَاسًا يَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ. [ابوداود: ٢٥٣٨؛ نسائی: ٣١٥٠]

○ ○ ○ ○

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ .

باب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان۔

(٤٦٧٠) عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((وَاللّٰهِ ! لَوْلَا اَنْتَ مَااهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
قَالَ: وَرُبَّمَا قَالَ:
اِنَّ الْمَلَا قَدْ اَبَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ . [بخاری:٢٨٣٦، ٢٨٣٧، ٤١٠٤، ٧٢٣٦]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ احزاب کے دن ہمارے ساتھ تھے مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپ ﷺ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا۔ آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: ”قسم اللہ تعالیٰ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتار اپنی رحمت کو ہم پر ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے۔ اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے ان کے“ اور یہ آپ ﷺ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کے وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں میں شریک ہونا چاہیے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانے کے بعض بیوقوف ٹٹ پونجئے امیر جن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھلانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹھانے میں عار کریں سلام علیک کرنے سے وہ خفا ہوں، سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہوں، پھر کاہے کے مسلمان ہیں، علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں مرتد ہیں، ملعون ہیں۔ معاذ اللہ من ذالک۔

(٤٦٧١) عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا)). [راجع: ٤٦٧٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجوم کیا ہم پر اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے)

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخش

اللّٰهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ.))

[بخاری: ۳۷۹۷، ۴۰۹۸]

دے تو مہاجرین اور انصار کو۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: زہے قسمت ان مہاجرین اور انصار کی واللہ رسول اللہ ﷺ اور اللہ جل جلالہٗ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر یہ لذت انہی کو ہے جو جانتے ہیں۔

(٤٦٧٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ))

[بخاری: ۳۷۹۵، ۶۴۱۳]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یا اللہ! نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔"

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ ! اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ)) قَالَ شُعْبَةُ اَوْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَه فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ)) [بخاری: ۳۷۹۵؛ ترمذی: ۳۸۵۷]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: "یا اللہ! عیش آخرت ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر۔"

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٥) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ ! لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ وَفِيْ حَدِيْثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے یا اللہ! نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی۔ اور شیبان کی روایت میں ہے بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٧٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ.))

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔ یا اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ غَزْوَةِ ذِىْ قَرَدٍ وَغَيْرِهَا .

باب: ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان۔

(٤٦٧٧) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ:

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور

خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْعٰى بِذِيْ قَرَدٍ قَالَ: فَلَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: مَنْ اَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطَفَانُ قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ! قَالَ: فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ بِذِيْ قَرَدٍ وَقَدْ اَخَذُوْا يَسْقُوْنَ مِنَ الْمَآءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ: وَجَآءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَآءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ! مَلَكْتَ فَاَسْجِعْ)) قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ.

[بخاري:٣٠٤١، ٤١٩٤]

آپ ﷺ کی دودھیلی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعض نے کہا ۶ ہجری میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام ملا۔ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی دودھیلی اونٹنیاں جاتی رہیں۔ میں نے پوچھا: کس نے لیں۔ اس نے کہا: غطفان نے (جو ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی)۔ یہ سن کر میں تین بار چلایا یاصباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا۔ پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں نے ان لٹیروں کو ذی قرد میں پایا۔ انہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کیے اور میں تیرانداز تھا اور کہتا جاتا تھا۔ اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ میں رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اونٹنیاں ان سے چھڑا لیں بلکہ اور تیس چادریں ان کی چھینیں اور رسول اللہ ﷺ اور لوگ بھی آ گئے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ان لٹیروں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا ہے۔ وہ پیاسے ہیں، اب ان پر لشکر کو بھیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزیں لے چکا۔ اب جانے دے۔" سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھلایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے۔

فائدہ: یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں اکوع کا بیٹا ہوں، جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے، آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیا ہے کس نے رذیل کا، یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپنے سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے۔

(٤٦٧٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهِ خَمْسُوْنَ شَاةً لَا تُرْوِيْهَا قَالَ: فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاِمَّا دَعَا وَاِمَّا بَصَقَ فِيْهَا قَالَ: فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ: ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِيْ اَصْلِ

ابن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو ہم چودہ سو آدمی تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں پچاس بکریاں تھیں جن کو کنویں کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا (یعنی ایسا کم پانی تھا کنویں میں) پھر رسول اللہ ﷺ کنویں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ ﷺ نے دعا کی یا تھوکا کنوے میں وہ اس وقت ابل آیا۔ پھر ہم نے جانوروں کو پانی پلایا اور خود بھی پیا۔ بعد اس کے حضور ﷺ نے ہم کو بلایا بیعت کے لیے درخت کی جڑ میں (اسی

الشَّجَرَةِ قَالَ: فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ: ((بَايِعْ يَا سَلَمَةُ!)) قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَّلَ النَّاسِ قَالَ: ((وَأَيْضًا)) وَرَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَزِلًا- يَعْنِيْ -لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ- قَالَ فَأَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَجَفَةً أَوْدَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ النَّاسِ قَالَ: ((أَلَا تُبَايِعُنِيْ يَا سَلَمَةُ!)) قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فِيْ أَوَّلِ النَّاسِ وَفِيْ أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ: ((وَأَيْضًا)) قَالَ: فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((يَا سَلَمَةُ! أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْدَرَقَتُكَ الَّتِيْ أَعْطَيْتُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقِيَنِيْ عَمِّيْ عَامِرٌ عَزِلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ: الْأَوَّلُ اللّٰهُمَّ! أَبْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِيْ بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ: كُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ أَسْقِيْ فَرَسَهُ وَأَحُسُّهُ وَأَخْدُمُهُ وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ أَهْلِيْ وَمَالِيْ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهِ ﷺ قَالَ: فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ مَكَّةَ وَ اخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِيْ أَصْلِهَا قَالَ: فَأَتَانِيْ أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوْا يَقَعُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلٰى شَجَرَةٍ أُخْرٰى وَعَلَّقُوْا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوْا فَبَيْنَمَاهُمْ

درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہیں اور اس درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ﴾ [۴۸/الفتح:۱۰] اخیر تک) میں نے سب سے پہلے لوگوں میں آپ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ بیعت لیتے رہے لیتے رہے، یہاں تک کہ آدھے آدمی بیعت کر چکے۔ اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ بیعت کر۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! میں تو آپ ﷺ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر سہی'' اور آپ ﷺ نے مجھے نہتا (بے ہتھیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی پھر آپ ﷺ بیعت لینے لگے، یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! مجھ سے بیعت نہیں کرتا۔'' میں نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! میں تو آپ ﷺ سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں' پھر بیچ کے لوگوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر سہی' غرض میں نے تیسری بار آپ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا چچا عامر مجھے ملا، وہ نہتا تھا میں نے وہ پھر اس کو دے دی۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری مثال اس اگلے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ! مجھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی جان سے زیادہ چاہوں۔'' پھر مشرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی، سلمہ نے کہا: میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا، ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا، ان کی پیٹھ کھجاتا، ان کی خدمت کرتا، انہی کے ساتھ کھانا کھاتا اور میں نے اپنا گھر بار دھن دولت سب چھوڑ دیا تھا، اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ہم میں ہر ایک دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانٹے جھاڑے اور جڑ کے پاس لیٹا۔ اتنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور لگے جناب رسول اللہ ﷺ کو برا کہنے۔ مجھے غصہ آیا، میں دوسرے درخت کے نیچے چلا گیا، انہوں نے اپنے ہتھیار

كَذٰلِكَ إِذْ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِيْ يَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ! قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰى أُولٰئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُوْدٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِيْ يَدِيْ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: وَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ! لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِيْ فِيْهِ عَيْنَاهُ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوْقُهُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَجَاءَ عَمِّيْ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ: مِكْرَزٌ يَقُوْدُهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((دَعُوْهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ)) فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِيْنَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِيْ لِحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ رَقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيْعَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ: فَرَقِيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيْهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ خُذْ هٰذَا

لٹکائے اور لیٹ رہے، وہ اسی حال میں تھے کہ یکا یک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی، دوڑو اے مہاجرین! ابن زنیم (صحابی) مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونتی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا، وہ سو رہے تھے، ان کے ہتھیار میں نے لے لیے اور گٹھا بنا کر ایک ہاتھ میں رکھے، پھر میں نے کہا: قسم اس کی جس نے عزت دی حضرت محمد ﷺ کے منہ کو، تم میں سے جس نے سر اٹھایا، میں ایک ماردوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا گھوڑے پر، جس پر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا۔ پھر فرمایا: چھوڑ دو ان کو۔ مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہونے دو۔ پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو۔'' (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو ماریں تو صلح کے بعد ہماری طرف سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہیں دو بار تب ہم کو بدلہ لینا برا نہیں) آخر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ﴾ [٤٨/الفتح:٢٤] اخیر تک ''یعنی اس اللہ نے ان کے ہاتھوں کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو روکا ان سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دے چکا تھا تم کو ان پر۔'' پھر ہم لوٹے مدینہ کو، راہ میں ایک منزل پر اترے، جہاں ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اس شخص کے لیے جو اس پہاڑ پر چڑھ جائے رات کو اور پہرہ دے آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے اصحاب کا۔ سلمہ نے کہا: میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا (اور پہرہ دیتا رہا) پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنیاں اپنے رباح غلام کو دیں اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، طلحہ کا گھوڑا لیے ہوئے چراگاہ میں پہنچانے کے لیے ان اونٹنیوں کے ساتھ، جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری (مشرک) نے آپ ﷺ کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا

الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ اَغَارُوْا عَلٰى سَرْحِهٖ قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهْ! ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ اَقُوْلُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَأَصُكُّ سَهْمًا فِيْ رَحْلِهٖ حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ اِلٰى كَتِفِهٖ قَالَ: قُلْتُ: خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ فَاِذَا رَجَعَ اِلَيَّ فَارِسٌ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِيْ اَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهٗ فَعَقَرْتُ بِهٖ حَتّٰى اِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوْا فِيْ تَضَايُقِهٖ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّيْهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ: فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ اَتْبَعُهُمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا خَلَّفْتُهٗ وَرَآءَ ظَهْرِيْ وَخَلَّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ حَتّٰى أَلْقَوْا اَكْثَرَمِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَثَلَاثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى اَتَوْا مُتَضَايِقًا مِّنْ ثَنِيَّةٍ فَاِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوْا يَتَضَحَّوْنَ ـيَعْنِيْ يَتَغَدَّوْنَ ـ وَجَلَسْتُ عَلٰى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ: مَا هٰذَا الَّذِيْ أَرٰى؟ قَالُوْا: لَقِيْنَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللّٰهِ! مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِيْنَا حَتّٰى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ اَيْدِيْنَا قَالَ: فَلْيَقُمْ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ اَرْبَعَةٌ قَالَ: فَصَعِدَ

اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا۔ میں نے کہا: اے رباح! تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ کے پاس پہنچا دے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر کر کہ کافروں نے آپ ﷺ کی اونٹنیاں لوٹ لیں پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یاصباحاہ بعد اس کے میں ان لٹیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع یعنی ''میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے'' پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اس کی کاٹھی میں مارتا جو اس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کاٹھی کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے' پھر قسم اللہ تعالیٰ کی میں برابر تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے تلے آکر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے تنگ راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کیے اور برابران کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کا تھا نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا اور لٹیروں نے اس کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ان سے چھین لیے) سلمہ نے کہا: پھر میں ان کے پیچھے چلا، تیر مارتا ہوا یہاں تک کہ تیس چادروں سے زیادہ اور تیس بھالوں سے زیادہ ان سے چھینیں وہ اپنے تئیں ہلکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ پھینکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیتا پتھر کا تا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے لیں) یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے اور وہاں ان کو بدر فزاری کا بیٹا ملا، وہ سب بیٹھے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور میں ایک چھوٹی ٹیکری کی چوٹی پر بیٹھا۔ فزاری نے کہا: یہ کون شخص ہے۔ وہ بولے اس شخص نے ہم کو تنگ کر دیا۔ قسم اللہ کی اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فزاری نے کہا: تم میں سے چار آدمی اس کو جا کر مار لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آ گئے کہ میری بات سن سکیں تو میں

اِلَيَّ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ: فَلَمَّا اَمْكَنُوْنِيْ مِنَ الْكَلَامِ قَالَ: قُلْتُ: هَلْ تَعْرِفُوْنَنِيْ قَالُوْا: لَا وَمَنْ اَنْتَ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ وَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا اَطْلُبُ رَجُلًا مِّنْكُمْ اِلَّا اَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِيْ رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِيْ قَالَ اَحَدُهُمْ: اَنَا اَظُنُّ قَالَ: فَرَجَعُوْا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ قَالَ: فَاِذَا اَوَّلُهُمُ الْاَخْرَمُ الْاَسَدِيُّ وَعَلٰى اِثْرِهٖ اَبُوْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَعَلٰى اَثَرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ: فَاَخَذْتُ بِعِنَانِ الْاَخْرَمِ قَالَ: فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ قُلْتُ: يَا اَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوْنَكَ حَتّٰى يَلْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ قَالَ: يَاسَلَمَةُ اِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ: فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقٰى هُوَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ: فَعَقَرَ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهٖ وَلَحِقَ اَبُوْقَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَتَبِعْتُهُمْ اَعْدُوْ عَلٰى رِجْلَيَّ حَتّٰى مَا اَرٰى وَرَائِيْ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتّٰى يَعْدِلُوْا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى شِعْبٍ فِيْهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهٗ: ذَاقَرَدٍ لِيَشْرَبُوْا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ: فَنَظَرُوْا اِلَيَّ اَعْدُوْ وَرَاءَهُمْ فَحَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِيْ اَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَاذَاقُوْا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُوْنَ فَيَشْتَدُّوْنَ فِيْ

نے کہا: تم مجھے جانتے ہو۔ انہوں نے کہا: نہیں، میں نے کہا: میں سلمہ ہوں اکوع کا بیٹا (اکوع ان کے دادا تھے لیکن دادا کی طرف اپنے کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر ان کے چچا تھے کیوں کہ وہ اکوع کے بیٹے تھے) قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد ﷺ کے منہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گا مار ڈالوں گا (تیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا، ان میں سے ایک شخص بولا۔ یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر وہ سب لوٹے۔ میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے، سب سے آگے اخرم اسدی تھے ان کے پیچھے ابوقتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی۔ میں نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی، یہ دیکھ کر وہ لیٹرے بھاگے۔ میں نے کہا: اے اخرم تم ان سے بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالیں جب تک رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نہ آ لیں۔ انہوں نے کہا: اے سلمہ! اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک مجھ کو شہادت سے۔ (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ شہید ہوں گا اس سے کیا بہتر ہے) میں نے ان کو چھوڑ دیا، ان کا مقابلہ ہوا عبدالرحمٰن فزاری سے اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمٰن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا، اتنے میں حضرت ابوقتادہ رسول اللہ ﷺ کے شہسوار آن پہنچے اور انہوں نے عبدالرحمٰن کو برچھی مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد ﷺ کے منہ کو میں ان کا پیچھا کئے گیا، میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ ان کا غبار یہاں تک کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی قرد تھا وہ اترے پانی پینے کو پیاسے تھے پھر مجھے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے، اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف۔ میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیر لگا دیا اس کے شانے کی ہڈی میں۔ اور میں نے کہا: لے اس کو اور میں بیٹا ہوں اکوع کا

ثَنِيَّةٍ قَالَ فَأَغْدُوْ فَالْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِيْ نُغْضِ كَتِفِهٖ قَالَ: قُلْتُ : خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ : يَا ثَكِلَتْهُ اُمُّهٗ اَكْوَعُهٗ بُكْرَةَ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهٖ أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ: وَاَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلٰى ثَنِيَّةٍ قَالَ: فَجِئْتُ بِهِمَا اَسُوْقُهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَلَحِقَنِيْ عَامِرٌ بِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَّبَنٍ وَبِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اِسْتَنْقَذْتُهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَلِّنِيْ فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقٰى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ اِلَّا قَتَلْتُهٗ قَالَ : فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فِيْ ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ: ((يَا سَلَمَةُ ! اَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ فَقَالَ: ((اِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِيْ اَرْضِ غَطَفَانَ)) قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ : نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُوْرًا فَلَمَّا كَشَفُوْا جِلْدَهَا رَاَوْا غُبَارًا فَقَالُوْا: اَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوْا هَارِبِيْنَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ)) قَالَ: ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمُ

اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا ہے۔ وہ بولا (اللہ کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اس کی ماں اس پر روئے۔ کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا: ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبح کو تیرے ساتھ تھا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا: ان لٹیروں کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک گھاٹی میں، میں ان گھوڑوں کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا۔ وہاں مجھ کو عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کی لیے ہوئے میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر! سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے سب اونٹ لے لیے ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب برچھی اور چادریں اور بلال رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے چھینی تھی ایک اونٹ نحر کیا اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! دیجیے مجھ کو اجازت لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں ان لٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے جو خبر دے اپنی قوم کو جا کر (یعنی سب کو مار ڈالتا ہوں) یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے، یہاں تک داڑھیں آپ ﷺ کی کھل گئیں انگار کی روشنی میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے سلمہ! تو یہ کر سکتا ہے۔'' میں نے کہا: ہاں! قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو بزرگی دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو اب غطفان کی سرحد میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے۔'' اتنے میں ایک شخص آیا غطفان میں سے۔ وہ بولا: فلاں شخص نے ان کے لیے ایک اونٹ کاٹا تھا وہ اس کی کھال نکال رہے تھے۔ اتنے میں ان کو گرد معلوم ہوئی۔ وہ کہنے لگے لوگ آ گئے تو وہاں سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن ہمارے سواروں میں بہتر سوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور پیادوں میں سب سے

الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَآءَهٗ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ قَالَ : وَكَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ : فَجَعَلَ يَقُوْلُ : أَلَا مُسَابِقٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ؟ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيْدُ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهٗ قُلْتُ: أَمَا تُكْرِمُ كَرِيْمًا وَلَاتَهَابُ شَرِيْفًا؟ قَالَ: لَا اِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ اَنْتَ وَأُمِّيْ ذَرْنِيْ فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ: ((اِنْ شِئْتَ)) قَالَ قُلْتُ: اذْهَبْ اِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ: فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ اَسْتَبْقِيْ نَفْسِيْ ثُمَّ عَدَوْتُ فِيْ اِثْرِهٖ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ اِنِّيْ رَفَعْتُ حَتّٰى أَلْحَقَهٗ فَاَصُكُّهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ : قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ! قَالَ: أَنَا أَظُنُّ قَالَ: فَسَبَقْتُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ : فَوَاللّٰهِ! مَالَبِثْنَا اِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتّٰى خَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجَعَلَ عَمِّيْ عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ - تَاللّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا - وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ اِنْ لَا قَيْنَا - وَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ: أَنَا عَامِرٌ قَالَ: ((غَفَرَلَكَ رَبُّكَ)) قَالَ : وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ يَخُصُّهٗ اِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ: فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَوْ لَا [مَا] مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ

بڑھ کر سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ ہیں۔'' سلمہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو دو حصہ دیئے۔ ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ ہی کو دے دیئے۔ بعد اس کے آپ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت۔ ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جائے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ سے نہیں ڈرتا۔ وہ بولا: نہیں، البتہ رسول اللہ ﷺ کی بزرگی کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، مجھے چھوڑ دیجیے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوڑ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا اگر تیرا جی چاہے۔'' تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیری طرف اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا اور کود پڑا پھر میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر جو دوڑا تو اس سے مل گیا۔ یہاں تک کہ ایک گھونسا دیا میں نے اس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا: قسم اللہ کی اب میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلاعوض اور بعوض میں خلاف ہے) پھر قسم اللہ کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع کیا۔ ''قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پروا نہیں ہوئے تو جما رکھ ہمارے پاؤں کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور اپنی رحمت اور تسلی اتار ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے کہا: عامر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بخشے تجھ کو۔'' سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ اپنے اونٹ پر تھے۔ یا نبی اللہ! آپ ﷺ نے ہم کو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر سے، سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جب ہم خیبر میں آئے تو اس کا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ

قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ: خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُوْلُ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ - قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّيْ عَامِرٌ ؓ - فَقَالَ : قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ عَامِرٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ قَالَ: فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِيْ تُرْسِ عَمِّيْ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ وَكَانَتْ فِيْهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُوْنَ : بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ ذٰلِكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ: ((كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)) ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ إِلَى عَلِيٍّ ؓ وَهُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ تَعَالَى وَرَسُوْلَهُ ﷺ أَوْيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ)) قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلِيًّا ؓ فَجِئْتُ بِهِ أَقُوْدُهُ وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ : فَقَالَ عَلِيٌّ ؓ أَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ أُمِّيْ حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ أُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ

مُجَرَّبٌ + إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ)) "یعنی خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آئیں شعلے اڑاتی ہوئی۔" یہ سن کر میرے چچا عامر نکلے اس کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ رجز پڑھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ عَامِرٌ + شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ۔ "یعنی خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔ پور ہتھیار بند لڑائی میں گھسنے والا۔" پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی تلوار انہی کو آ لگی اور شہ رگ کٹ گئی اسی سے مر گئے۔ سلمہ ؓ نے کہا: پھر میں نکلا تو رسول اللہ ﷺ کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ یہ سن کر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا روتا ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! عامر کا عمل لغو ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کون کہتا ہے۔" میں نے کہا: آپ ﷺ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جھوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اس کو دوہرا ثواب ہے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو حضرت علی ؓ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔" (ابن ہشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا اس کے ہاتھوں پر اور وہ بھاگنے والا نہیں) سلمہ ؓ نے کہا: پھر میں حضرت علی ؓ کے پاس گیا اور ان کو لایا کھینچتا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ + إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ — حضرت علی ؓ نے اس کے جواب میں یہ کہا۔ أَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ أُمِّيْ حَيْدَرَهْ — كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ أُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ — "یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا۔ مثل اس شیر کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے

عَلٰى يَدَيْهِ ﷺ.

(یعنی شیر ببر) نہایت ڈراؤنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں۔ (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا۔ بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھوں پر۔

فائدہ: حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے تو ان کی ماں نے ان کا نام اسد رکھا تھا، اسد کہتے ہیں شیر کو اور مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر کیا تا کہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو۔ اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر میں تھے جب لوٹ کر آئے تو انہوں نے علی رضی اللہ عنہ نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے۔ حیدر حادر سے اور حادر کے معنی سخت اور پرزور' مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے۔

سیرۃ ابن ہشام میں باسناد ابو رافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ ﷺ کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنا نشان دے کر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قلعہ کے قریب پہنچے، تو قلعہ والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑنا شروع کیا، ایک یہودی نے ان پر وار کیا اور ان کی سپر گرا دی۔ انہوں نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اٹھا لیا اور اس کو سپر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک ان کے ہاتھ ہی میں رہا۔ جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے وہ دروازہ پھینک دیا۔ ابو رافع نے کہا: میں اور سات آدمی اور تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو الٹنے کی تو نہ الٹ سکے۔ سبحان اللہ! حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت اللہ دادتھی۔ بڑے بڑے بہادروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعض نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا۔ ابن عبدالبر نے اپنی کتاب دررفی مختصر السیر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ابن عبدالبر نے کہا: ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے۔ پھر روایت کیا انہوں نے اپنی اسناد سے سلمہ بن بریدہ سے۔ ایسا ہی ابن اثیر نے کہا۔ صحیح قول جس پر اکثر اہلحدیث اور اہل سیر متفق ہیں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے۔ انتہٰی۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا: حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن سہل نے' انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کے لیے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: میں جاؤں گا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا جا اور دعا کی یا اللہ! محمد بن مسلمہ کی مدد کر۔ جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک درخت بیچ میں آ گیا اور ہر ایک اس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے' لیکن ہر ایک نے تلوار سے اس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہاں تک کہ دونوں کھل گئے آمنے سامنے اور اس درخت کی صرف جڑ کھڑی رہ گئی' پھر مرحب نے محمد پر حملہ کیا انہوں نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اسی میں اٹک رہی۔ پھر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا۔ ابن اسحاق نے کہا: مرحب کے بعد اس کا بھائی یاسر نکلا اور اس نے پکارا! کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو۔ زبیر بن عوام حضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے۔ صفیہ بنت عبدالمطلب زبیر کی ماں نے حضور ﷺ سے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تیرا بیٹا اللہ چاہے تو اس کو مار ڈالے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیر نے اس مردود کو واصل جہنم کیا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں حضور ﷺ کے چار معجزے منقول ہیں۔ ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا، دوسرے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ دفعتاً اچھی ہو جانا، تیسرے خبر دینا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں بتصریح موجود ہے چوتھی خبر دینا کہ وہ لٹیرے اب غطفان میں ہیں۔ انتہٰی۔

عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا [الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ]
عَنْ عِكْرَمَةَ [بْنِ عَمَّارٍ] بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عکرمہ بن عمار رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس حدیث سے بھی زیادہ تفصیل سے نقل کی ہے۔ اور دوسری میں اسی طرح ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ﴾ الْاٰيَةَ.

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ﴾ کے نزول کا بیان۔

(٤٦٧٩) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ج﴾.

[ابو داود: ٢٦٨٨؛ ترمذی: ٣٢٦٤]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی (٨٠) آدمی مکہ والے رسول اللہ ﷺ کے اوپر اترے تنعیم کے پہاڑ سے، وہ چاہتے تھے آپ ﷺ کو دھوکا دیں اور غفلت میں حملہ کریں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو پکڑ لیا اور قید کیا' بعد اس کے آپ ﷺ نے چھوڑ دیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ﴾۔ یعنی اللہ وہ ہے جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جانے کے بعد ان پر۔

بَابُ غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ.

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا۔

(٤٦٨٠) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خَنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَاٰهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذِهٖ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خَنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا هٰذَا الْخَنْجَرُ؟)) قَالَتِ: اتَّخَذْتُهُ اِنْ دَنَا مِنِّيْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ام سلیم رضی اللہ عنہا (ان کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا، وہ ان کے پاس تھا، یہ ابوطلحہ نے دیکھا تو عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے۔ ام سلیم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اگر کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنسے۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے سوا جو لوگ چھوٹے ہیں (فتح مکہ کے روز) ان کو مار ڈالیے انہوں نے شکست پائی آپ ﷺ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! کافروں کے شر کو اللہ تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا۔" (اب تیرے خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٤٦٨١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ قِصَّةِ اُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِ ثَابِتٍ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٦٨٢) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور چند انصار

اللهِ ﷺ يَغْزُوْ بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَآءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى . [ابوداود: ۲۵۳۱؛ ترمذی: ۱۵۷۵]

کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے تھے، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں نکلنا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے۔ اور یہ دوا وہ اپنے محرموں کی کریں یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے انتھیٰ۔

(٤٦٨٣) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَبُوْطَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ: وَكَانَ اَبُوْطَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ: انْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ: وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ! لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا وَاُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ.

[بخاری: ۱۸۸۰، ۳۸۱۱، ٤٠٦٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیا اور ابوطلحہ آپ ﷺ کے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ ﷺ پر کیے ہوئے تھے اور ابوطلحہ بڑے تیرانداز تھے، ان کی اس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلتا آپ ﷺ اس سے فرماتے: ”یہ تیر رکھ دے ابوطلحہ کے لیے۔“ اور آپ ﷺ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابوطلحہ کہتے: اے نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ گردن مت اٹھائیے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ ﷺ کے لگ جائے، میرا گلا آپ ﷺ کے گلے کے برابر رہے (یعنی ابوطلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا اگر کوئی تیر وغیرہ آئے تو مجھ کو لگے) انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے) اور میں ان کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر، پھر ان کو لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگھ سے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اس سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی جان نثاری اور وفاداری بے حد ثابت ہوتی ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابودجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کی طرف کر کے آپ ﷺ پر آڑ کر لی تھی اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مارا اے سعد! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول اللہ ﷺ خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی، ان کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر رخسارے پر گری، رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا۔ انتھیٰ۔
احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ انہوں نے قصداً انہیں دیکھا بلکہ ان کی نظر پڑ گئی۔

بَابُ النِّسَآءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ اَهْلِ الْحَرْبِ .

(٤٦٨٤) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه: لَوْ لَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَّا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ :اَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِىْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ ؟ وَمَتٰى يَنْقَضِىْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ ؟ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه كَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ ؟ وَقَدْ كَانَ يَغْزُوْبِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلِ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ مَتٰى يَنْقَضِىْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ؟ فَلَعَمْرِىْ اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهٗ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْاَخْذِ لِنَفْسِهٖ ضَعِيْفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَاِذَا اَخَذَ لِنَفْسِهٖ مِنْ صَالِحِ مَا يَاْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ؟ وَاِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ : هُوَ لَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ .

[ابوداود: ٢٧٢٧ ، ٢٧٢٨ ، ٢٩٨٢؛ ترمذی: ١٥٥٦]



باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے۔

یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ (حروری خارجیوں کے سردار) نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضور ﷺ نے ان کی مذمت میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد وصلوۃ کے۔ تم بتلاؤ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ ﷺ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب لکھا تو لکھ کر مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بے شک ساتھ رکھتے تھے، وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی، اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ، ثوری، لیث، شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جائیگا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے۔ اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا، اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ ﷺ بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت مارنا (اس طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر دینے والے کی بعض آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی داڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا (وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ کرتے ہیں تو اس کی یتیمی جاتی رہی۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے خمس کو کس کا ہے؟ تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس ہمارے لیے ہے۔ پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے یتیمی بعد احتلام کے اور اس میں دلیل ہے شافعی، مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن (عمر) زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین میں ہوشیار ہو جائے۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا: جب وہ پچیس برس کا ہو جائے تو اس کا مال اس کے سپرد کر دیں کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آئے تو کب آئے گی انتھٰی مع زیادہ۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: مراد خمس ہے خمس کا جو قرآن سے حق ہے ذوالقربیٰ کا اور علما نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ شافعی رحمہ اللہ کا وہی قول ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے کہ وہ ذوالقربیٰ کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا، اور قوم سے مراد امرائے بنو امیہ ہیں جنہوں نے یہ خمس بھی حضور ﷺ کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا۔ آپ دبالیا۔

(٤٦٨٥) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلِ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ قَتَلَ. وَزَادَ اِسْحَاقُ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ حَاتِمٍ: وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ.

[راجع: ٤٦٨٤]

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا ان سے پوچھتا تھا کئی باتیں، بیان کیا حدیث کو اسی طرح، اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھ کو ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دے مومن کو (یعنی تو پہچان لے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہو گا اور کون سا کافر اور یہ محال ہے۔ اس لیے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے۔)

○ ○ ○ ○

فائدہ: اور ظاہر ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیوں کہ خود قرآن میں موجود ہے ﴿وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ اَمْرِيْ ۭ﴾ [۱۸/الکہف: ۸۲] بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہنچ نہیں سکتا۔ پس لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو ناجائز ہے۔

(٤٦٨٦) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ ابْنُ عَامِرٍ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَعَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ؟ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ لِيَزِيْدَ اكْتُبْ اِلَيْهِ فَلَوْ لَا اَنْ يَقَعَ فِيْ اُحْمُوْقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اُكْتُبْ: اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ؟ وَاِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ

یزید بن ہرمز سے روایت ہے، نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا، پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جائے گا) کون ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا: عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں، جب وہ جہاد میں شریک ہوں؟ تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جتنا امام

عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ؟ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام مِنَ الْغُلَامِ الَّذِیْ قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِیْ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰی يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ؟ وَاِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اِسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰی يَبْلُغَ وَيُوْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِیْ عَنْ ذَوِی الْقُرْبٰی مَنْ هُمْ؟ وَاِنَّا زَعَمْنَا اَنَّا هُمْ فَاَبٰی ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا.

[راجع: ٤٦٨٤]

مناسب جانے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملے گا جیسے عورت کو اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور حکم رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اس کو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جائے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آئے۔ اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو۔ یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

(٤٦٨٧) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ. [راجع:٤٦٨٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



○ ○ ○ ○

(٤٦٨٨) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ قَرَاَ كِتَابَهُ وَحِيْنَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَاللّٰهِ لَوْ لَا اَنْ اَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيْهِ مَاكَتَبْتُ اِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ : فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّكَ سَاَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِی الْقُرْبٰی الَّذِیْ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ؟ وَاِنَّا كُنَّا نَرٰی اَنَّ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ فَاَبٰی ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَاَلْتَ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰی يَنْقَضِیْ يُتْمُهُ ؟ وَاِنَّهُ اِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَاُوْنِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ اِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدِ انْقَضٰی يُتْمُهُ وَسَاَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ اَحَدًا؟ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ

یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو لکھا میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب انہوں نے نجدہ کی کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جائے گا (یعنی حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور اللہ کرے اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنی اس کو خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوالقربیٰ کا حصہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ کون ہیں؟ تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا۔ اور تو نے پوچھا: یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جائے اور اس کو عقل آ جائے اور اس کا مال اس کے سپرد ہو جائے اس کی یتیمی ختم ہو گئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے بچوں کو مارتے تھے؟ تو رسول اللہ ﷺ مشرکوں کے کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مار۔ البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا اور جب انہوں نے لڑکے کو مارا تو خیر اور

اَحَدًا وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ اَحَدًا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِيْنَ قَتَلَهٗ وَسَأَلْتَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَّعْلُوْمٌ اِذَا حَضَرُوا الْبَاْسَ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ سَهْمٌ مَّعْلُوْمٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَ يَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ. [راجع:٤٦٨٤]

تو نے پوچھا: عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگے گا اگر وہ لڑائی میں شریک ہوں تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت میں سے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٨٩) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَاِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ. [راجع: ٤٦٨٤]

یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور پھر کچھ حدیث ذکر کی اور پورا قصہ ذکر نہیں کیا جس طرح دوسری حدیثوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٠) عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى. [ابن ماجه: ٢٨٥٦]

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں رہی، میں مردوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی اور زخمیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩١) عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ [نَحْوَهٗ] [راجع:٤٦٨٣]

ہشام بن حسان نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے۔

(٤٦٩٢) عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى قَالَ: فَلَقِيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَبْنَ اَرْقَمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ غَيْرُ رَجُلٍ اَوْبَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ رَجُلٌ قَالَ: فَقُلْتُ لَهٗ : كَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ: كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهٗ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا؟ قَالَ: ذَاتُ الْعُسَيْرِ اَوِالْعُشَيْرِ. [بخاری: ٣٩٤٩؛ وانظر فی مسلم:٣٠٣٥]

ابو اسحاق سے روایت ہے' عبداللہ بن یزید استسقاء کی نماز کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، پھر دعا مانگی پانی کے لیے، اس دن میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملا میرے اور ان کے بیچ میں صرف ایک شخص تھا۔ میں نے پوچھا ان سے رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے ہیں؟ انہوں نے کہا: انیس۔ میں نے پوچھا تم کتنے غزوات میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ انہوں نے کہا: سترہ میں۔ میں نے پوچھا: پہلا جہاد کون سا تھا انہوں نے کہا: ذات العسیر یا ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام ہے، سیرۃ ابن ہشام میں اس کو غزوۃ العشیر ہ لکھا ہے۔ اس میں لڑائی نہ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ عشیرہ تک جا کر مدینہ کو پلٹ آئے۔ یہ واقعہ ۲ ہجری میں ہوا۔ ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا

❖ ❖ ❖ ❖

مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر۔ اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی)۔

(٤٦٩٣) عَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ سَمِعَهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَاهَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ. [راجع:٤٦٩٢]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً. قَالَ: جَابِرٌ لَمْ اَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا اُحُدًا مَنَعَنِيْ اَبِيْ فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَوْمَ اُحُدٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ غَزْوَةٍ قَطُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس جہاد کئے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا، میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں رہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٥) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِيْ ثَمَانٍ مِنْهُنَّ. وَلَمْ يَقُلْ اَبُوْ بَكْرٍ: مِنْهُنَّ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ.

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے شمار میں تو ابن سعد نے ان کا شمار مفصلا بہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوے اور چھپن سریہ تک پہنچتی ہے (سریہ وہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے۔ وہ بدر، احد، مریسیع، خندق، قریظہ، خیبر، فتح، حنین اور طائف ہیں۔ اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کیے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیوں کہ ان کا مذہب امام شافعی رحمہ اللہ کا سا ہوگا جو کہتے ہیں مکہ صلحاً فتح ہوا۔ اور باقی علما یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ (مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے۔)

(٤٦٩٦) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً. [بخاری: ٤٤٧٣]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے۔

(٤٦٩٧) عَنْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ.

[بخاری: ٤٢٧٠، ٤٢٧١، ٤٢٧٢، ٤٢٧٣]

سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا۔ ایک بار تو ہمارے سردار ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٦٩٨) عَنْ حَاتِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ

حاتم سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے مگر اس روایت میں دونوں جگہ سات کا

قَالَ فِیْ كِلْتَیْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ. [راجع:٤٦٩٧]

عدد مذکور ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ .

(٤٦٩٩) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَیْنَنَا بَعِیْرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ: فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَایَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِیْ فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰی اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّیَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلٰی اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ. قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ:

باب: ذات الرقاع کے جہاد کا بیان۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا، باری باری اس پر چڑھتے تھے، آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے۔ ہم نے ان زخموں پر چیتھڑے لپیٹے، اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے۔



فَحَدَّثَ اَبُوْمُوْسٰی رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ: كَاَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ یَّكُوْنَ شَیْئًا مِنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ. قَالَ اَبُوْاُسَامَةَ : وَزَادَ نِیْ غَیْرُ بُرَیْدٍ وَاللّٰهُ یُجْزِیْ بِهٖ. [راجع:٤١٢٨]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اس کا بیان کرنا کیونکہ ان کو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا۔ ابواسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: برید رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنی ہماری محنت اور تکلیف کا)

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِسْتِعَانَةِ فِی الْغَزْوِ بِكَافِرٍ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْ كَوْنِهٖ حُسْنَ الرَّأْیِ فِی الْمُسْلِمِیْنَ .

باب: کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے۔

(٤٧٠٠) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهٗ رَجُلٌ قَدْ كَانَ یُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَّ نَجْدَةٌ فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ رَاَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَاُصِیْبَ مَعَكَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَتْ: ثُمَّ مَضٰی حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهٗ

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص ملا آپ ﷺ سے، جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ جب آپ ﷺ سے ملا تو اس نے کہا: میں اس لیے آیا کہ آپ ﷺ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا۔“ وہ بولا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔“ پھر آپ ﷺ چلے، جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر ملا۔ آپ ﷺ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ ”لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔“ پھر وہ لوٹ گیا۔ بعد اس

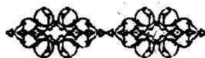
النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ: ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ)) قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)) قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَانْطَلِقْ.))

کے پھر آپ ﷺ سے ملا بیدآء میں۔ آپ ﷺ نے وہی فرمایا تھا ''تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر۔'' اب وہ شخص بولا: ہاں! میں یقین رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو خیر چل۔''

[ابو داود: ۲۷۳۲؛ ترمذی: ۱۵۵۸؛ ابن ماجہ: ۲۸۳۲]

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علما نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہوا تو اس کو انعام ملے گا۔ مالک، شافعی، ابوحنیفہ رحمہم اللہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے۔ اور زہری رحمۃ اللہ علیہ اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْإِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

بَابُ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ .

باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے۔

(٤٧٠١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو: رِوَايَةً ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ)).

[بخاری: ٣٤٩٥؛ وانظر فی مسلم: ٦٤٤٣]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں۔ مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٧٠٢) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ)).

ہمام بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں، مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے۔“

(٤٧٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں۔“

○ ○ ○ ○

(٤٧٠٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ)). [بخاری: ٣٥٠١، ٧١٤٠]

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جائیں۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں اسی طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہو یا اور کوئی اس پر حجت تمام ہوگئی احادیث صحیحہ سے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: قریشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمائے کرام کا اور ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے سقیفہ کے دن انصار سے یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علما نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہیں ہے نہ ہی اور بعد کے کسی عالم سے۔ اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی خلافت جائز ہے۔ اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی پر تاکہ اس کا اتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے لیکن یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے۔ اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اس وقت جوق در جوق ہر قبیلہ کے عرب مسلمان ہونے لگے۔ اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ دو آدمی رہ جائیں اور یہ بات سچ ہوئی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور ان کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں۔ انتھٰی ماقال النووی۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کر لیں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جائے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے معتصم باللہ پر ختم ہوگئی۔ بعد اس کے چند سال فاطمیین مصر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی۔ اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں، ایران میں جو ہیں وہ قاچار ہیں۔ ہند میں مغل تھے، اب تو نصاریٰ ہیں۔ غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی۔ مکہ معظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قریش، لیکن ان کو کچھ اختیار نہیں، وہ سلطان کے تابع فرمان ہیں۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہے گی یہ صحیح ہے اس لیے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہیں اور بمنطوق ﴿وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ﴾ [۴/النسآء:۵۹] اور عَلَیْکُمْ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ کَانَ عَبْداً حَبَشِیًّا اور (السلطان ظل الله فی الارض) وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہ ہو واجب ہے۔ اسی طرح وہ قریش جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کر لی ہو گو اس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب تک موجود ہوگی اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

(٤٧٠٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِیْ حَتّٰى يَمْضِیَ فِيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِیَ عَلَیَّ قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِیْ: مَا قَالَ؟ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو لیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ سے کچھ فرمایا، میں نے اپنے باپ سے پوچھا: کیا فرمایا، انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ''کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے۔''

(٤٧٠٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا)) ثُمَّ تَكَلَّمَ

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں گے بارہ آدمی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات کہی

النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَا ذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). [بخاری: ۷۲۲۲، ۷۲۲۳]

چپکے سے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا: کیا کہا رسول اللہ ﷺ نے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سب آدمی قریش میں سے ہوں گے۔''

(٤٧٠٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا)).

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ لوگوں کا معاملہ خلافت ہمیشہ جاری رہے گا۔



(٤٧٠٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً)) ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔'' پھر آپ ﷺ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا۔ اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا ''سب قریش میں سے ہوں گے۔''

(٤٧٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَةَ خَلِيْفَةً)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ فَقَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). [ابوداود: ٤٢٨٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٤٧١٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعِيَ أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا مَنِيْعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً)) فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيْهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). [راجع: ٤٧٠٩]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک۔'' پھر آپ ﷺ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا بہرا کر دیا اس کے سننے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''سب قریش میں سے ہوں گے۔''



فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: یہاں دو اشکال ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام۔ دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزرے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے اور زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٤٧١١) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے جابر بن

وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْاَسْلَمِيُّ فَقَالَ: ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْيَكُوْنَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَفْتَتِحُوْنَ الْبَيْتَ الْاَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرٰى اَوْ اٰلِ كِسْرٰى)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ)). [انظر فی مسلم: ٦٠٠٣]

سمرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعز اسلمی سنگسار کیے گئے (ان کا قصہ کتاب الحدود میں گزرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے۔'' (شاید یہ واقع بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ خلیفہ بارہ ٹکڑیوں پر مسلمانوں کے ہوں گے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کی کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی۔ (یہ معجزہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ایسا ہی ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں) اور میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے ان سے بچنا۔'' اور میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔'' (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دے) اور میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر۔'' (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لیے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا۔''



(٤٧١٢) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ اَرْسَلَ إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رضی اللہ عنہ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَاتِمٍ . [راجع: ٤٧١١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهٖ .

باب: خلیفہ بنانا اور نہ بنانا۔

(٤٧١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَضَرْتُ اَبِي حِيْنَ اُصِيْبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوْا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ: رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوْا: اسْتَخْلِفْ فَقَالَ: اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا؟ لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّيْ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا، لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا: اللہ تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دے۔ انہوں نے کہا: لوگ دو طرح کے ہیں بعض تو امیدوار ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعض ڈرتے ہیں مجھ سے۔ یا میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا: آپ خلیفہ کر جائیے کسی کو۔ انہوں نے کہا: میں

يَعْنِىْ اَبَا بَكْرٍ ﷺ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِيْنَ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ . [راجع:٧٢١٨]

تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی؟ میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ میرے اوپر کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر چھوٹ جائے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے جائے تو بھی بہت ہے اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو باوصف اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تھا تو اور حاکموں کا کیا حال ہوگا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ ﷺ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جائے اور یہ بھی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ جائے جیسے جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی کو نہیں کیا تھا' پھر اگر کسی کو خلیفہ کر جائے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی...... اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب الرائے ہوں ان کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک...... جماعت پر چھوڑ نا درست ہے مسلمانوں کے مشورے پر رکھ کر جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا چھ آدمیوں کے لیے اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسی لیے مقدم رکھا اس کو صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی تجہیز اور دفن پر۔ اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے صراحتہً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع ہے اہل سنت کا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس میں صرف بکر بن اخت عبدالواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت ﷺ نے نص کر دیا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لیے آپ ﷺ نے نص کیا تھا شیعہ اور رافضیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لیے آپ ﷺ نے نص کیا تھا۔ اور یہ سب دعوے باطل ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب میں اس کا خلاف نہ کرتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر ان کے کہنے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت نہ کرتے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی کے لیے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علی اور عباس اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی وصیت کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضور ﷺ نے ان میں سے کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدی ﷺ کو خطا کی طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دے۔ انتہٰی۔

(٤٧١٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ ﷺ فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ: اِنَّهٗ فَاعِلٌ قَالَ: فَحَلَفْتُ اَنِّىْ اُكَلِّمُهٗ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا' انہوں نے کہا: کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔ میں نے کہا: ایسا نہیں کرنے کے۔ انہوں نے کہا: وہ ایسا ہی کریں گے میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر

فِيْ ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ أُكَلِّمْهُ قَالَ : فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أَحْمِلُ بِيَمِيْنِيْ جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِيْ عَنْ حَالِ النَّاسِ وَأَنَا أُخْبِرُهُ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : إِنِّيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَآلَيْتُ أَنْ أَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوْا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَأَنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِيْ إِبِلٍ أَوْرَاعِيْ غَنَمٍ ثُمَّ جَآءَكَ وَتَرَكَهَا رَأَيْتَ أَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ أَشَدُّ قَالَ: فَوَافَقَهُ قَوْلِيْ فَوَضَعَ رَأْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِيْنَهُ وَإِنِّيْ لَئِنْ لَّا أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ ﷛ قَدِ اسْتَخْلَفَ.

چپ رہا۔ دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا: لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا) آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا۔ انہوں نے لوگوں کا حال پوچھا: میں بیان کرتا رہا۔ پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھائی کہ آپ رضی اللہ عنہ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا، وہ کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا، پھر وہ آپ کے پاس چلا آئے ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ رضی اللہ عنہ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے۔ میرے اس کہنے سے ان کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے۔ پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے۔

قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ﷛ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدًا وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ. [ابوداود: ۲۹۳۹؛ ترمذی: ۲۲۲۶]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر قسم اللہ کی جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ نہیں کرنے کے۔

فائدہ: یعنی رسول اللہ ﷺ کی پیروی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی سے مقدم ہے گو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا۔ مؤمن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عاشق رہے اور جب آپ ﷺ کا قول یا فعل بصحت پہنچ جائے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام مجتہد یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پروانہ کرے اور اپنے پیغمبر ﷺ کے طریقہ پر چلے یا اللہ! ہم کو عاشق اور پیرو کردے اپنے حبیب اکرم رسول معظم ﷺ کا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا.

باب: امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے۔

(٤٧١٥) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ ﷛ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا)). [راجع: ٤٢٨١]

عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عبدالرحمٰن! مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھ کو ملے تو اللہ تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔“



(٤٧١٦) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ.
[راجع: ٤٧١٥]

ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧١٧) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ.)) [راجع: ٧١٤٩]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچازاد بھائی تھے، ان میں سے ایک بولا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کو حکومت دیجیے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دیئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اللہ کی ہم نہیں دیتے خدمت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧١٨) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَقْبَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَقَالَ: ((مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ: وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ: ((لَنْ اَوْلَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ)) فَبَعَثَهٗ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: انْزِلْ وَاَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهٗ دِيْنَ السُّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ: لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ فَقَالَ: اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ: لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے، ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف، دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ ﷺ مسواک کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس! (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا، انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کریں گے۔ گویا میں آپ ﷺ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں، وہ نیچے ہونٹ کے ٹھہری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس کو کام کبھی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے۔ لیکن تم جاؤ اے ابو موسیٰ یا عبداللہ بن قیس!'' پھر ان کو یمن کے صوبہ کا عامل بنا کر بھیجا۔ بعد اس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بھی شریک رہیں، ابو موسیٰ کے) جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا: اترو اور ایک گدہ ان کے لیے بچھایا، اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا۔ معاذ نے کہا: یہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ نے کہا: یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، پھر کمبخت یہودی ہو گیا اپنا برا دین اختیار کیا۔ معاذ نے کہا: میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو گا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے موافق، تین بار یہی کہا۔ پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا۔ معاذ نے

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَبِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا ' مُعَاذٌ: اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوْمُ وَاَرْجُوْ فِىْ نَوْمَتِىْ مَا اَرْجُوْ فِىْ قَوْمَتِىْ.

[بخاری: ٦٩٢٣، ٢٢٦١، ٧١٥٦، ٧١٥٧؛ ابوداود: ٣٥٧٩، ٤٣٥٤؛ نسائی: ٤:]

کہا: میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

فائدہ: یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں۔ اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا بالکل ڈر نہیں ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو ستانا ان کا کام ہوتا ہے پس ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جائے۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرانا واجب ہے یا مستحب ہے؟ مالک رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کے نزدیک توبہ کروا دیں گے اور ابن قصاء نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے' اور طاؤس' حسن' ماجشون مالکی' ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرائیں گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ فائدہ ہوگا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا، اور عطا نے کہا: اگر وہ مسلمان پیدا ہوا تو اس سے توبہ نہ کرائیں گے اور کافر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کرا دیں گے۔ شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہے۔ اور فی الفور توبہ کرنی چاہیے اور ایک روایت میں تین دن کی مہلت دیں گے اور یہی قول ہے مالک' ابو حنیفہ' احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور اگر عورت بھی مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جمہور کے نزدیک مثل مرد کے ہے یعنی وہ بھی قتل کی جائے گی جب تک توبہ نہ کرے اس کو لونڈی بنانا درست نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اس کو لونڈی بنا دیں گے۔ انتہی۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ.

باب: بےضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے۔

(٤٧١٩) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَلَا تَسْتَعْمِلُنِىْ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِىْ ثُمَّ قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْىٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِىْ عَلَيْهِ فِيْهَا)).

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے خدمت نہیں دیتے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا: ''اے ابوذر تو ناتواں ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور اللہ تعالیٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن خدمت سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کے حق ادا کرے اور راستی سے کام لے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔

(٤٧٢٠) عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنِّىْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّىْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِىْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ)). [ابوداود: ٢٨٦٨]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں، مت حکم کر دو آدمیوں کے بیچ میں اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا۔'' (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اٹھ جائے یا اپنی ضرورت میں آ جائے اور مواخذہ میں گرفتار ہو)

بَابُ فَضِيْلَةِ الْإِمَامِ الْعَادِلِ وَعُقُوْبَةِ الْجَائِرِ وَالْحَثِّ عَلَى الرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَالنَّهْيِ عَنْ اِدْخَالِ الْمَشَقَّةِ عَلَيْهِمْ.

باب: حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی۔

(٤٧٢١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ: اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا)). [نسائی:٥٣٩٤]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس منبروں پر ہوں گے پروردگار کے داہنی طرف اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ میں جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ان کو دیا جائے اس میں انصاف کرتے ہیں۔“



فائدہ: یعنی انصاف کچھ اس میں منحصر نہیں کہ آدمی کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بیبیوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہیے اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہیے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان کا بیان اوپر گزرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تاویل کے لیے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنی ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ان کا معنی ایسا ہے جو اللہ جل جلالہٗ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور طائفہ متکلمین کا' اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی تاویل کی جائے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہیں اور اسی بنا پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجے پر ہونا ہے۔ ابن عرفہ نے کہا: عرب لوگ کہتے ہیں وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آئے عرب اچھے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں اور برے کو بائیں طرف' اور یمین ماخوذ ہے یمن سے جس کے معنی برکت اور خوبی کے ہیں اور یہ جو حضرت ﷺ نے فرمایا: ”دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں۔“ اس سے مقصود تنبیہ ہے، اس امر پر کہ یمن سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں۔ انتہیٰ ما قال النووی مترجم کہتا ہے: سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل یا تحریف جائز نہیں ہے اور پروردگار کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے اس کی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہے خذلهم الله تعالىٰ اس صورت میں نووی کا یہ قول ہے کہ اس کے ظاہری معنی مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور یہ صحیح ہے بلاشبہ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾ جیسے اس کی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے۔ فقط۔

(٤٧٢٢) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ قَالَ: اَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِيْ

عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو۔ انہوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے؟ میں نے کہا: مصر والوں میں سے، انہوں نے کہا: تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں؟ (یعنی محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علی

غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ ؟ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا اِنْ كَانَ لَيَمُوْتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيْرُ فَيُعْطِيْهِ الْبَعِيْرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيْهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ اِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ: اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِيْ فُعِلَ فِيْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَخِيْ اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا: ((اَللّٰهُمَّ! مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ)).

مرتضی رضی اللہ عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے) میں نے کہا: ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جاتا تو اس کو اونٹ دیتے اور غلام مر جاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس کوٹھڑی میں: ''یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر۔''

(٤٧٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع:٤٧٢٢]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ)). [ترمذی: ١٧٠٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے) پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا۔ اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔''

فائدہ: یہاں تک کہ جو شخص مجرد ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکروں اور غلام اور لونڈیوں کا اگر مال دار ہے اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے نفس اور اپنے اعضا کا۔

(٤٧٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ. [بخاری:٢٥٥٤، ٥١٨٨، ٧٥٢٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ.

اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٢٧) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اور اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: ((الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).
[بخاری: ۸۹۳، ۲۷۵۱، ۷۱۳۸، ۷۱۲۹، ۶۹۸۹]

○ ○ ○ ○

(٤٧٢٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٢٩) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: عَادَ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ بِهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). [راجع: ۳۶۶]

حسن سے روایت ہے عبیداللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری میں وہ مر گئے تو معقل نے کہا: میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہوا اپنی رعیت کے حقوق میں مگر اللہ تعالیٰ حرام کر دے گا اس پر جنت کو۔''

○ ○ ○ ○

(یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔)

(٤٧٣٠) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؓ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ وَزَادَ: قَالَ: أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ: مَا حَدَّثْتُكَ أَوْلَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ. [راجع: ۳۶۶]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا: تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی۔ انہوں نے کہا: میں نے تیرے لیے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٣١) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؓ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْ لَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ)). [راجع: ۳۶۶]

ابوالملیح ؒ سے روایت ہے عبیداللہ بن زیاد نے بیمار پرسی کی معقل ؓ کی ان کی بیماری میں تو معقل ؓ نے کہا: میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں مرنے والا نہ ہوتا تو تجھ سے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے ''جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر ان کی بھلائی میں کوشش نہ کرے اور خالص نیت سے ان کی بہتری نہ چاہے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہ جائے گا۔'' (بلکہ پیچھے رہ جائے گا اور اپنی ناانصافی کا عذاب بھگتے گا)۔

(٤٧٣٢) عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَأَتَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ.

○ ○ ○ ○

(٤٧٣٣) عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ: اَىْ بُنَىَّ! اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)) فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ: وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ؟ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِىْ غَيْرِهِمْ.

حسن سے روایت ہے، عائذ رضی اللہ عنہ بن عمرو جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے وہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے اور اس سے کہا: اے بیٹے میرے! میں نے سنا جناب رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے تھے: ''سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا۔'' عبیداللہ نے کہا: بیٹھ تو محمد ﷺ کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے۔ عائذ نے کہا کیا حضور ﷺ کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر لوگوں میں۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی تو فضلائے صحابہ سے نہیں بلکہ صحابیوں میں ادنیٰ درجے کا ہے جیسے بھوسا آٹے میں سے نکلتا ہے۔ یہ بھی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی ہے اور بے ادبی تھی جو اس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے کی اور حضرت ﷺ کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے۔

بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُوْلِ.

باب: غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے۔

(٤٧٣٤) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ اَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ: ((لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک روز رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے (ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ ﷺ نے غنیمت کے مال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو، پھر فرمایا: ''میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آئے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یعنی میں بغیر اللہ کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ ﷺ غصہ سے ایسا فرما دیں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان میں گزرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیے ہوئے جو ہنہناتا ہو اور کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پھر تو نے کیوں چوری کی) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میمیں میمیں کر رہی ہو اور کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے۔ میں نے تجھے اللہ تعالیٰ

الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ : لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْاَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ)) . [بخاري:٣٠٧٣]

کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر کوئی جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو) پھر کہے: یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑھے ہوں (جن کو اس نے چرایا تھا دنیا میں) یا چندیاں کاغذ کی جو اڑ رہی ہوں (جس میں اس کے اوپر کے حقوق لکھے ہیں) یا اور چیزیں جو ہل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) پھر کہے: یا رسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا۔ نہ پاؤں تم میں سے کسی کو، وہ قیامت کے دن آئے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے: یارسول اللہ ﷺ! میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ یہ تینوں ترجمے رقاع تخفق کے ہیں۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرائے تو اس مال کو پھیر دے۔ اگر لشکر متفرق ہو جائے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علما کا اختلاف ہے۔ شافعی رحمہ اللہ اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اس کا امام کو دے اور باقی صدقہ کر دے اور چرانے والے کو امام جیسی مناسب سمجھے سزا دے دے لیکن اس کا اسباب نہ جلائے۔ مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اس کا گھر اور اسباب سب جلا دیا جائے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جائیں۔ اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور دلیل ان کی حدیث ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اس کے ساتھ صالح محمد بن سالم سے اور وہ ضعیف ہے۔ طحاوی نے کہا: اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سزائے مالی درست تھی جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے)

(٤٧٣٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ. [راجع:٤٧٢٧]

ابوہریرہ سے یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٣٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَ حَمَّادٌ : ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيٰى يُحَدِّثُهٗ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِمَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَيُّوْبُ.
[راجع:٤٧٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٣٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. [راجع: ٤٧٢٧]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ .

باب: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لے۔

(٤٧٣٨) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ ـ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ أَبِي عُمَرَ: عَلَى الصَّدَقَةِ ـ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ : ((مَا بَالُ عَامِلٍ أَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَآءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَيْعَرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) مَرَّتَيْنِ. [بخاري: ٩٢٥، ١٥٠٠، ٢٥٩٧، ٦٦٣٦، ٦٩٧٩، ٧١٧٤، ٧١٩٧؛ ابو داود: ٢٩٤٦]

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جس کو ابن لتبیہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا، یہ آپ ﷺ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر ملا۔ آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی پھر فرمایا: ''کیا حال ہے اس تحصیلدار کا جس کو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا۔ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ ملتا یا نہیں۔ (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دباؤ سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے' کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اس کو لائے گا اونٹ ہو گا تو وہ بڑبڑاتا ہو گا۔ گائے ہو گی تو وہ چلاتی ہو گی۔ بکری ہو گی تو وہ میمیں میمیں کرتی ہو گی، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی ہم کو نظر آئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچادیا۔''

(٤٧٣٩) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَآءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَتَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَكَ أَمْ لَا؟)) ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ . [راجع: ٤٧٣١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٤٠) عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَسْدِ عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَيْمٍ يُدْعٰی ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَهٗ قَالَ: هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَهَلَّا جَلَسْتَ فِیْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰی تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟)) ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْنِیْ فَيَقُوْلُ: هٰذَا مَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِیْ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ حَتّٰی تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ! لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰی يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْبَقَرَةً لَّهَا خُوَارٌ اَوْشَاةً تَيْعَرُ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰی رُئِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) بَصُرَ عَيْنِيْ وَسَمِعَ اُذُنِیْ .

[راجع: ٤٧٣١]

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن لتبیہ کہتے تھے، بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے اس سے حساب لیا، وہ کہنے لگا یہ تو آپ ﷺ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے۔ (جو لوگوں نے مجھ کو دیا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے، پھر آپ ﷺ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی بعد اس کے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیئے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے، اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا۔ بھلا وہ اپنے باپ یا اماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے۔ قسم اللہ کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لادے ہوئے اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہو گا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ میں نے پہنچا دیا۔'' ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا۔



(٤٧٤١) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِيْثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَآءَ حَاسَبَهٗ كَمَا قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ: ((تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ! وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِّنْهَا شَيْئًا)) وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ: بَصُرَ عَيْنِیْ وَسَمِعَ اُذُنَایَ وَسَلُوْا زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهٗ كَانَ حَاضِرًا مَعِیَ.

[راجع: ٤٧٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔



(٤٧٤٢) عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَآءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرٍ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ فِيْهِ إِلَى أُذُنِيْ . [راجع:٤٧٣٨]

صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا' یہ تو آپ ﷺ کا مال ہے۔ یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ عروہ نے کہا: میں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: بے شک آپ ﷺ کے منہ سے میرے کان نے سنی۔



(٤٧٤٣) عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ: ((وَمَا لَكَ ؟)) قَالَ : سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ : ((وَأَنَا أَقُوْلُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى)). [ابوداود:٣٥٨١]

عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اس کو لے آئے گا۔'' یہ سن کر ایک سانولا انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اپنا کام مجھ سے لے لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا۔'' وہ بولا: میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مؤاخذہ ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لے کر آئے پھر جو اس کو ملے وہ لے لے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے۔'' (اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)۔



(٤٧٤٤) عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. [راجع:٤٧٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٤٧٤٥) عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ . [راجع:٤٧٤٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيْمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ .

باب: بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے۔

(٤٧٤٦) عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: نَزَلَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا

حجاج بن محمد سے روایت ہے' ابن جریج نے کہا: یہ آیت ''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے''

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [٤/ النساء:٥٩] فِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ السَّهْمِيِّ رضی اللہ عنہ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

[بخاري: ٤٥٨٤؛ ابوداود: ٢٦٢٤؛ ترمذي: ١٦٧٢؛ نسائي: ٤٢٠٥]

عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اتری جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا۔ ابن جریج نے کہا: بیان کیا مجھ سے یہ یعلیٰ بن مسلم نے، انہوں نے سنا سعید بن جبیر سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔



فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے۔ یہی قول ہے جمہور سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا میں سے۔ اور بعض نے کہا: علما مراد ہیں۔ بعض نے کہا: امرا اور علما دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اس نے غلطی کی۔ (نووی رحمہ اللہ)۔

(٤٧٤٧) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَّعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٤٨) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(٤٧٤٩) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ)). [بخاري:٧١٣٧]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

(٤٧٥٠) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً. [راجع:٤٢٠٤]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٤٧٥١) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ. [نسائي:٥٥٢٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٤٧٥٢) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٤٧٥٣) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: عَنْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ لیکن اس حدیث میں میرے مقرر کردہ امیر کی

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ وَقَالَ: ((مَنْ اَطَاعَ الْاَمِيْرَ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((اَمِيْرِيْ)) وَكَذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ)). [نسائی:٤١٦٦]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت میں، خوشی اور رنج میں اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دیں (یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنی چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٥٥) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : اِنَّ خَلِيْلِيْ ﷺ اَوْصَانِيْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ. [راجع:٤٧٥٤]

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے دوست جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے جب اس کو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کر لے۔ اور ابتدا سے حکومت دینا درست نہیں بلکہ اس کی شرط آزادی ہے انتہی۔

(٤٧٥٦) عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فِي الْحَدِيْثِ: عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ. [راجع:٤٧٥٥]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتھ پاؤں کٹا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٧) عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ : عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ .

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٨) عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَدَّتِيْ رضی اللہ عنہا تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا)).

[نسائی: ٤٢٠٣؛ ابن ماجه: ٢٨٦١]

یحییٰ بن حصین سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع میں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جائے جو حکومت کرے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٧٥٩) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا)). [راجع:٤٧٥٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اور اس میں یہ ہے کہ وہ حبشی غلام ہو۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا)) . [راجع: ٤٧٣٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے اس میں ''اعضاء بریدہ حبشی غلام'' ہے۔

(٤٧٦١) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا)) وَزَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ. [راجع: ٤٧٥٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے کا لفظ نہیں ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس نے منیٰ میں سنا یا عرفات میں۔



(٤٧٦٢) عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ: اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا)). [راجع: ٣٧٥٨]

ام حصین یحییٰ بن حصین کی دادی سے روایت ہے' میں نے حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج وداع تو آپ ﷺ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا کالا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔''



فائدہ: ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قریشی نہ ہو تو تب بھی اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اس سے بغاوت بلاوجہ حرام ہے اور اس کے ساتھ مل کر کافروں سے لڑنا درست ہے۔

(٤٧٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)).

[ترمذی: ١٧٠٧؛ ابن ماجه: ٢٨٦٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جائے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے۔''



(٤٧٦٤) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[بخاری: ٢٩٥٥، ٧١٤٤؛ ابوداود: ٢٦٢٦]

عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔



(٤٧٦٥) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: اُدْخُلُوْهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: اِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا: ((لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) وَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ قَوْلًا حَسَنًا

امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انگار جلائے اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ۔ بعض نے چاہا اس میں گھس جائیں، اور بعض نے کہا کہ ہم انگار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انگار ہی میں گھسیں، یہ ہم سے نہ ہوگا۔ پھر اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا: ''اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے قیامت تک۔''

وَقَالَ: ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)). [بخاري: ٤٣٤٠، ٧١٤٥، ٧٢٥٧؛ ابوداود: ٢٦٢٥]

(کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا: ''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔''

(٤٧٦٦) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوهُ فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ: اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا نَارًا ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا: بَلَى قَالَ: فَادْخُلُوهَا قَالَ: فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ: إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)). [راجع: ٤٧٦٥]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا، پھر ان لوگوں نے اس کو غصے کیا کسی بات میں، اس نے کہا: لکڑیوں جمع کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں پھر اس نے کہا: انگار جلاؤ۔ انہوں نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا: رسول اللہ ﷺ نے کیا تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا۔ وہ بولے بے شک آپ ﷺ نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تو اس انگار میں گھس جاؤ، یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے کہا: ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انگار بجھا دیئے گئے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر انگار میں گھس جاتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے، اطاعت کرنا اسی بات میں لازم ہے جو واجبی ہو۔'' (یعنی شریعت کی رو سے منع نہ ہو۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس نے یہ بات امتحان لینے کے لیے کی تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہیں، بادشاہ کا باپ بھی حکم دے دے بلکہ سب مل کر ایسے بادشاہ کو سمجھائیں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور خلیفہ کو مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے اس لیے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہو اس کی اطاعت ضروری ہی نہ رہی۔

(٤٧٦٧) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٧٥٨]

اعمش سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٦٨) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ ﷺ سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت میں، خوشی اور ناخوشی

فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ عَلَى أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَ عَلَى أَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

[بخاری: ۷۲۰۰؛ نسائی: ۴۱۲۱، ۴۱۶۲، ۴۱۶۳، ۴۱۶۴، ۴۱۶۵؛ ابن ماجه: ۲۸۶۶]

میں اور گو ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ یہی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیا ساز، خوشامد باز، حق بات کا چھپانے والا، دنیاداروں کی ملامت سے ڈرنے والا ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اس کو چاہیے توبہ کرے راستبازی اور جرأت، بہادری، حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے۔

(۴۷۶۹) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ۴۷۴۵]

عبادہ بن ولید سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۴۷۷۰) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ إِدْرِيسَ. [راجع: ۴۷۶۸]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۴۷۷۱) عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا أَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ قَالَ: ((إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ)). [بخاری: ۷۰۵۵]

جنادہ بن امیہ سے روایت ہے، ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: بیان کرو ہم سے (اللہ تعالیٰ تم کو اچھا کرے)۔ ایسی کوئی حدیث ہے جس سے اللہ فائدہ دے دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے۔ انہوں نے کہا: ہم کو بلایا رسول اللہ ﷺ نے، ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور آپ ﷺ نے جو عہد لیے ان میں یہ بھی بتایا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں، سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو" مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات بیان کر دو لیکن مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں۔ اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: علمائے کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہو جائے تو معزول ہو جائے گا اسی طرح اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے، جمہور کا بھی یہی قول ہے پھر کافر ہو جائے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت جاتی رہے گی۔ اور اس کی اطاعت ساقط ہو جائے گی اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کو معزول کریں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت کو نکالنے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں، الا اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی مگر اس کے ملک سے ہجرت کرنی چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بھی امامت ابتداءً صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جائے تو بعض کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہو گا۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابن مجاہد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعض نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ حسن اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی حجاج سے لڑنے کے لیے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا۔ واللہ اعلم انتہٰی مختصراً۔

بَابُ الْإِمَامِ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ وَ يُتَّقٰى بِهٖ .

باب: امام مسلمانوں کی سپر ہے۔

(٤٧٧٢) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] وَعَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ يَّاْمُرْ بِغَيْرِهٖ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے (ظالموں سے اور لٹیروں سے) پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہو گا اور جو اس کے خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہو گا۔''

بَابُ وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخَلِيْفَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ .

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے۔

(٤٧٧٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَتَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ)) قَالُوْا: فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ: ((فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَاَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہو جاتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا، پھر آپ ﷺ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے پہلے بیعت کر لو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔''

[بخاری: ٣٤٥٥؛ ابن ماجه: ٢٨٧١]



فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو۔ خواہ ایک شہر میں ہو یا دوسرے شہر میں اور اتفاق ہے علما کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو، مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلہ پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے۔

(٤٧٧٤) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٤٧٧٣]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٧٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا)) قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ ؟ قَالَ: ((تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ)).

[بخاري: ٣٦٠٣، ٧٠٥٢؛ ترمذي: ٢١٩٠]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا جانو گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! پھر ایسے وقت میں جو رہے اس کو آپ ﷺ کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ادا کرو اس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس پروردگار سے مانگو (کہ اللہ اس کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر عادل حاکم تم کو دے دے۔)



(٤٧٧٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَأَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّمَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ : هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ :هٰذِهِ هٰذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ

عبدالرحمٰن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے، میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ اترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا، کوئی تیر مارنے لگا، کوئی اپنے جانوروں میں تھا کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پکارنے والے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ، ہم سب آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس پر ضروری نہ ہوا پنی امت کو جو بہتر بات اس کو معلوم ہو بتانا اور جو بری بات ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصہ میں سلامتی ہے اور اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو بری لگیں گی اور ایسے فتنے آئیں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا اور پتلا کر دے گا۔ (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھ کر ہوگا کہ پہلا آئے فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا۔ اور ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا آئے گا مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت میں جائے اس کو چاہیے کہ مرے اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر یقین رکھ کر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اس سے کریں اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اس کو اپنا ہاتھ دے دے اور دل سے نیت کرے اس کی تابعداری کی تو اس کی اطاعت کرے اگر طاقت ہو۔

وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَآءَ اٰخَرُ يُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ)) فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ [لَهٗ] أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَهْوٰى إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهٖ بِيَدَيْهِ وَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ فَقُلْتُ لَهٗ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ يَأْمُرُنَا أَنْ نَّأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ [٤/ النسآء: ٢٩] قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: أَطِعْهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهٖ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

[ابوداود: ٤٢٤٨؛ نسائي: ٤٢٠٢؛ ابن ماجه: ٣٩٥٦]

آئے اب اگر دوسرا امام اس سے لڑنے کو آئے تو (اس کو منع کرو اگر نہ مانے بغیر لڑائی کے تو) اس کی گردن مارو۔“ یہ سن کر میں عبداللہ کے پاس گیا اور ان سے کہا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، انہوں نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا: میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے کہا: تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہم کو حکم کرتے ہیں ایک دوسرے کا مال ناحق کھانے کے لیے اور اپنی جانوں کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اے ایمان والو! مت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانوں کو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔“ یہ سن کر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھوڑی دیر تک چپ رہے، پھر کہا: معاویہ رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرو اس کام میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو اس میں معاویہ کا کہنا نہ مانو۔

(٤٧٧٧) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

[راجع: ٤٧٥٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٧٨) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ.

[راجع: ٤٧٧٦]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ.

باب: حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کا بیان۔

(٤٧٧٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے ایک انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجھ کو حاکم کر دیجیے جیسے آپ ﷺ نے فلاں شخص کو حکومت دی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”میرے بعد تمہاری حق تلفی ہو گی تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو حوض کوثر پر۔“

اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ عَلَى الْحَوْضِ)).

[بخاری: ۳۷۹۲، ۷۰۵۷؛ ترمذی: ۲۱۸۹؛ نسائی: ۵۳۹۸]

○ ○ ○ ○

(۴۷۸۰) عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[راجع: ۴۷۷۹]

ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۴۷۸۱) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . [راجع:۴۷۷۹]

مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔ اتنا فرق ہے کہ اس میں علیحدہ ہونے کا ذکر نہیں۔

بَابٌ فِي طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ وَاِنْ مَنَعُوا الْحُقُوْقَ .

باب: اُمرا کی اطاعت کرنے کا حکم اگرچہ وہ حق تلفی ہی کریں۔

(۴۷۸۲) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ ؓ قَالَ : سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ ؓ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ! اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ: ((اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)). [ترمذی:۲۱۹۹]

علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمٰی بن یزید جعفی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا: جواب نہ دیا۔ پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ ؓ کو گھسیٹا اور کہا: ''سنو اور اطاعت کرو۔ ان پر ان کے عملوں کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔''

○ ○ ○ ○

(۴۷۸۳) عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ ؓ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)).

[راجع: ۴۷۸۲]

اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو۔ ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ وُجُوْبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ وَفِيْ

باب: فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا۔

كُلِّ حَالٍ . وَتَحْرِيْمِ الْخُرُوْجِ مِنَ الطَّاعَةِ وَمُفَارَقَةِ الْجَمَاعَةِ.

(٤٧٨٤) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ)) قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْتَدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)) فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا قَالَ: ((نَعَمْ هُمْ قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَرٰى اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ: ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ)) فَقُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ عَلٰى اَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)).

[بخاري: ٣٦٠٦، ٧٠٨٤؛ ابن ماجة: ٣٩٧٩]

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں لیکن اس میں دھبہ ہے میں نے کہا: وہ دھبہ کیسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی۔'' میں نے عرض کیا' پھر اس کے بعد برائی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلائیں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کے امام کے ساتھ رہ۔'' کہا: اگر جماعت اور امام نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگرچہ ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جنگل میں چلا جائے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بے دینوں سے نہ ملے اور الگ رہے۔ اس حدیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیش گوئی کی خوارج اور ترامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جس میں دھبہ ہے۔ بعض نے کہا: عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک متدین محدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا۔ اس میں اگرچہ بھلائی تھی لیکن بدعات پھیل گئی تھیں۔ اس کے بعد نری برائی کا زمانہ اب ہے جب کہ نیچریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر...... پھیل رہا ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خاں ابو النیاچرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین جنٹلمینوں سے علیحدہ رہنا۔ واللہ اعلم۔

(٤٧٨٥) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيْهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ : هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقُلْتُ : فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: ((تَكُوْنُ بَعْدِيْ أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ إِنْسٍ)) قَالَ: قُلْتُ : كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ [لِلْأَمِيْرِ] وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ)).

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا 'یا رسول اللہ ﷺ! ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی، اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے کہا: پھر اس کے بعد بھلائی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا: کیسے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے، میری سنت پر عمل نہیں کریں گے، اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہوں گے۔'' میں نے عرض کیا 'یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت میں کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگر چہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے۔ لے پر اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم مانتا رہ۔''

(٤٧٨٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ إِلٰى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى أُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ)).

[نسائی: ٤١٢٥؛ ابن ماجه: ٣٩٤٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جائے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور اللہ کی رضا مندی مقصود نہ ہو، پھر مارا جائے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور بروں کو ان میں کے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو، اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا'' (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٧٨٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ: ((لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا)). [راجع:٤٧٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٨٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کو موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص ایذا دہندہ جھنڈے کے تلے مارا جائے جو غصہ ہوتا ہو

وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ اُمَّتِىْ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ اُمَّتِىْ عَلٰى اُمَّتِىْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِىْ الَّذِىْ عَهِدَ عَهْدَ هَا فَلَيْسَ مِنِّىْ)). [راجع: ٤٧٨٦]

قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہوا ان کے نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٧٨٩) عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَمَّا ابْنُ الْمُثَنّٰى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِىَّ ﷺ فِى الْحَدِيْثِ وَاَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِىْ رِوَايَتِهٖ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٤٧٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٤٧٩٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ يَرْوِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ)). [بخاری: ٧٠٥٣، ٧٠٥٤، ٧١٤٣]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے اس لیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔"

○ ○ ○ ○

(٤٧٩١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً)). [راجع: ٤٧٩٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اسی حالت میں اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی۔"

○ ○ ○ ○

(٤٧٩٢) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِىِّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُوْ عَصَبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ)). [نسائی: ٤١٢٦]

جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے مارا جائے اور وہ بلاتا ہو تعصب اور قومی طرفداری کی طرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہوگا۔"

(٤٧٩٣) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ؓ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ ؓ حِيْنَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَاكَانَ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: اطْرَحُوْا لِاَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے۔ عبداللہ بن مطیع

وِسَادَةً فَقَالَ : إِنِّيْ لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً)).

نے کہا: ابوعبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی) کے لیے تو شک بچھاؤ۔ انہوں نے کہا: میں اس لیے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کے لیے آیا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن اللہ سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جائے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔“

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کر لیں اور اس سے بیعت کر لیں۔

(٤٧٩٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيْعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٤٧٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ.

باب: جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے۔

(٤٧٩٦) عَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّهُ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ)). [ابوداود: ٤٧٦٢؛ نسائی: ٤٠٣٦، ٤٠٣٣، ٤٠٣٤]

عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ”قریب ہیں فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی بھی ہو۔“

○ ○ ○ ○

(٤٧٩٧) عَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا ((فَاقْتُلُوْهُ)). [راجع: ٤٧٩٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: اگر وہ باز نہ آئے اپنے کام سے سمجھانے سے تو اس کا خون ہدر ہوگا۔

(٤٧٩٨) عَنْ عَرْفَجَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُ

عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ”جو شخص تمہارے پاس آئے اور تم سب ایک شخص کے اوپر

كُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ)).

جمے ہو۔ وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو۔"

[راجع: ٤٧٩٦]

○ ○ ○ ○

بَابُ اِذَا بُوِيعَ لِخَلِيفَتَيْنِ .

باب: جب دو خلیفوں سے بیعت ہو۔

(٤٧٩٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا)).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب دو خلیفہ سے بیعت کی جائے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو۔" (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ وُجُوْبِ الْاِنْكَارِ عَلَى الْاُمَرَاءِ فِيْمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ .

باب: اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جاننا چاہیے۔

(٤٨٠٠) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوْا: اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا مَا صَلَّوْا)).

[ابوداود: ٤٧٦٠، ٤٧٦١؛ ترمذی: ٢٢٦٥]

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم ان کے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے وہ بری ہوا (اگر اس کو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور پیروی کی اس کی (تباہ ہوا)۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں۔" (اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مارو اور امارت سے موقوف کردو۔)

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٨٠١) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَانُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا مَاصَلَّوْا)) اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ. [راجع: ٤٨٠٠]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی' پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اسی کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا)" لوگوں نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ! ہم ان سے لڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔" (برا کہا یعنی دل میں برا کہا اور دل سے برا جانا گو زبان سے نہ کہہ سکے)

(٤٨٠٢) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ:

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

((فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ)).

[راجع: ٤٨٠٠]

(٤٨٠٣) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا قَوْلَهُ : ((وَلٰكِنْ مَّنْ رَّضِيَ وَتَابَعَ)) لَمْ يَذْكُرْهُ.

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ خِيَارِ الْاَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ.

باب: اچھے اور برے حاکموں کا بیان۔

(٤٨٠٤) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)) قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ ؟ فَقَالَ: ((لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْ وُّلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِّنْ طَاعَتِهِ)).

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو۔ اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔“ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں، آپ ﷺ فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اس کو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نے ہو (یعنی بغاوت نہ کرو)

(٤٨٠٥) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ)) قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفَلَانُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ : ((لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ : لَا مَا اَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ اَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)) قَالَ ابْنُ جَابِرٍ: فَقُلْتُ -يَعْنِي لِرُزَيْقٍ- حِيْنَ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے: ”بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں۔ اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔“ لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا: جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی اے ابوالمقدام تو نے مسلمہ بن قریظہ سے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ یہ سن کر رزیق اپنے گھٹنوں

الْحَدِيْثِ آللّٰهِ ! يَا اَبَا الْمِقْدَامِ ! لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ : اِیْ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

کے بل جھکے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا: بیشک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٠٦) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهٖ.

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْإِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ. وَبَيَانِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

باب: لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے اور شجرہ کے نیچے بیعتِ رضوان کے بیان میں۔

(٤٨٠٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّانَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرۂ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مر جائیں گے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٤٨٠٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّانَفِرَّ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٠٩) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يُسْأَلُ كَمْ كَانُوْا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ؟ قَالَ : كُنَّا اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ اخْتَبٰى تَحْتَ بَطْنِ بَعِيْرِهٖ.

ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے، پھر ہم سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنے اونٹ کے پیٹ تلے چھپ رہا۔

(٤٨١٠) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يُسْأَلُ

ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا' ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ؟ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ صَلّٰى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ إِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِيْ بِالْحُدَيْبِيَةِ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ.

نے بیعت لی ذوالحلیفہ میں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہ لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس۔ ابن جریج نے کہا: مجھ سے ابوالزبیر نے بیان کیا، انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی حدیبیہ کے کنویں پر (اس کا پانی بڑھ گیا اور یہ قصہ اوپر گزر چکا۔)

○ ○ ○ ○

(٤٨١١) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ)) وَقَالَ جَابِرٌ: لَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ لَأَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ.
[بخاری: ٤١٥٤، ٤٨٤٠]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو:'' اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کا مقام دکھلا دیتا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: کیوں کہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کٹوا ڈالا تھا جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

(٤٨١٢) عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ.
[بخاری: ٣٥٧٦، ٤١٥٢، ٥٦٣٩؛ نسائی: ٧٧]

سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے، انہوں نے کہا: اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ حضرت محمد ﷺ کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٣) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.
[راجع: ٤٨١٢]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پندرہ سو تھے۔ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو (بھی وہ پانی) ہمیں کافی ہو جاتا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٤) عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ. [راجع: ٤٨١٢]

سالم بن ابی الجعد نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کتنے آدمی تھے اس دن؟ انہوں نے کہا: چودہ سو آدمی تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ.
[بخاری: ٤١٥٣، ٤١٥٥]

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٦) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.
[راجع: ٤٨١٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨١٧) عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ: لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ.

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ ﷺ بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کے آپ ﷺ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ ﷺ سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر۔

(٤٨١٨) عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

یونس سے بھی یہ حدیث مبارکہ اس سند سے روایت کی گئی ہے۔

(٤٨١٩) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ. [بخاری: ٤١٦٢، ٤١٦٣، ٤١٦٤، ٤١٦٥، ٤٧٩٧]

سعید بن میسب رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے شجرہ رضوان کے پاس۔ انہوں نے کہا: جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢٠) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ: فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ. [راجع: ٤٨١٩]

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے شجرۂ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢١) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا. [راجع: ٤٨١٢]

سعید بن میسب رضی اللہ عنہ کے باپ نے کہا: میں نے شجرۂ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(٤٨٢٢) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ [مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ] قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ. [بخاری: ٢٩٦٠، ٤١٦٩، ٧٢٠٦؛ ترمذی: ١٥٩٢؛ نسائی: ٤١٧٠]

یزید بن ابی عبید نے کہا: میں نے سلمہ سے پوچھا: تم نے کس بات پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی؟ انہوں نے کہا مر جانے پر کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٢٣) عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٨١٢]

سلمہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

(٤٨٢٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا' یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو

آتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَاذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ: عَلٰى مَاذَا؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [بخاري: ٢٩٥٩، ٤١٦٧]

لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر۔ انہوں نے کہا: میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنا زیادہ کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا منع تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی اب دو گنا زیادہ کافروں سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ رُجُوْعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيْطَانِ وَطَنِهِ.

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آ کر وطن بنانا حرام ہے۔

(٤٨٢٥) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ؟ تَعَرَّبْتَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ.

[بخاري: ٧٠٨٧؛ نسائي: ٤١٩٧]

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے وہ بولا: اے اکوع کے بیٹے! تو مرتد ہو گیا پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

فائدہ: قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں۔ دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ ﷺ کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی، اسی واسطے آپ ﷺ نے فرمایا: مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی۔ (انتھٰی مختصراً)

بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنٰى ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ)).

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی۔

(٤٨٢٦) عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ: ((إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)).

[بخاري: ٢٩٦٢، ٢٩٦٣، ٣٠٧٨، ٣٠٧٩، ٤٣٠٥، ٤٣٠٦، ٤٣٠٧، ٤٣٠٨]

مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو، آپ ﷺ نے فرمایا: "ہجرت تو گزر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر۔"

○ ○ ○ ○

(٤٨٢٧) عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جِئْتُ بِاَخِيْ اَبِيْ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ: ((قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا)) قُلْتُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ؟ قَالَ: ((عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ: اَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ: صَدَقَ. [راجع: ٤٨٢٥]

مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اپنے بھائی ابو سعید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد۔ اور میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لیجیے ہجرت پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی۔'' میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لیں گے اس سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔'' ابو عثمان نے کہا: میں ابو سعید سے ملا ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا انہوں نے کہا: مجاشع نے سچ کہا۔



(٤٨٢٨) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: فَلَقِيْتُ اَخَاهُ فَقَالَ: صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ. [راجع: ٤٨٢٥]

حضرت عاصم سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کے بھائی سے ملاقات کی تو اس نے کہا: مجاشع نے سچ کہا ہے۔ ابو معبد کا نام ذکر نہیں کیا۔

(٤٨٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)). [راجع: ٣٣٠٢]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا: ''اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے اور جب تم سے کہا جائے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔''



فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار السلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار السلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اتنا ثواب ہے۔

(٤٨٣٠) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٣٣٠٢]

منصور سے بھی اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

(٤٨٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ: ((لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جائے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔''

(٤٨٣٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْهِجْرَةِ؟ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَهَلْ تُؤْتِيْ صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاعْمَلْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا۔ اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں۔'' وہ بولا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.)) [بخاري: ١٤٥٢، ٢٦٣٣، ٣٩٢٣، ٦١٦٥؛ ابوداود: ٢٤٧٧؛ نسائي: ٤١٧٥]

"تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے۔" وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو سمندروں کے اس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔"

(٤٨٣٣) عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)) وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ: ((فَهَلْ تَحْتَلِبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا)) قَالَ: نَعَمْ.

[راجع: ٤٨٣٢]

وہی جواوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں ضائع کرے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ.

باب: عورتیں کیونکر بیعت کریں۔

(٤٨٣٤) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ﴾ [٦٠/ الممتحنة: ١٢] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ)) وَلَا وَاللّٰهِ! مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ: وَاللّٰهِ! مَا أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُوْلُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ: ((قَدْ بَايَعْتُكُنَّ)) كَلَامًا. [بخاري: ٥٢٨٨؛ ابن ماجه: ٢٨٧٥]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے، مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ ﷺ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق "اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آئیں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو، چوری نہ کریں گی، زنانہ کریں گی" اخیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ ﷺ سے جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے: "جاؤ! میں تم سے بیعت لے چکا۔" قسم اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا، البتہ زبان سے آپ ﷺ ان سے بیعت لیتے۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ ﷺ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے (جب وہ اقرار کر لیتیں): "میں تم سے بیعت کر چکا۔"

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں اور مردوں سے زبان سے اور ہاتھ پکڑ کر، اور یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت بات درست ہے اور عورت کی آواز ستر نہیں ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) البتہ اس کا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامہ یا دانت نکالنے یا سرمہ لگانے کے لیے چھونا درست ہے اور یہ ضرورتیں بھی اسی وقت ہیں جب کوئی عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے۔ انتھی۔

(٤٨٣٥) عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ : مَامَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ : ((اذْهَبِىْ فَقَدْ بَايَعْتُكِ)).

[ابوداود: ٢٩٤١]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا' البتہ آپ ﷺ زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے بول دیتیں تو آپ ﷺ فرماتے: ''جاؤ! میں نے تم سے بیعت کر لی۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ .

باب: بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے۔

(٤٨٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا: ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُ)).

[ترمذی: ١٥٩٣؛ نسائی: ٤١٩٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم آپ ﷺ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہو سکے گا'' (یہ آپ ﷺ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں)

بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوْغِ .

باب: آدمی کب جوان ہوتا ہے۔

(٤٨٣٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : عَرَضَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فِى الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِىْ وَعَرَضَنِىْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِىْ قَالَ نَافِعٌ : فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ فَكَتَبَ اِلَى عُمَّالِهِ اَنْ يَفْرِضُوْا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوْهُ فِى الْعِيَالِ .

[ابن ماجه: ٢٥٤٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں پیش ہوا رسول اللہ ﷺ کے سامنے احد کے دن لڑائی میں اور میں چودہ برس کا تھا، آپ ﷺ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا) پھر میں پیش ہوا خندق کے دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ ﷺ نے منظور کر لیا۔ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی ان کے پاس آ کر' وہ ان دنوں خلیفہ تھے انہوں نے کہا: یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عالموں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہوا اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ برس سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٣٨) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِهِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ [سَنَةً]

عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے سوائے اس کے کہ اس میں یہ ہے کہ میں چودہ برس کا تھا آپ ﷺ نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

فَاسْتَصْغَرَنِي. [ابوداود:٤٤٠٧]

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى اَرْضِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيفَ وَقُوْعُهُ بِاَيْدِيْهِمْ .

باب: قرآن شریف کافروں کے ملک میں لیجانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا۔

(٤٨٣٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ . [بخاری: ٢٩٩٠؛ ابوداود: ٢٦١٠؛ ابن ماجه: ٢٨٧٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے سفر میں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ. [ابن ماجه:٢٨٨٠]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ منع کرتے تھے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ)) قَالَ اَيُّوْبُ : فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوْكُمْ بِهٖ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت لے جاؤ سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر ہے دشمن کے ہاتھ میں پڑ جانے کا۔'' ایوب نے کہا: دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا اور وہ لوگ جھگڑا کرتے تم سے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا ہے وہ روپیہ یا اشرفیاں کافروں کو دینا جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو۔

(٤٨٤٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ: ((فَاِنِّيْ اَخَافُ)) وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَحَدِيْثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ: ((مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ))

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ابن علیہ اور ثقفی کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں خوف کرتا ہوں۔'' اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ''دشمن کے ہاتھ لگ جانے کے خوف سے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيْرِهَا .

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے۔

(٤٨٤٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ اُضْمِرَتْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دوڑ کی ان گھوڑوں کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں

مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا. [بخاري: ٤٢٠؛ ابوداود: ٢٥٧٥؛ نسائي: ٣٥٨٦]

مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعض نے کہا: چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کیے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیہ سے بنی رزیق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمران لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِيَ الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ. [بخاري: ٢٨٦٩، ٧٣٣٦؛ نسائي: ٣٥٨٥؛ ابن ماجه: ٢٨٧٧]

مختلف اسناد سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے صرف ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھے لے کر مسجد میں جا پہنچا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا یعنی تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کر دیں پھر اس کو گرم جھول پہنا کر ایک بند کوٹھڑی میں باندھ دیں تاکہ پسینہ کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جائے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالا جماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دے دے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جائے اور وہ کچھ نہ دے دے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے۔ انتہی۔

بَابُ فَضِيْلَةِ الْخَيْلِ وَاَنَّ الْخَيْرَ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا.

باب: گھوڑوں کی فضیلت اور ان کی پیشانیوں میں خیر کے باندھے ہونے کے بیان میں۔

(٤٨٤٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). [بخاري: ٢٨٤٩]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔“

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ. [بخاري: ٣٦٤٤؛ نسائي: ٣٥٧٥؛ ابن ماجه: ٢٧٨٧]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے مالک کی روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٤٧) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ: الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ)).

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے: ”گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔“

[نسائی: ٣٥٧٤]

(٤٨٤٨) عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

یونس اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

[راجع: ٤٨٢٤]

(٤٨٤٩) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ])).

عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔''

[بخاری: ٢٨٥٠، ٢٨٥٢، ٣١١٩، ٣٦٤٣؛ ترمذی: ١٦٩٤؛ نسائی: ٣٥٧٦، ٣٥٧٧، ٣٥٧٨، ٣٥٧٩؛ ابن ماجه: ٢٣٠٥، ٢٧٨٦]

(٤٨٥٠) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَيْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ)) قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). [راجع: ٤٨٤٩]

عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے۔'' لوگوں نے عرض کیا' کیوں یارسول اللہ (ﷺ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک۔'' (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک)

(٤٨٥١) عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ. [راجع: ٤٨٤٩]

حصین سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکور ہے۔ لیکن اس میں عروہ بن جعد مذکور ہے۔

(٤٨٥٢) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ: ((الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)) وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ.

[راجع: ٤٨٤٩]

عروہ بارقی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں غنیمت اور ثواب کا ذکر نہیں ہے اور سفیان کی حدیث میں ہے کہ عروہ بارقی نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث سماعت فرمائی۔

(٤٨٥٣) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ ((الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ)).

[راجع: ٤٨٤٩]

عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں مگر اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

(٤٨٥٤) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ)).

[بخاری: ٢٨٥١، ٣٦١٥؛ نسائی: ٣٦٧٣]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔''

(٤٨٥٥) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٤٨٤٧]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے جہاد کے لیے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو۔ یا بعض گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعض منحوس۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ .

باب: گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں۔

(٤٨٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

[ابوداود: ٢٥٤٧؛ ترمذی: ١٦٩٨؛ نسائی: ٣٥٦٩؛ ابن ماجه: ٢٧٩٠]

○ ○ ○ ○

(٤٨٥٧) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى أَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى . [راجع:٤٨٥٦]

سفیان سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے اور عبدالرزاق کی حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ اور ایک سفید۔ ابن درید نے کہا: اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں۔ و اللّٰہ أعلم۔

(٤٨٥٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِيْ رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

[نسائی: ٣٥٦٨]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوْجِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(٤٨٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَإِيْمَانًا بِيْ وَتَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَّا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اس کی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا غنیمت دے کر۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل

تَعَالٰى إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهٗ مِسْكٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُ أَنِّيْ أَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُوْ فَأُقْتَلُ)).

[بخاري: ٣٦؛ نسائي: ٥٠٤٥؛ ابن ماجه: ٢٧٥٣]

پر آئے گا جیسا دنیا میں ہوا تھا۔ اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے کبھی بھی لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواریوں وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ چلنا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اللہ کی راہ میں پھر میں مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی بار بار اللہ کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت ﷺ کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ ایک ٹکڑے کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلیں پر خرچ کی دقت سے آپ ﷺ مجبور تھے اور جو آپ ﷺ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیوں کا سامان ہر وقت مشکل تھا۔

(٤٨٦٠) عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٤٨٥٩]

عمارہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٦١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهٖ إِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ ضامن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی راہ میں اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جائے گا اس کو جنت میں یا پھیر دے گا اس کے گھر کو جہاں سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ۔"

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٢) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ)). [نسائي: ٣١٤٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی ایسا نہیں جو زخمی ہو اللہ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر قیامت کے دن وہ آئے گا اس کا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔"

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٣) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ہمام بن منبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر پھر بیان کیا کئی حدیثوں کو

فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّقْعُدُوْا بَعْدِيْ)).

اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ''جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آئے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔'' اور فرمایا آپ ﷺ نے: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں پر تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب کو سواریاں دوں اور نہ ان کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ رہیں اور نہ ان کے دلوں کو بھلا لگے گا میرے ساتھ نہ چلنا۔''



(٤٨٦٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِيَّةٍ)) بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى)) بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں کو تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا۔'' ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں۔ اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔



(٤٨٦٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ)) نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ.

[بخاري: ٢٩٧٢؛ نسائي: ٣١٥١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں۔'' جیسے اوپر گزرا۔



(٤٨٦٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ)) اِلٰى قَوْلِهٖ: ((مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر ضامن ہوتا ہے جو اس کے راستہ میں نکلا ہو۔'' آپ ﷺ کے قول: ''میں اللہ کے راستہ میں کسی لڑنے والے لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہتا۔'' تک ہے۔

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔

(٤٨٦٧) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی مر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آئے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب

الشَّهِيْدُ فَإِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ)).

اس کو ملے۔شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور مارا جائے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو۔"

فائدہ۔نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لیے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جائیں گے اور ابن انباری نے کہا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت میں اس واسطے۔بعض نے کہا: اس لیے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا۔بعض نے کہا: اس لیے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اس کا حال گواہ ہے اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لیے کہ اس کا زخم اس کا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن انتھی ملخصًا۔

(٤٨٦٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جنت میں جائے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جائیں لیکن شہید آرزو کرے گا پھر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیوں کہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو۔"

○ ○ ○ ○

(٤٨٦٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] قَالَ: ((لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ)) قَالَ: فَاَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: ((لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ)) قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کونسی عبادت ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔" پھر انہوں نے پوچھا: دو یا تین بار اور آپ ﷺ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ "تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔" آخر تیسری بار میں آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز میں کھڑا رہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہاں تک کہ لوٹے مجاہد جہاد سے۔"

فائدہ۔اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔

(٤٨٧٠) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ١٦١٩]

سہیل سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٧١) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ اٰخَرُ: مَا اُبَالِيْ اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس بیٹھا تھا۔ایک شخص بولا مجھے پرواہ نہیں مسلمان ہونے کے بعد کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو۔دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں۔تیسرا بولا ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ

الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ ﷺ وَقَالَ: لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا.

حضرت ﷺ کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت پکارو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ ﷺ سے پوچھوں گا۔ اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ یعنی ”کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے برابر نہیں۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اللہ یا تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

(٤٨٧٢) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي تَوْبَةَ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا۔ باقی حدیث ابی توبہ کی حدیث کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت۔

(٤٨٧٣) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

[بخاري: ٦٤١٥]

سہل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)).

[بخاري: ٢٧٩٤؛ نسائي: ٣١١٨]

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٧٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ رَسُولُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰہِ ﷺ: ((لَوْ لَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اُمَّتِيْ)) وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ((وَلَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)).

[راجع: ٤٨٦٥]

''اگر میری امت میں ایسے لوگ نہ ہوتے۔'' باقی حدیث گزر چکی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے: ''اللہ کے راستہ میں شام یا صبح کرنا دینا و مافیہا سے بہتر ہے۔



(٤٨٧٧) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ ﷺ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ)).

[نسائی: ٣١١٩]

ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح یا شام کو چلنا اللہ کی راہ میں بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے اور غروب ہوتا ہے۔''



(٤٨٧٨) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَآءً.

[راجع: ٤٨٧٧]

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بالکل من وعن مذکورہ حدیث کی طرح بیان فرمایا۔



بَابُ بَيَانِ مَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُجَاهِدِ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ.

باب: جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان۔

(٤٨٧٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا اَبَا سَعِيْدٍ! مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ : ((وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ)). قَالَ : وَمَا هِيَ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)).

[نسائی: ٣١٣١]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو سعید جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے۔'' یہ سن کر ابو سعید رضی اللہ عنہ نے تعجب کیا اور کہا: پھر فرمائیے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ''ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین ہے۔'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔''



بَابُ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ اِلَّا الدَّيْنَ.

باب: شہید کا ہر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے۔

(٤٨٨٠) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ: ((اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ ؑ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ)).

[ترمذی: ۱۷۱۲؛ نسائی: ۳۱۵۶، ۳۱۵۷]

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر تو مارا جائے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور تیری نیت خالص ہو اللہ کیلئے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے کیا کہا۔'' وہ بولا: اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اگر تو مارا جائے صبر کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف نہ ہو گا۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اس بات کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: نیت خالص ہو یعنی خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت کے واسطے، اور قرض معاف نہ ہو گا اسی طرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہوں گے اور پہلے آپ ﷺ نے قرض کو مستثنیٰ نہیں کیا پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اسی وقت جتایا آپ ﷺ نے بیان کر دیا۔ انتھی۔

(٤٨٨١) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

[راجع: ٤٨٨٠]

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ مجھے بتائیں اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں باقی حدیث لیث کی حدیث کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٢) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الْمَقْبُرِيِّ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور آپ ﷺ منبر پر تھے: اس نے کہا: مجھے بتائیں اگر میں اپنی تلوار کے ساتھ ماروں (جہاد کروں) مقبری کی حدیث کے ہم معنی۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ)).

فرمایا: ”اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا لیکن قرض نہیں بخشے گا۔“

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ)).

عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا مٹا دیتا ہے سب گناہوں کو۔ مگر قرض کو نہیں۔“

بَابُ بَيَانِ اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَاَنَّهُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ.

باب: شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔

(٤٨٨٥) عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ [هُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ] عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [٣/ ال عمران:١٦٩] قَالَ: اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ؟ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُسْئَلُوْا قَالُوْا: يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا)).

[ترمذی: ٣٠١١؛ ابن ماجہ: ٢٨٠١]

مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، ہم نے عبداللہ بن مسعود ؓ سے پوچھا: اس آیت کا ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ یعنی ”مت سمجھ ان لوگوں کو جو قتل کیے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس روزی دیئے جاتے ہیں۔“ عبداللہ ؓ نے کہا: ہم نے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں، جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں، اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر ان قندیلوں میں آ رہتی ہیں۔ ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا: تم کچھ چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: اب ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چگتی پھرتی ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں، پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا، پھر پوچھا: جب انہوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ برابر پوچھے جاتا ہے) تو انہوں نے کہا: اے پروردگار! ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں (یعنی دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جائیں دوبارہ تیری راہ میں، جب پروردگار جل جلالہ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا ان کو۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے اور وہیں مومن عیش کریں گے۔ معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا ہو جائے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے، اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے۔ اور فلاسفہ کہتے ہیں کہ روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطباء کہتے ہیں کہ روح ایک بخار لطیف ہے بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیاۃ کا نام ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) یا اجسام لطیفہ کا یا جسم لطیف کا جو صورت بیان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ ہیں جو بدن میں سمائے ہوئے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی مر جاتا ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ .

باب جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت۔

(٤٨٨٦) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ : ((رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : ((مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ، يَعْبُدُ [اللّٰهَ] رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)).

[بخاری: ٢٧٨٦، ٦٤٩٤؛ ابوداود: ٢٤٨٥؛ ترمذی: ١٦٦٠؛ ابن ماجہ: ٣٩٧٨]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا: کون شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بچائے اپنے شر سے۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے، اور شافعی رحمہ اللہ اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں عزلت افضل ہے اور حدیث اسی پر محمول ہے۔

(٤٨٨٧) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)). [راجع:٤٨٨٦]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا: کون شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے۔'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کی عبادت کرے اور لوگوں کو بچائے اپنے شر سے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: ((رَجُلٌ فِيْ شِعْبٍ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((ثُمَّ رَجُلٌ)).

[راجع: ٤٨٨٦]

ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ((رَجُلٌ فِيْ شِعْبٍ)) ہے ((ثُمَّ رَجُلٌ)) نہیں کہا۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٨٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑوں کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اس کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں

الشَّعَفِ اَوْبَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ)). [ابن ماجه: ٣٩٧٧]

نالیوں میں رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک۔ آدمیوں میں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوائے اس کے۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: حضور ﷺ نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا: ایک مجاہد جانثار کو دوسرے عابد در کنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے الا وہ جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کے لیے نقصان کا ڈر نہ ہو۔

(٤٨٩٠) عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ: عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ: ((فِيْ شِعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ)) خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى. [راجع: ٤٨٨٩]

ابو حازم سے یہ روایت اس سند سے بھی مروی ہے اور ایک روایت میں فِيْ شِعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ کے الفاظ مروی ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٤٨٩١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ: ((فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ)). [راجع: ٤٨٨٩]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ اسے اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں لیکن اس میں فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ کے الفاظ ہیں (معنی و مفہوم وہی ہے)۔

بَابُ بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

باب: قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے۔

(٤٨٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) [فَقَالُوْا: كَيْفَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!] قَالَ: ((يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] فَيُسْتَشْهَدُ)). [نسائی: ٣١٦٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونوں جنت میں گئے۔" لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص لڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور شہید ہوا۔"

فائدہ: تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جائز نہیں ہو سکتی، اس لیے وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ ان سے پاک ہے تو مراد ہنسنے سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف ان کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنا ہے۔ انتہی۔ مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح ضحک یعنی ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر نزول اور استوا اور مجیء وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور تاویل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اس کی کوئی صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمۃ اللہ علیہم۔

(٤٨٩٣) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ابو زناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

[ابن ماجه: ١٩١]

(٤٨٩٤) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُ هُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) قَالُوْا: كَيْفَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی وجہ سے ہنستا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہو جائیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شہید کیا گیا اس لیے جنت میں داخل ہو گا پھر اللہ تعالیٰ دوسرے پر رحمت فرمائے گا اور اسے اسلام کی ہدایت عطا فرمائے گا پھر وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید کر دیا جائے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ.

باب: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے۔

(٤٨٩٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا)). [ابوداود: ٢٤٩٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر اور اس کا مارنے والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے۔'' (اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اس کو الزام دے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٤٨٩٦) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ)) قِيْلَ : مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچا دے۔'' لوگوں نے عرض کیا، وہ کون لوگ ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس میں یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم میں جائے گا نہیں پھر ایک جا نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویوں سے اس حدیث میں غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لائے تو اس کا مضمون وہی ہو گا جو حدیث یضحک اللّٰہ کا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا۔ انتھٰی مع زیادہ۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَتَضْعِيْفِهَا.

باب: اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب۔

(٤٨٩٧) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ ﷺ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص ایک اونٹنی لایا نکیل

قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ)).

[نسائی: ۳۱۸۷]

سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی نکیل پڑی ہوئی۔''

○ ○ ○ ○

(٤٨٩٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٤٨٩٧]

اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ اِعَانَةِ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَرْكُوْبٍ وَغَيْرِهٖ وَخِلَافَتِهٖ فِيْ أَهْلِهٖ بِخَيْرٍ.

باب: غازی کی مدد کرنے کی فضیلت۔

(٤٨٩٩) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ؓ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ: ((مَا عِنْدِيْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ)).

[ابوداود: ۵۱۲۹، ترمذی: ۲۶۷۱]

حضرت ابو مسعود انصاری ؓ سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سواری نہیں ہے۔'' ایک شخص بولا: ''یا رسول اللہ! میں اسے بتلا دوں اس شخص کو جو سواری دے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی نیکی کی راہ بتائے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٤٨٩٩]

اعمش سے اس سند کے ساتھ یہ روایت کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠١) عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيَ مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ: ((اِئْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ)) فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اَعْطِنِيَ الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ: يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِيْ عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ! لَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ.

[ابوداود: ۲۷۸۰]

انس ؓ سے روایت ہے، ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ ﷺ سے بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں کے پاس جا اس نے سامان کیا تھا جہاد کا پر وہ شخص بیمار ہو گیا۔'' وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تجھ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دیدے۔ اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا) اے فلانی! وہ سب سامان اس کو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ اللہ کی قسم جو چیز تو رکھ لے گی اس میں برکت نہ ہوگی۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا)).

[بخاری: ٢٨٤٣؛ ابوداود: ٢٥٠٩؛ ترمذی: ١٦٢٨، ١٦٣١؛ نسائی: ٣١٨٠، ٣١٨١]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سامان دیا کسی غازی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں، اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا۔'' (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا)).

[راجع: ٤٨٩٥]

زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سامان دیا کسی غازی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں، اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا۔'' (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)

(٤٩٠٤) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا اِلَى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ: ((لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا.)) [ابوداود: ٢٥١٠]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنی لحیان کی طرف بھیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا: ''دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا۔'' (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری کا)

(٤٩٠٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا بِمِثْلِهِ.

[راجع: ٤٩٠٤]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٦) عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٤٩٠٤]

یحییٰ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اِلَى بَنِيْ لِحْيَانَ فَقَالَ: ((لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ)) ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: ((اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ)).

[راجع: ٤٩٠٤]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی طرف لشکر بھیجا اور فرمایا: ''ہر دو آدمیوں سے ایک نکلے۔'' اور پیچھے رہ جانے والے سے فرمایا: ''جو گھر بار کی خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملے گا۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ حُرْمَةِ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ وَاِثْمِ مَنْ خَانَ فِيْهِنَّ.

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور ان میں خیانت کرنے والے کے گناہ کا بیان۔

(٤٩٠٨) عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَآءَ فَمَا ظَنُّكُمْ))؟

[ابوداود: ٢٤٩٦؛ نسائی: ٣١٩٠، ٣١٩١]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد سے کہا جائے گا کہ اس کے عمل میں سے جو چاہے وہ لے لے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٠٩) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ. [راجع:٤٩٠٨]

علقمہ بن مرثد ابن بریدہ رضی اللہ عنہ وہ اپنے باپ سے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩١٠) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ)) فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((فَمَا ظَنُّكُم))؟

[راجع:٤٩٠٨]

علقمہ بن مرثد سے اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا: ''تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے۔'' یہ فرما کر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: ''پھر تم کیا خیال کرتے ہو؟ (یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنے والا نہیں سب لے لے گا)۔

بَابُ سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِيْنَ.

باب: معذور پر جہاد فرض نہیں ہے۔

(٤٩١١) عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه [يَقُوْلُ] فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ [٤/ النسآء:٩٥] فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا فَجَآءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكَا اِلَيْهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ﴾ قَالَ شُعْبَةُ : وَاَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ رَّجُلٍ عَنْ زَيْدٍ [بْنِ ثَابِتٍ] فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْبَرَآءِ رضي الله عنه وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ رِوَايَتِهِ : سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

براء نے کہا: یہ آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی، تب عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنی میں اندھا ہوں اس لیے جہاد میں نہیں جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت ﴿غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ﴾ کا لفظ اترا یعنی وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

[بخاری: ۲۸۳۱، ۴۵۹۳]

(۴۹۱۲) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ كَلَّمَهُ ابْنُ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾.

○ ○ ○ ○

براء رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت اتری ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ تو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تب ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ اترا۔

بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ.

باب: شہید کے لیے جنت کا ثابت ہونا۔

(۴۹۱۳) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ قُتِلْتُ؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ أُحُدٍ.

[بخاری: ۴۰۴۶؛ نسائی: ۳۱۵۴]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں۔'' یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

○ ○ ○ ○

(۴۹۱۴) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ -قَبِيلَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ- فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَمِلَ هٰذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا)).

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا۔''

(۴۹۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم -قَالَ: لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَاءِهِ- قَالَ: فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَكَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا)) فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: ((لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا)) فَانْطَلَقَ رَسُولُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لائے وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا: مجھے یاد نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی کا انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا: ''ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ۔'' یہ سن کر چند آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں صرف وہ لوگ جائیں جن کی سواریاں موجود ہوں۔'' آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے

اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَآءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ)) فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ)) قَالَ: يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا. قَالَ: ((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا)) قَالَ: فَاَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ.

[ابوداود: ٢٦١٨]

بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔'' پھر مشرک قریب پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو جنت میں جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔'' عمیر رضی اللہ عنہ بن حمام انصاری نے کہا: یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: واہ سبحان اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کیوں کہتا ہے۔'' وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں سے میں بھی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جنت والوں میں سے ہے۔'' یہ سن کر اس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور ان کو کھانے لگا، پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہو اور جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت۔ جمہور علما کا یہی قول ہے۔

(٤٩١٦) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ رضی اللہ عنہ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ)) فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى اٰاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ.

عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا، وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے تلے ہیں۔'' یہ سن کر ایک شخص اٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا۔ اے ابوموسیٰ! تم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ ایسا فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا: میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا، پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہوا۔

[ترمذی: ۱۶۵۹]

(٤٩١٧) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ فِيْهِمْ خَالِىْ حَرَامٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَآءِ فَيَضَعُوْنَهُ فِى الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهُ وَيَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَآءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا: اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا قَالَ: وَاَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ مِنْ خَلْفِهٖ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِهٖ: ((اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوا: اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا)).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کچھ لوگ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھلا دیں۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قراء (قاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے' ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھی کرتے پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے۔ (صفہ مسجد میں ایک مقام تھا پٹا ہوا اس میں ستر آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے) رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔ انہوں نے راستہ میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرت ﷺ نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے۔ انہوں نے (مرتے وقت) کہا: یا اللہ! ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے، اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے۔ ایک شخص (کافروں میں سے) حرام کے پاس آیا (جو ماموں تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے) اور برچھا مارا ان کے ایسا کہ پار ہو گیا۔ حرام نے کہا: میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ''تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے'' (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی اور آپ ﷺ نے صحابہ کو خبر دی)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٤٩١٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَمِّىَ الَّذِىْ سُمِّيْتُ بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدْرًا فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ: اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ وَاِنْ اَرَانِىَ اللّٰهُ مَشْهَدًا [فِيْمَا] بَعْدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيَرَانِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا اَصْنَعُ قَالَ: فَهَابَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا قَالَ: فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ:

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے (یعنی ان کا نام بھی انس تھا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر ان پر بہت دشوار گزرا اور انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ ﷺ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور ڈرے اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے سے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا کیونکہ شاید نہ ہو سکے اور جھوٹے

فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ: يَا أَبَا عَمْرٍو! أَيْنَ؟ فَقَالَ: وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ: فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ قَالَ؟ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَّثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ: فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ قَالَ: فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ.

[ترمذی: ۳۲۰۰]

ہوں) پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ ان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا: اے ابوعمرو (یہ کنیت تھی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کی جو چچا تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے) کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا: افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آ رہی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان کے بدن پر اسی سے زائد زخم تھے تلوار، برچھی کے اور تیر کے، ان کی بہن یعنی میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوریں انگلیوں کی دیکھ کر (کیوں کہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت ﴿رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ (یعنی وہ مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے...... بعض تو اپنا کام کر چکے اور بعض انتظار کر رہے ہیں) صحابہ کہتے تھے: ان کے اور ان کے ساتھیوں کے باب میں اتری۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

باب: جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے۔

(٤٩١٩) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ أَعْلٰى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)). [بخاری: ۲۸۱۰، ۳۱۲٦، ۷٤۵۸؛ ابوداود: ۲۵۱۷، ۲۵۱۸؛ ترمذی: ۱٦٤٦؛ نسائی: ۳۱۳٦؛ ابن ماجہ: ۲۷۸۳]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے، اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔“



(٤٩٢٠) عَنْ أَبِي مُوسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَّيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے جو لڑتا ہے بہادری دکھلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمائش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ

قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). [راجع: ٤٩١٩]

اللہ کی راہ میں ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٢١) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٩١٩]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے ایک آدمی شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

(٤٩٢٢) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّ وَجَلَّ]؟ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). [راجع: ٤٩١٩]

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کونسی ہے؟ تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا (اور آپ ﷺ بیٹھے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: "جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔"

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ.

باب: جو شخص لڑے نمائش کے لیے وہ جہنمی ہے۔

(٤٩٢٣) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ! حَدِّثْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا: قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' لوگ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا (ناتل بن قیس خزامی۔ یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اے شیخ! مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: "پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا۔ جو شہید ہوا۔ جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلا دے گا وہ پہچانے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ بولے گا: میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرما دے گا: تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اس لیے کہ لوگ بہادر کہیں اور تجھے بہادر کہا گیا' پھر حکم ہوگا اس کو اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس

فِيكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ : كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَ فَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَجَوَّادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ)).

[نسائي: ٣١٣٧]

لائیں گے وہ اپنی نعمتیں دکھلائے گا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جائے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لیے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھ کو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا' اس کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب طرح کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھلائے گا وہ پہچان لے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے اس کے لیے کیا عمل کیے وہ کہے گا: میں نے کوئی راہ مال خرچنے کی جس میں خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے خرچا کہ لوگ سخی کہیں تو تجھے لوگوں نے سخی کہہ دیا دنیا میں۔ پھر حکم ہوگا' منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں ڈال دیں گے"

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ۔ تو جہاد' علم' صدقہ اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو جائیں گی، اللہ بچائے ریا اور نمائش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے بقول شخص نیکی برباد گناہ لازم۔ مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تھوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے۔ بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ ان کو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فسق نہیں ہوتے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں اللہ ہی اس کو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملے گا۔ غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جائے تو بھی برا نہیں۔ بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص اللہ کی رضامندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ ان کے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو۔ مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز' صدقہ' تہجد اور عبادات چھپ کر کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

(٤٩٢٤) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلُ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ. [راجع: ٤٩٢٣]

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جب لوگ جدا ہو گئے تو ان سے ناتل نامی' شامی نے کہا۔ باقی حدیث خالد بن حارث کی حدیث کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَّمْ يَغْنَمْ.

باب: جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کمائے اس کا ثواب اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کمائے۔

(٤٩٢٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِي

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں اور لوٹ کا مال کمائے اس کو دو حصے ثواب

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ الْغَنِيْمَةَ اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَيَبْقٰى لَهُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ لَّمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ)).

[ابوداود: ۲۴۹۷؛ نسائی: ۳۱۲۵؛ ابن ماجہ: ۲۷۸۵]

کے دنیا میں مل گئے، اب آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کمائے تو پورا ثواب آخرت میں ملے گا۔‘‘

○ ○ ○ ○

(٤٩٢٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ)). [راجع: ٤٩١٨]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصہ دنیا میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آئے اور نقصان اٹھائے (یعنی زخمی ہو یا مارا جائے) تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا۔‘‘

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کر لیں تو ان کا ثواب بنسبت ان مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں اور لوٹ گویا بدل ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اس کے خلاف کوئی حدیث صحیح اور صریح نہیں آئی۔

بَابُ قَوْلِهٖ ﷺ: ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ)).

باب: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے۔

(٤٩٢٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّانَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ)).

[بخاری: ۱، ۵٤، ۲۵۲۹، ۳۸۹۸، ۵۰۷۰، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣؛ ابوداود: ۲۲۰۱؛ ترمذی: ۱٦٤۷؛ نسائی: ۷۵، ۳٤۳۷، ۳۸۰۳]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی، پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت کے بیاہنے کے لیے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے۔‘‘

فائدہ۔ اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے واسطے جس کا نام ام قیس تھا مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے یہ حال آپ ﷺ سے عرض کیا تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعض نے ربع اسلام کہا ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تا کہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری رحمہ اللہ نے ایسا ہی کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے۔ حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوائے علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل کیا: محمد بن ابراہیم تیمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) سوائے یحییٰ بن سعید انصاری نے۔ البتہ دو سو آدمیوں سے زیادہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور اس لیے اکثر اماموں نے اس حدیث کو متواتر نہیں کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام میں کیوں کہ شروع اسناد میں تواتر نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہے کہ تین تابعی اس کو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں یحییٰ، محمد اور علقمہ رحمہم اللہ۔ جمہور علما نے کہا کہ انما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہوں گے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے لغو ہوں گے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو، غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہیں ہیں ایسے ہی نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، اعتکاف اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے دھونے میں نیت شرط نہیں ہے۔ انتھٰی مختصرًا۔

(٤٩٢٨) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَّمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ ـ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. [راجع: ٤٩٢٧]

یحییٰ بن سعید مالک کی سند کے مطابق اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور سفیان کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

باب: اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب۔

(٤٩٢٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل جائے گا گو شہادت نہ ملے۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٣٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ)) وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ فِيْ حَدِيْثِهٖ ((بِصِدْقٍ)).

[ابو داود: ١٥٢٠؛ ترمذی: ١٢٥٣؛ نسائی: ٦١٦٢؛ ابن ماجه: ٢٧٩٧]

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سچائی سے شہادت مانگے اللہ سے، اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے۔'' اور ابو طاہر نے اپنی حدیث میں ((بِصِدْقٍ)) ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ ذَمِّ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِالْغَزْوِ.

باب: جو شخص مر جائے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے اس کی مذمت کے بیان میں۔

(٤٩٣١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ.)) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: فَنُرٰى اَنَّ ذٰلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر مرا۔'' عبداللہ بن مبارک نے کہا: ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے متعلق ہے۔

كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[ابو داود: ۲۵۰۲؛ نسائی: ۳۰۹۷]

فائدہ۔ اور لوگوں نے کہا: یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے۔ انتھٰی۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ اَوْ عُذْرٌ اٰخَرُ.

باب: جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اس کا ثواب۔

(۴۹۳۲) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ: ((اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ)). [ابن ماجه: ۲۷۶۵]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آ سکے۔“

(۴۹۳۳) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ((اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ)). [راجع: ۴۹۳۲]

اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے سوائے اس کے کہ وکیع کی حدیث میں ہے کہ ”وہ اجر و ثواب میں تمہارے شریک ہوتے ہیں۔“

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ.

باب: دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت۔

(۴۹۳۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ)) يَشُكُّ اَيُّهُمَا قَالَ قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَالَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ ﷺ کی محرم تھیں یعنی رضائی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپ ﷺ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگیں رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ پھر آپ ﷺ جاگے ہنستے ہوئے، ام حرام نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے، وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس طرح دریا کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے، جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر۔“ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے۔ آپ ﷺ نے دعا کی، پھر سر رکھا اور آپ ﷺ سو رہے پھر جاگے ہنستے

وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ)) فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَآبَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ .

ہوئے میں نے پوچھا: آپ ﷺ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چندلوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے۔'' اور بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی۔'' پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرص فتح کرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں۔

[بخاری: ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۶۲۸۲، ۶۲۸۱، ۷۰۰۱؛ ابو داود: ۲٤۹۰؛ ترمذی: ۱٦٤٥؛ نسائی: ۳۱۷۱]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جوں کا مارنا جائز ہے۔ اس طرح محرم کا سر چھونا اس کے ساتھ خلوت کرنا اس کے پاس سونا۔ اور اس حدیث میں آپ ﷺ کے کئی معجزے مذکور ہیں۔ ایک تو اپنی امت کی ترقی کی پیشین گوئی۔ دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے۔ تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہیں گی ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا معاویہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤٩٣٥) عَنْ اُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: اَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ: ((اُرِيْتُ قَوْمًا مِنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ)) فَقُلْتُ: اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((فَاِنَّكِ مِنْهُمْ)) قَالَتْ: ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ اَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ: اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ: ((اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ)) قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا اَنْ جَآءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ جیسے اوپر گزری۔ یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بعد اس کے اور لوگوں نے جہاد کیا سمندر میں۔ عبادہ ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک خچر سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گرا دیا ان کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں)۔

[بخاری: ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸،

۲۸۹٤، ۲۸۹٥؛ ابوداود: ۲٤۹۰، ۲٤۹۱؛ نسائی: ۳۱۷۲؛ ابن ماجه: ۲۷۷٦]

(٤۹۳٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّىْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَضْحَكَكَ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[راجع: ٤۹۲۸]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مجھ سے قریب سو گئے، پھر جاگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنستے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے اس بحر اخضر پر۔'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

(٤۹۳۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنْتَ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہا خَالَةَ لِاَنَسٍ رضی اللہ عنہ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ.

[راجع: ٤۹۳٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس رضی اللہ عنہ کی خالہ (ام حرام رضی اللہ عنہا) بنت ملحان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس سر رکھ کر (سو گئے) باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

باب: اللہ کی راہ میں چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت۔

(٤۹۳۸) عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِىَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ)). [نسائى: ۳۱٦۸]

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینہ بھر روزے رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے۔ جو مر جائے گا تو اس کا یہ کام برابر جاری رہے گا (یعنی اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہوگا بڑھتا ہی چلا جائے گا یہ خاص ہے اس عمل سے) اور اس کا رزق جاری ہو جائے گا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جائے گا فتنہ سے۔''

❖ ❖ ❖ ❖

(٤۹۳۹) عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ اَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى. [راجع: ٤۹۳۸]

حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اسی طرح جیسا کہ لیث نے عن ایوب بن موسیٰ سے روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَآءِ .

باب: شہیدوں کا بیان۔

(٤٩٤٠) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِىْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ)) وَقَالَ : ((الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ])).



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص جا رہا تھا، اس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی، وہ ہٹا دی، اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ دیا اور اس کو بخش دیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا یعنی جو مرض عام ہو جائے اس زمانے میں طاعون تے دست سے ہوتا ہے) سے مرے جو پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا پیچش یا استسقا سے) جو پانی میں ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے جو اللہ کی راہ میں مارا جائے۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے، جو جل کر مرے، جو عورت زچگی کے عارضے میں مرے، جو مرد اپنا مال بچانے میں مارا جائے، جو مرد اپنے بال بچوں بی بی کے بچانے میں مارا جائے، اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ثواب شہیدوں کا ملے گا۔ لیکن ان کو غسل دیا جائے گا اور ان پر نماز پڑھی جائے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو اس کو غسل نہ دیں گے اور اس کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

(٤٩٤١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاتَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ: ((اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِىْ اِذًا لَّقَلِيْلٌ)) قَالُوْا : فَمَنْ هُمْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِى الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَّاتَ فِى الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ)) قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ : اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْكَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ قَالَ: ((وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم شہید کس کو سمجھتے ہو۔'' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے۔'' لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! پھر شہید کون کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر جائے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے، طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے، جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے، جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔''



(٤٩٤٢) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سُهَيْلٌ : قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مِقْسَمٍ : اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْكَ اَنَّهُ زَادَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ((وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ)).

سہیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن مقسم نے کہا: میں تیرے بھائی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں۔ باقی حدیث اسی طرح ہے اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ ''جو ڈوب گیا وہ بھی شہید ہے۔''



(٤٩٤٣) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِىْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ

اس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ ''غرق ہونے والا بھی شہید ہے۔''

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَزَادَ فِیْهِ ((وَالْغَرِقُ شَهِیْدٌ)).

○ ○ ○ ○

(٤٩٤٤) عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ: قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: بِمَ مَاتَ یَحْیَی ابْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ؟ قَالَتْ قُلْتُ: بِالطَّاعُوْنِ قَالَتْ: [فَقَالَ:]قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)).

حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: یحییٰ بن ابی عمرہ کس عارضے میں مرے؟ میں نے کہا: طاعون سے مرے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے۔‘‘

[بخاری: ۲۸۳۰، ۵۷۳۲]

○ ○ ○ ○

فائدہ: میرے تینوں بھائیوں نے یعنی مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزماں صاحب اور مولوی حافظ حاجی فرید الزماں اور مولوی حاجی سعید الزماں نے شہر حیدرآباد میں طاعون سے انتقال کیا مطعون بھی مرے اور مبطون بھی، اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا اجر دے اور ہماری ان کی ملاقات جنت میں نصیب کرے۔ جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ للہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں۔

(٤٩٤٥) عَنْ عَاصِمٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

عاصم سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے۔

[راجع: ٤٩٤٤]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ الرَّمْیِ وَالْحَثِّ عَلَیْهِ وَذَمِّ مَنْ عَلِمَهٗ ثُمَّ نَسِیَهٗ.

باب: تیراندازی کی فضیلت کے بیان میں اور اس شخص کی مذمت کے بیان میں جس نے سیکھ کر بھلا دیا۔

(٤٩٤٦) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ: ((﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ)).

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ منبر پر فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’تیار کرو کافروں کے لیے قوت کو، قوت سے مراد تیراندازی ہے قوت سے مراد تیراندازی ہے قوت سے مراد تیراندازی ہے۔‘‘

[ابوداود: ٢٥١٤؛ ابن ماجہ: ٢٨١٣]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: جہاد کے لیے تیراندازی سیکھنے کی فضیلت اسی حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہوں۔ انتہیٰ۔

(٤٩٤٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((سَتُفْتَحُ عَلَیْكُمْ اَرَضُوْنَ وَیَكْفِیْكُمُ اللّٰهُ فَلَا یَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ)).

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ’’چند روز میں کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کافی ہے پھر کوئی تم میں سے اپنا تیر کا کھیل نہ چھوڑے۔‘‘ (یعنی تیر نشانہ پر لگانا سیکھے)

(٤٩٤٨) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی مانند روایت نقل

بِمِثْلِهِ.

کرتے ہیں۔

(٤٩٤٩) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ: تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ: لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اُعَانِيْهِ قَالَ الْحَارِثُ: فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْقَدْ عَصٰى)).

عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہو گا۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ ﷺ سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حارث نے کہا: میں نے ابن شماسہ سے پوچھا: وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے۔“



بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ)).

باب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔

(٤٩٥٠) عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ: ((وَهُمْ كَذٰلِكَ)).

[ترمذی: ۲۲۲۹؛ ابن ماجہ: ۱۰]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔“



(٤٩٥١) عَنِ الْمُغِيْرَةِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَنْ يَّزَالَ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ)). [بخاری: ۷۳۱۱، ۷۴۵۹]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں سے ایک قوم ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے۔“

اہل حدیث کی فضیلت:-

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جائے گا اور امام بخاری نے کہا: یہ گروہ اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں اور مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ اللہ کی پناہ لیکن حضور ﷺ کا فرمانا خلاف نہیں ہو سکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہل حدیث اور موحد یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدہا ہزار فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں یہ لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

(٤٩٥٢) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَرْوَانَ سَوَاءً. [راجع: ٤٩٥١]

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' باقی حدیث مروان کی حدیث کی طرح ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [أَنَّهُ] قَالَ: ((لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے اوپر لڑتی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت تک۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). [راجع: ٣٩٥٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: "ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا قیامت تک"۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٥) عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِیءٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ)).

[بخاري: ٣٦٤١، ٧٤٦٠]

عمیر بن ہانی سے روایت ہے' میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا منبر پر وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: "ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٦) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ ﷺ ذَكَرَ حَدِيْثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى مِنْبَرِهِ حَدِيْثًا غَيْرَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٥٧) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى

عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری سے روایت ہے' میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا' ان کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر' وہ بدتر ہوں گے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ

شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ اِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رضي الله عنه فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ : يَاعُقْبَةُ ! اِسْمَعْ مَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ: عُقْبَةُ : هُوَاَعْلَمُ وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ)) فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ : اَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا كَرِيْحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيْرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ .

ان کو دے دے گا لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آئے۔ مسلمہ نے ان سے کہا: اے عقبہ! عبداللہ کیا کہتے ہیں۔ عقبہ نے کہا! وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ پر میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی۔ جو کوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔“ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک (حضرت ﷺ نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جس میں مشک کی سی بو ہوگی اور ریشم کی طرح بدن پر لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اس کو مار دے گی بعد اس کے سب برے (کافر) لوگ رہ جائیں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔



(٤٩٥٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) .

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔“

بَابُ مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَآبِّ فِي السَّيْرِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّعْرِيْسِ فِي الطَّرِيْقِ .

باب: جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت۔

(٤٩٥٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَآمِّ بِاللَّيْلِ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے میں (یعنی اچھے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ بافراط ہو) تو اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط میں تو جلدی چلے جاؤ اس پر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جائیں) اور جب رات کو تم اترو تو راہ سے بچ کر اترو کیونکہ وہ رات میں زہریلے جانوروں کا ٹھکانہ ہے۔“

فائدہ: کیونکہ راہ میں اکثر جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی ادھر سے گزرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کیلئے۔

(٤٩٦٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب قحط میں سفر کرو تو جانوروں

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)). [ترمذی:٢٨٥٨]

کے مغز جاتے رہنے سے پہلے ان کو جلد لے جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک میں زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پا کر بالکل سقط ہو جائیں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جائیں گی مغز نہ رہے گا)

○ ○ ○ ○

بَابٌ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ.

باب: سفر ایک عذاب ہے۔

(٤٩٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدُكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ)) قَالَ : نَعَمْ . [بخاری: ١٨٠٤، ٣٠٠١، ٥٤٢٩؛ ابن ماجه: ٢٨٨٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم کو سونے' کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں اکثر تکلیف ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم میں سے اپنا کام سفر میں پورا کرے وہ جلد اپنے گھر کو چلا آئے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ وَهُوَ الدُّخُوْلُ لَيْلًا لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ.

باب: مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے۔

(٤٩٦٢) عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَاْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْعَشِيَّةً. [بخاری: ١٨٠٠]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تا کہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٦٣) عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ : كَانَ لَايَدْخُلُ . [راجع: ٣٩٥٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث اسی طرح روایت کرتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ پہلی روایت میں لَا يَطْرُقُ تھا اور اس میں لَا يَدْخُلُ ہے۔

(٤٩٦٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ: ((اَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ)) . [بخاری: ٥٠٧٩، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦؛ ابوداود: ٢٧٧٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جہاد میں، جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہرو ہم رات کو جائیں گے تا کہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرے۔'' (یعنی بال وغیرہ صاف کر لے)

○ ○ ○ ○

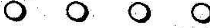
فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جائے کہ فلاں شخص آج آنے والے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ ہے۔

(٤٩٦٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَدِمَ اَحَدُ كُمْ لَيْلًا فَلَا يَاْتِيَنَّ اَهْلَهُ طُرُوْقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ)). [راجع: ٤٩٦٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر میں گھسا نہ چلا آئے (بلکہ ٹھہرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔''

(٤٩٦٦) عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٩٦٤]

سیار سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔



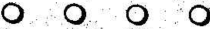
(٤٩٦٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهُ طُرُوْقًا. [بخاری: ٥٢٤٤؛ ابوداود: ٢٧٧٧]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو اچانک رات کو اپنے گھر میں نہ آئے۔ (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہیں۔)



(٤٩٦٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٤٩٦٦]

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے۔



(٤٩٦٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ. [بخاری: ١٨٠١، ٥٢٤٣؛ ابوداود: ٢٧٧٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے، گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا ان کا قصور ڈھونڈھنے کو (کیوں کہ اس میں ایک تو گمان بد ہے جو شریعت میں منع ہے۔ دوسرے عورت کی دل شکنی کا باعث ہے اور اس میں صدہا قباحتیں ہیں۔ تیسرے اللہ نہ کرے اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہے)۔

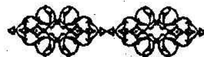


(٤٩٧٠) عَنْ سُفْيَانَ قَالَ : لَا اَدْرِيْ هٰذَا فِي الْحَدِيْثِ اَمْ لَا ' يَعْنِيْ اَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ اَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ. [راجع: ٤٩٦٨]

اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن راوی حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا یہ جملہ حدیث میں سے ہے یا نہیں، یعنی ان کی خیانت کو تلاش کرے اور ان کے حالات سے واقفیت حاصل کرے۔

(٤٩٧١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ وَلَمْ يَذْكُرْ: يَتَخَوَّنُهُمْ وَيَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ. [راجع: ٤٩٦٨]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے رات کے وقت (اچانک) گھر آنے کی کراہت بیان کرتے ہیں اور یہ جملہ ذکر نہیں کیا: گھر کے حالات کا تجسس اور گھر والوں کی کمزوریوں پر مطلع ہو۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ .

(٤٩٧٢) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! إِنِّيْ أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللهِ [عَلَيْهِ] فَقَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ)) قُلْتُ: وَإِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا)) قُلْتُ لَهُ: فَإِنِّيْ أَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيْبُ فَقَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ)).

[بخاري: ٥٤٧٧، ٧٣٩٧؛ ابوداود: ٢٨٤٧؛ ترمذي: ١٤٦٥؛ نسائي: ٤٢٧٨، ٤٣١٦؛ ابن ماجه: ٣٢١٥]

باب: سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان۔

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو کہ وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو اپنا سکھایا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے تو کھا جو شکار کرے۔'' میں نے کہا: اگر وہ مار ڈالے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔'' میں نے کہا: میں معراض پھینکتا ہوں اس سے شکار مارتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جائے (نوک کی طرف سے) تو کھالے اس جانور کو اور جو پٹ لگے عرض میں تو مت کھا اس کو۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: شکار کی اباحت پر علما کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے لیے کرے تو وہ مکروہ ہے مالک رحمہ اللہ کے نزدیک۔ اور لیث اور ابن عبدالحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: جب کتا شکار پر چھوڑیں یا جانور ذبح یا نحر کرنے لگیں تو صرف بسم اللہ کہنا چاہیے بالاجماع۔ اب یہ واجب ہے یا سنت، اس میں اختلاف ہے۔ شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سنت ہے اگر سہواً یا عمداً چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہے احمد رحمہ اللہ سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین رحمہ اللہ اور ابوثور رحمہ اللہ سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابوحنیفہ، مالک، ثوری رحمہم اللہ اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور قصداً چھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگر چہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک، شافعی، ابوحنیفہ رحمہم اللہ اور جمہور علما کا اور حسن بصری، نخعی، قتادہ، احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور یہ ضروری ہے کہ کتا شکاری یعنی سدھایا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو اس کا شکار بالاجماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک مگر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطاء اور اوزاعی سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہے یا مجوسی ہے تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے۔ اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعض نے کہا: معراض وہ تیر ہے بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعض نے کہا: وہ ایک لکڑی ہے جس کے دونوں کنارے پتلے اور درمیان سے موٹی ہوتی ہے۔ مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے۔ اسی طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلے نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن المسیب اور جمہور علما سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنی غلیل کا مطلقاً درست نہیں ہے جب تک اس جانور کو زندہ پا کر ذبح نہ کریں۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤٩٧٣) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ؓ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ)). [بخاري: ٥٤٨٣، ٥٤٨٧؛ ابو داود: ٢٨٤٨؛ ابن ماجه: ٣٢٠٨]

عدی ؓ بن حاتم سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے شکاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چھوڑے تو کھا ان جانوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کھا لے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے لیے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جائیں تب بھی مت کھا۔“



فائدہ: نووی ؒ نے کہا: سنن ابوداؤد میں یہ حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کھا لے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھا لے، اور اس میں اختلاف ہے علما کا شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور اسحق ؒ کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے۔ سعد، سلمان، ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے شکاری کا بھی لیکن سوائے شافعی ؒ کے اور علما نے اس کا کھانا جائز رکھا ہے۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤٩٧٤) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ؓ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: ((إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَأْكُلْ)) وَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ)) قُلْتُ: فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِيْ أَيُّهُمَا أَخَذَهُ؟ قَالَ: ((فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى

عدی ؓ بن حاتم سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے معراض کے شکار کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب نوک سے معراض لگے تو کھا لے اور جب پٹ لگے اور مر جائے تو وہ وقیذ ہے (یعنی موقوذہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جائے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو۔“ اور میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کتے کے متعلق، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اپنا کتا چھوڑے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تو کھا لے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھا لے تو مت کھا کیونکہ اس نے شکار کیا اپنے لیے۔“ میں نے کہا: اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔“

غَيْرِهِ)). [بخاري: ١٧٥، ٢٠٥٤، ٥٤٧٦، ٥٤٨٦؛ ابو داود: ٢٨٥٤؛ نسائي: ٤٢٨٤، ٤٣١٧]

○ ○ ○ ○

(٤٩٧٥) عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. [راجع: ٤٩٧٣]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا۔ (پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی)

○ ○ ○ ○

(٤٩٧٦) عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٩٧٣]

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(٤٩٧٧) عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيْذٌ)) وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ؟ فَقَالَ: ((مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ، فَخَشِيْتَ أَنْ يَكُوْنَ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهِ)). [بخاري: ٥٤٧٥؛ ترمذي: ١٤٧١؛ نسائي: ٤٢٧٥، ٤٢٨٠، ٤٢٨٥، ٤٣١٩؛ ابن ماجه: ٣٢١٤]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نوک سے لگے تو کھا لے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے۔'' (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اس میں سے کھائے نہیں تو اس کو کھا لے اس لیے کہ اس کی زکوٰۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا۔ اگر تو اس کے ساتھ دوسرا کتا پائے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ کہ دوسرے کتے پر۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٧٨) عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٤٩٥٣]

حضرت زکریا بن ابی زائدہ اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

(٤٩٧٩) عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيْلًا وَرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: أُرْسِلُ كَلْبِيْ فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا قَدْ أَخَذَ فَلَا أَدْرِيْ أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ: ((فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ)). [نسائي: ٤٢٨١، ٤٢٨٤]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے (شعبہ نے کہا) وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مت کھا اس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔''

(٤٩٨٠) عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی۔

مِثْلَ ذٰلِكَ. [نسائی: ٤٢٨٢، ٤٢٨٤]

○ ○ ○ ○

(٤٩٨١) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَاِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَّهُ غَرِيْقًا فِي الْمَآءِ فَلَا تَاْكُلْ)). [بخاری: ٥٤٨٤؛ ابوداود: ٢٨٤٩، ٢٨٥٠؛ ترمذی: ١٤٦٩؛ نسائی: ٤٢٧٩، ٤٢٨٦، ٤٢٧٤، ٤٣٠٩، ٤٣١٠؛ ابن ماجه: ٣٢١٣]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پائے تو ذبح کر اس کو اور جو مار ڈالے لیکن کھائے نہیں اس میں سے تو بھی کھا اس کو اور جو تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کھا اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اس کو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار (تیر کھا کر) ایک دن تک غائب رہے بعد اس کے تو اس میں سوائے اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پائے تو کھا اس کو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو مت کھا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٢) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ؟ قَالَ: ((اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَّهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ، الْمَآءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ)). [راجع: ٤٩٧٢]

عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا شکار کو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تو اس کو مرا ہوا پائے تو کھا اس کو مگر جس صورت میں وہ پانی میں پڑا ہو تو مت کھا۔ اس لیے کہ معلوم نہیں وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا۔''

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٣) عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ﷺ يَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ نَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَاَصِيْدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ اَوْ بِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَخْبِرْنِيْ مَا الَّذِيْ يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ [مِنْ] اَهْلِ الْكِتَابِ تَاْكُلُوْنَ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں، ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے، تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہوں سکھائے ہوئے کتے سے، اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے جو سکھایا نہیں گیا، تو بیان کیجیے مجھ سے جو حلال ہو ان میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں دوسرے جو اور برتن نہ ملیں تو دھو لو ان کو پھر کھاؤ ان میں، اور جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار

فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِیْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ)).

کی زمین میں ہو۔ پس جس کو تیر پہنچے اور تو اس پر اللہ کا نام لے تو اسے کھا لے اور جو تو اپنے شکاری کتے سے شکار کرے تو اس پر اللہ کا نام لے اور کھا لے اور جو ایسے کتے کا شکار ہو جو شکاری نہ ہو اور تو اسے زندہ پالے تو اسے ذبح کر کے پھر کھا لے۔''

[بخاری: ٥٤٧٨، ٥٤٨٨، ٥٤٩٦، ٢٨٥٥؛ ترمذی: ١٥٦٠؛ نسائی: ٤٢٧٧]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ اگر دوسرے برتن ملیں تو ان میں کھاؤ پیو اگر نہ ملیں تو دھوڈالو ان کو کھاؤ پیو ان میں۔ اور یہ حدیث مخالف ہے فقہا کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے دھوڈالنے کے بعد، اس میں کوئی کراہت نہیں اگر چہ دوسرا برتن مل سکتا ہو۔ اور اس حدیث سے جب دوسرا برتن مل سکتا ہو تو اس کے استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھونے سے یہ کراہت نہیں جاتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہے جس میں سور کا گوشت پکا کرتا ہو یا شراب پی جاتی ہو اور فقہا کی مراد وہ برتن ہے جس میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو۔ انتہٰی مختصرًا۔

(٤٩٨٤) عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ: صَيْدَ الْقَوْسِ.

اس سند کے ساتھ یہ حدیث ابن مبارک کی مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں کمان کے ساتھ شکار کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

[راجع: ٤٩٨١]

○ ○ ○ ○

بَابُ اِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهُ.

باب: شکار کے غائب ہونے کے بعد پھر مل جانے کے حکم کے بیان میں۔

(٤٩٨٥) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ)).

ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جائے بعد اس کے ملے تو کھا اس کو جب تک بدبودار نہ ہو۔''

[ابو داود: ٢٨٦١؛ نسائی: ٤٣١٤]

○ ○ ○ ○

(٤٩٨٦) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الَّذِیْ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ: ((فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ)). [راجع: ٤٩٨٣]

ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو اپنا شکار تین روز کے بعد پائے فرمایا: ''وہ کھائے اس کو اگر سڑ نہ گیا ہو۔''

(٤٩٨٧) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِيْثَهُ فِی الصَّيْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ شکار کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اس سند کی روایت میں بدبو کا ذکر نہیں

الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُوْ نَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ: ((كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ)).

[ترمذي: ١٤٦٤]

اور کتے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ جاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

O O O O

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

باب: ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجہ سے کھانے والے پرندے کی حرمت کا بیان۔

(٤٩٨٨) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ: زَادَ إِسْحَاقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ. [بخاري: ٥٥٣٠، ٥٧٨٠؛ ابوداود: ٣٨٠٢؛ ترمذي: ١٤٧٧؛ نسائي: ٤٣٣٦، ٤٣٥٣؛ ابن ماجه: ٣٢٣٢]

حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے۔ زہری نے کہا: ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو یہاں تک کہ ہم شام کے ملک میں آئے۔

O O O O

(٤٩٨٩) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ.

[راجع: ٤٩٨٦]

ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے۔ ابن شہاب نے کہا: ہم نے یہ حدیث حجاز میں اپنے علما سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقہا میں سے تھے۔

O O O O

(٤٩٩٠) عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. [راجع:٤٩٨٦]

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

O O O O

(٤٩٩١) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُوْنُسَ وَعَمْرٍو وَكُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحٌ وَيُوْسُفُ فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ. [راجع:٤٩٨٦]

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سند کے ساتھ یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور انہوں نے کھانے کا ذکر کیا ہے۔ سوائے صالح اور یوسف کی روایت کے کہ اس میں صرف کچلی والے درندے کا (گوشت کھانے) کی ممانعت کا ذکر ہے۔

(٤٩٩٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر کچلی

قَالَ: ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ)).

[نسائی: ٤٣٣٥؛ ابن ماجه: ٣٢٣٣]

والے درندے کا کھانا حرام ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٣) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(٤٩٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ [وَعَنْ] كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

[ابو داود: ٣٨٠٣]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجہ سے پرندے سے۔"

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٥) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٤٩٩١]

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

[راجع: ٤٩٩١]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجوں (ناخنوں) سے والے سے پرندے کا (گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٤٩٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ. [راجع: ٤٩٩١]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے (اور پھر آگے) شعبہ عن الحکم کی طرح روایت کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جمہور علما جیسے شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور ابوداؤد رحمہم اللہ کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا، اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ مَيْتَاتِ الْبَحْرِ.

باب: دریا کے مردے کا مباح ہونا۔

(٤٩٩٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَّرَ عَلَيْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقَّى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ: فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ: نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بھیجا اور ہمارا سردار ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بنایا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اس کے علاوہ اور کچھ آپ ﷺ کو نہ ملا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابوالزبیر نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم ایک کھجور کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے۔ وہ ہم کو سارے دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنے

الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ : وَانْطَلَقْنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ الضَّخْمِ فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ : قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ : لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا قَالَ: فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا قَالَ : [وَ] لَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا فَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ : ((هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا)) قَالَ : فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ ﷺ مِنْهُ فَاَكَلَهُ.

[ابو داود: ۳۸۴۰]



لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا: یہ مردار ہے۔ پھر کہنے لگے: نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو۔ جابر نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے۔ (اس کا گوشت کھایا کرتے) یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ جابر نے کہا: تم دیکھو ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے بھرتے تھے اور اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ آخر ابو عبیدہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھا، ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے، وہ اس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنا لئے توشہ کے واسطہ (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ ابلا ہوا گوشت جو سفر کیلئے رکھتے ہیں)۔ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لئے اس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھلاؤ۔'' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے اس کا گوشت آپ ﷺ کے پاس بھیجا آپ ﷺ نے اس کو کھایا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی میں پست ہمت نہ ہوتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم اپنا توشہ اپنی گردنوں پر لیتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ختم ہو چکا تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے توشہ جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: پہلے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے اس کو مردار کہا، پھر ان کا اجتہاد بدل گیا اور انہوں نے کہا: یہ حلال ہے گو مردار ہو کیوں کہ وہ مضطر تھے اور مضطر کے لیے مردار بھی حلال ہے۔ اور حضور ﷺ نے جو اس کا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے کے لیے کیونکہ وہ حلال تھا یا اس لئے کہ وہ خاص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو متبرک سمجھ کر۔ اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی چیز مانگنا درست ہے اور یہ سوال حرام نہیں اور اجتہاد جائز ہونے کی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مر جائے خواہ شکار سے مر جائے۔ اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے مچھلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانوروں میں تین قول ہیں سب میں زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مینڈک بھی درست ہے۔ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سوائے مچھلی کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے، اسی طرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آئے ہمارے نزدیک (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور جمہور علما کے نزدیک حلال ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے۔ انتہٰی مختصراً۔

(٤٩٩٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيْرُنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ: فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلٰى أَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ: وَجَلَسَ فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ قَالَ: وَأَخْرَجْنَا مِنْ [وَقْبِ] عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِيْ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ.

[بخاری: ٤٣٦١، ٥٤٩٤؛ نسائی: ٤٣٦٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے، ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے، تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام یہی ہو گیا پتوں کا لشکر، پھر سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں، اس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے، اور اس کی چربی بدن پر ملتے رہے، یہاں تک کہ ہم زوردار ہو گئے، پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر میں دیکھا، اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا، وہ اس کی پسلی کے تلے سے نکل گیا، اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ جابر نے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ (اس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک تھیلہ تھا کھجور کا تو ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے، پھر ایک ایک کھجور دینے لگے، جب وہ بھی نہ ملی، تو ہم کو معلوم ہوا اس کا نہ ملنا۔ (یعنی ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی)



(٥٠٠٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: فِيْ جَيْشِ الْخَبَطِ أَنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ أَبُوْ عُبَيْدَةَ. [راجع: ٤٩٩٩]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے، پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا۔ (اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہیں اونٹ تمام ہو جائیں اور جہاد میں خلل واقع ہو)۔



(٥٠٠١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا.

[بخاری: ٢٤٨٣، ٢٩٨٣، ٤٣٦٠؛ ترمذی: ٢٤٧٥؛ نسائی: ٤٣٦٢؛ ابن ماجہ: ٤١٥٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے۔ اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔



(٥٠٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُوْعُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِيْ مِزْوَدٍ فَكَانَ يَقُوْتُنَا حَتّٰى كَانَ يُصِيْبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ. [راجع:٥٠٠١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اور ان کا سردار ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو کیا ان کا توشہ تمام ہو گیا تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سب کے توشے توشہ دان میں اکٹھا کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے۔



(٥٠٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اَنَا فِيْهِمْ اِلٰى سِيْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوْا جَمِيْعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ: فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. [راجع:٥٠٠١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، میں بھی اس میں تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اس جانور کا گوشت کھایا۔



(٥٠٠٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہینہ کے علاقہ کی طرف ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ آگے حدیث مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح ذکر کی ہے۔



بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ.

باب: بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے۔

فائدہ۔ جمہور علماء کے نزدیک' اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حرام نہیں ہے اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے تین قول ہیں۔ سب میں مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے (نووی مختصراً)

(٥٠٠٥) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاۤءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. [راجع:٣٤٣١]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

(٥٠٠٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ: وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. [راجع:٣٤٣١]

حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے بستی کے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(٥٠٠٧) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

[بخاری: ٥٥٢٧]

ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حرام کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت ان گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی گورخر باتفاق حلال ہے)

(٥٠٠٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

[بخاری: ٤٢١٥، ٤٢١٨، ٥٥٢٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔



(٥٠٠٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوْا اِلَيْهَا.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے کھانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی۔



(٥٠١٠) عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ: اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ اَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِیْ، اِذْ نَادٰى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ: حَرَّمَهَا تَحْرِيْمَ مَاذَا؟ قَالَ: تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا: حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ اَوْ حَرَّمَهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. [بخاری: ٣١٥٥، ٤٢٢٠؛ نسائی: ٤٣٥٠؛ ابن ماجہ: ٣١٩٢]

شیبانی سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: بستی کے گدھوں کے گوشت کو۔ انہوں نے کہا: ہم خیبر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لیے تھے، پھر ہم نے ان کو کاٹا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تھا۔ اتنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا، ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ۔ میں نے کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا۔ یہ باتیں ہم نے آپس میں کیں۔ بعض نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قطعی حرام کر دیا۔ بعض نے کہا: اس وجہ سے کہ ان کا خمس نہیں نکلا تھا (یعنی تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا)



(٥٠١١) عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِیَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِی الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُوْرُ نَادٰى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ: فَقَالَ نَاسٌ: اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ:

سلیمان شیبانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے، جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں ابلنے لگیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا، الٹا دو دیگوں کو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ۔ اس وقت بعض نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اس لیے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعض نے کہا: نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام کر دیا۔

نَهٰى عَنْهَا الْبَتَّةَ. [راجع: ٥٠١٠]

○ ○ ○ ○

(٥٠١٢) عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہما يَقُوْلَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ. [بخاری: ٤٢٢١، ٤٢٢٢، ٤٢٢٣، ٤٢٢٤، ٤٢٢٥، ٥٥٢٥، ٥٥٢٦]

براء اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور ان کو پکایا، پھر آپ ﷺ کے منادی نے آواز دی الٹ دو ہانڈیوں کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٣) عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ رضی اللہ عنہ: اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ.

ابواسحاق سے روایت ہے، براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہانڈیوں کو۔

(٥٠١٤) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: نُهِيْنَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

(٥٠١٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُلْقِىَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيْئَةً وَنَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهِ. [بخاری: ٤٢٢٦؛ نسائی: ٤٣٤٩؛ ابن ماجہ: ٣١٩٤]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بستی کے گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا، کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٦) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٤٩٩١]

عاصم سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَا اَدْرِىْ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ اَوْحَرَّمَهُ فِىْ يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ. [بخاری: ٤٢٢٧]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ ﷺ نے ان کا تلف کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا گوشت۔

○ ○ ○ ○

(٥٠١٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِىْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاهٰذِهِ النِّيْرَانُ؟ عَلٰى اَىِّ شَىْءٍ تُوْقِدُوْنَ؟)) قَالُوْا: عَلٰى لَحْمٍ

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف، پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو، جس دن فتح ہوا اس کی شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا، گوشت پکاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت لوگوں کس چیز کا؟'' نے کہا: بستی کے گدھوں کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت بہا دو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو۔''

قَالَ: ((عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ)) قَالُوْا: عَلٰى لَحْمِ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْنُهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ: ((اَوْذَاكَ)).

[راجع: ٤٦٦٨]

ایک شخص بولا: ہم گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا ایسا ہی کرلو۔"

○ ○ ○ ○

(٥٠١٩) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[راجع: ٤٦٦٨]

یزید بن ابی عبید نے اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٠) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِمَا فِيْهَا.

[بخاری: ٤١٩٩، ٥٥٢٨]

انس سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے، ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے، کیونکہ وہ پلید ہے، شیطان کا کام ہے اس کا کھانا، پھر سب ہانڈیاں الٹی گئیں اور گوشت ان میں ابل رہا تھا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٢١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَآءَ جَآءٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ اَوْنَجَسٌ. قَالَ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا.

[راجع: ٥٠٢٠]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! گدھے کھائے گئے، پھر دوسرا آیا اور بولا: گدھے فنا ہو گئے، تب آپ ﷺ نے ابوطلحہ کو حکم کیا۔ انہوں نے پکارا اللہ اور رسول اس کا منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیوں کہ وہ پلید ہیں یا ناپاک ہیں۔ انس ؓ نے کہا پھر ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ.

باب گھوڑوں کا گوشت حلال ہے۔

فائدہ۔ نووی ؒ نے کہا اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف ؒ کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک ؒ اور ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔

(٥٠٢٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ.

جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے، اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

[بخاری: ٤٢١٩، ٥٥٢٠، ٥٥٢٤؛ ابوداود: ٣٧٨٨، ٣٨٠٨؛ ترمذی: ١٧٩٣؛ نسائی: ٤٣٣٨]

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ. وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گورخروں کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بستی کے گدھے سے۔

[نسائی: ٤٣٥٤؛ ابن ماجہ: ٣١٩١]

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٤) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(٥٠٢٥) عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ.

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑا کاٹا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پھر اس کا گوشت کھایا۔

[بخاری: ٥٥١٠، ٥٥١١، ٥٥١٢، ٥٥٩١؛ نسائی: ٤٤٣٢، ٤٤٣٣؛ ابن ماجہ: ٣١٩٠]

○ ○ ○ ○

(٥٠٢٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

[راجع: ٥٠٢٥]

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ الضَّبِّ.

باب: گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)۔

(٥٠٢٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: ((لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ))

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا گوہ کے گوشت کے بارے میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔“

فائدہ: آپ ﷺ نے نہیں کھایا کیوں کہ وہ آپ ﷺ کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ ﷺ کو اس سے کراہت ہوئی جیسا دوسری روایت میں ہے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھایا آپ ﷺ کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا مگر ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے مکروہ کہا۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٠٢٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: ((لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گوہ کھانے کو تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔“

(٥٠٢٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ: ((لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ)).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں کہ آپ ﷺ منبر پر تھے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٣٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

حضرت عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(٥٠٣١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَيُّوبَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے لیث عن نافع کی طرح روایت نقل کی ہے سوائے اس کے کہ ایوب کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے کھایا اور نہ ہی اسے حرام قرار دیا۔ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔



(٥٠٣٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَأُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي)).

[بخاري: ٧٢٦٧؛ ابن ماجه: ٣٢٤٢]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے کئی صحابی تھے۔ ان میں سعد بھی تھے، وہ گوہ کا گوشت لائے۔ ایک عورت نے آپ ﷺ کی بیبیوں میں سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: ”تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے۔“ (یعنی مجھے اس کے کھانے کا اتفاق نہیں ہوا اس وجہ سے کراہت آتی ہے)۔

(٥٠٣٣) عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ رحمہ اللہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ. [راجع: ٥٠٣٢]

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ کیا تو نے حسن کی وہ حدیث سنی ہے جو انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تقریباً دو یا ڈیڑھ سال بیٹھا رہا مگر میں نے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت ان سے سنی ہی نہیں کہ جو انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ معاذ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٥٠٣٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ الَّتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں اور خالد بن ولید رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گئے، وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا، رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ادھر جھکایا، بعض عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا، جس کو آپ ﷺ کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ گوہ ہے) یہ سنتے ہی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے کہا: کیا وہ حرام ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں وہ میرے ملک میں نہ تھا اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی۔“ خالد نے کہا: میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ.

(٥٠٣٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدِمَتْ بِهِ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّ مَا يُقَدِّمُ يَدَيْهِ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمّٰى لَهُ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ: اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ: هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ: اَحَرَامٌ الضَّبُّ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِيْ. [بخاري: ٥٣٩١، ٥٤٠٠، ٥٥٣٧؛ ابو داود: ٣٧٩٤؛ نسائي: ٤٣٢٧، ٤٣٢٨؛ ابن ماجه: ٣٢٤١]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ جن کو سیف اللہ کہتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جو رسول اللہ ﷺ کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی۔ ان کے پاس گوہ دیکھا تھا بھنا ہوا جو لائیں تھیں میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے، پھر وہ گوہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ کے سامنے کوئی کھانا رکھا جائے اور بیان نہ کیا جائے اور نام نہ لیا جائے (کہ وہ کیا کھانا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ ﷺ سے کہہ دو جو آپ ﷺ کے سامنے لائیں تھیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ ﷺ۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا گوہ حرام ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا، اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔“ خالد نے کہا: پھر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے مجھ کو کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٣٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَآءَتْ بِهِ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتّٰى يَعْلَمَ مَاهُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن لولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے گھر میں گئے، وہ خالد کی خالہ تھیں، تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اس کو ام حفید بنت حارث نجد سے لائیں تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ ﷺ کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسی طرح۔

وَزَادَ فِي اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَكَانَ فِي حِجْرِهَا.

[راجع: ٥٠٣٥]

(٥٠٣٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ: يَزِيْدَ بْنَ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو بھنے ہوئے گوہ لائے گئے۔ آگے حدیث اسی طرح ہے۔ اور اس میں یزید بن الاصم عن میمونہ کا ذکر نہیں ہے۔

(٥٠٣٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ پھر آگے زہری کی حدیث ذکر فرمائی۔

(٥٠٣٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: اَهْدَتْ خَالَتِيْ اُمُّ حُفَيْدٍ رضی اللہ عنہا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَّا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

[بخاري: ٢٥٧٥، ٥٣٨٩، ٥٤٠٢، ٧٣٥٨؛ ابوداود: ٣٧٩٣ نسائي: ٤٣٢٦، ٤٣٣٠]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میری خالہ ام حفید رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی' پنیر اور گوہ بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا۔

(٥٠٤٠) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ رحمہ اللہ قَالَ: دَعَانَا عَرُوْسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَاٰكِلٌ وَتَارِكٌ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَآ اٰكُلُهُ وَلَآ اَنْهٰى عَنْهُ وَلَآ اُحَرِّمُهُ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ

یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولھا نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے۔ بعض نے کھائی بعض نے نہ کھائی پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے یہ حال بیان کیا، لوگوں نے ان کے سامنے بہت باتیں کیں، بعض نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لئے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال کہیں یا حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بھی آتی ہے ﴿يُحِلُّ لهم الطيبات ويُحرِّمُ عليهم الخبائث﴾ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور

وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ وَامْرَاَةٌ اُخْرٰى اِذْ قُرِّبَ اِلَيْهِمْ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّاْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُوْنَةُ رضی اللہ عنہا: اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ: ((هٰذَا لَحْمٌ لَّمْ اٰكُلْهُ قَطُّ)) وَقَالَ لَهُمْ: ((كُلُوْا)) فَاَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ وَالْمَرْاَةُ وَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رضی اللہ عنہا: لَا اٰكُلُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَيْئًا يَاْكُلُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

فضل بن عباس اور خالد بن الولید بھی تھے، ایک عورت اور بھی تھی، اتنے میں ان لوگوں کے سامنے ایک خوان لایا گیا، اس میں گوشت بھی تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کا قصد کیا تو میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہہ دیا وہ گوہ کا گوشت ہے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: ”اس گوشت کو میں نے کبھی نہیں کھایا۔“ اور ان لوگوں سے فرمایا: ”تم کھاؤ۔“ تو فضل اور خالد بن ولید اور اس عورت نے وہ گوشت کھایا، اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں تو وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھائیں گے۔

(٥٠٤١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِضَبٍّ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ: ((لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِيْ مُسِخَتْ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا اس کے کھانے سے اور فرمایا: ”مجھ کو معلوم نہیں ہے یہ ان قوموں میں سے ہے جو مسخ ہو گئیں۔“ (گویا عذاب کی صورت ہے لیکن یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تھے عذاب سے وہ مر گئے)



(٥٠٤٢) عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ: لَا تَطْعَمُوْهُ وَقَذِرَهُ وَقَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ طَعِمْتُهُ. [ابن ماجه:٣٢٣٩]

ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے گوہ کا پوچھا انہوں نے کہا: مت کھاؤ اس کو اور ناپاک سمجھا اس کو اور کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ فائدہ دیتا ہے اس سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہیں اور جو میرے پاس ہوتا تو میں بھی کھاتا۔



(٥٠٤٣) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنَّا بِاَرْضٍ مُضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ اَوْفَمَا تُفْتِيْنَا؟ قَالَ: ((ذُكِرَ لِيْ اَنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ)) فَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ. قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَاِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ لَطَعِمْتُهُ اِنَّمَا عَافَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

[ابن ماجه: ٣٢٤٠]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایسے ملک میں ہیں جہاں گوہ بہت ہیں: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اس سے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی غذا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو میں کھاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نفرت ہوئی۔



(٥٠٤٤) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ فِیْ غَائِطٍ مَّضَبَّةٍ وَاِنَّهٗ عَامَّةُ طَعَامِ اَهْلِیْ قَالَ: فَلَمْ یُجِبْهُ فَقُلْنَا: عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهٗ فَلَمْ یُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الثَّالِثَةِ فَقَالَ: ((یَا اَعْرَابِیُّ! اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَآبَّ یَدِبُّوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَآ اَدْرِیْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا فَلَسْتُ اٰكُلُهَا وَلَآ اَنْهٰی عَنْهَا)).

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں گوہ بہت ہیں اور وہی کھانا ہے اکثر میرے گھر والوں کا۔ آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا: پھر پوچھ۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ ﷺ نے تین بار جواب نہ دیا، پھر تیسری بار کے بعد آپ ﷺ نے اس کو آواز دی اور فرمایا: ''اے دیہاتی اللہ جل جلالہٗ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو ان کو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے، میں نہیں جانتا کہ گوہ انہیں جانوروں میں سے ہے یا کیا، اس لیے میں اس کو نہیں کھاتا نہ اس کو حرام کہتا ہوں۔''



بَابُ اِبَاحَةِ الْجَرَادِ .

باب: ٹڈی کھانا درست ہے۔

(٥٠٤٥) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ . [بخاری: ٥٤٩٥، ٣٨١٢؛ ترمذی: ١٨٢١، ١٨٢٢؛ نسائی: ٤٣٦٧، ٤٣٦٨]

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور ٹڈیاں کھاتے رہے۔



(٥٠٤٦) عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ . قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ: سَبْعَ غَزَوَاتٍ . وَقَالَ اِسْحٰقُ: سِتَّ. وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ: سِتَّ اَوْ سَبْعَ . [راجع: ٥٠٤٥]

ابو یعفور سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری۔ اسحاق نے چھ لڑائیاں روایت کی ہیں اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اب شافعی، ابوحنیفہ، احمد رحمہم اللہ اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہے کہ ذبح کی جائے یا نہ کی جائے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جائے۔ اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جائے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا اس کا کاٹیں اس کو دبائیں یا زندہ انگار میں ڈالیں یا بھونیں تو حلال ہے۔ انتہٰی۔

(٥٠٤٧) عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ . [راجع: ٥٠٤٥]

حضرت ابو یعفور رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْاَرْنَبِ .

باب: خرگوش حلال ہے۔

(٥٠٤٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَیْهِ فَلَغَبُوْا قَالَ فَسَعَیْتُ حَتّٰی اَدْرَكْتُهَا فَاَتَیْتُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے ہم نے مرّ الظہران میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا، اور

بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَبِلَهُ . [بخاری:۲۵۷۲، ۵۴۸۹، ۵۵۳۵، ابوداود: ۳۷۹۱؛ ترمذی: ۱۷۸۹؛ نسائی: ۴۳۲۲؛ ابن ماجہ:۳۲۴۳]

ابوطلحہ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ذبح کیا، اور اس کا پٹھ اور دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجیں میں لے کر آیا آپ ﷺ نے لے لیا ان کو۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: خرگوش حلال ہے مالک، شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور جمہور رحمہم اللہ علما کے نزدیک۔ مگر عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلیٰ سے اس کی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اس کی نہیں ہے۔ انتھٰی۔

(۵۰۴۹) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا .

شعبہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے جس میں خرگوش کی سرین یا خرگوش کی دونوں رانوں کا ذکر ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ مَايُسْتَعَانُ بِهٖ عَلَى الْاِصْطِيَادِ وَالْعُدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ .

باب: شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی کنکریاں پھینکنا نادرست ہے۔

(۵۰۵۰) عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ: رَاٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ : لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ -اَوْ قَالَ- يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدَ وَلَا يُنْكَاُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ: اُخْبِرُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ -اَوْ يَنْهٰى- عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاكَ تَخْذِفُ! لَا اُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا .

[بخاری: ۵۴۷۹؛ نسائی: ۴۸۳۰]

ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے ساتھیوں سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گٹھلی مارنا یا کوئی اور چیز ان کے مانند دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر) عبداللہ نے اس سے کہا: تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیوں کہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے، نہ دشمن مرتا ہے، بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے، یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے) پھر عبداللہ نے اس کو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا: میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کیے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنی چاہیے اسی طرح ان لوگوں کی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی مؤید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی۔ انتھٰی۔ مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور اس میں وہ لوگ داخل ہیں جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ❁❁)

(گزشتہ سے پیوستہ) قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے۔

(٥٠٥١) عَنْ كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٥٠٥٠]

کہمس سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ. وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: إِنَّهَا لَا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ: يَفْقَأُ الْعَيْنَ. [بخاري: ٤٨٤١، ٦٢٢٠؛ ابو داود: ٥٢٧٠؛ ابن ماجه: ٣٢٢٧]

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا۔ ابن جعفر کی ایک روایت میں ہے کہ اس طریقہ سے نہ دشمن مرتا ہے اور نہ ہی شکار کو قتل کرتا ہے لیکن دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔ اور ابن مہدی نے کہا کہ یہ طریقہ دشمن کو نہیں مارتا اور انہوں نے آنکھ کے پھوٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٥٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه اَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ: فَنَهَاهُ وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ: ((اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ)) قَالَ: فَعَادَ فَقَالَ: أُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا.

[ابن ماجه: ١٧، ٣٢٢٦]

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی قریبی رشتہ دار نے کنکر پھینکا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: ''اس طریقے سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے لیکن یہ طریقہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔'' اس نے پھر اسی طرح کیا تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور تو پھر کنکر پھینکتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

(٥٠٥٤) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[راجع: ٥٠٥٣]

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الْاَمْرِ بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيْدِ الشَّفْرَةِ.

باب: ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے۔

(٥٠٥٥) عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضي الله عنه قَالَ: ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہ ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ

الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ)).

چھری کو تیز کر لے اور اپنے جانور کو آرام دے'' (اور یہی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جائے)

[ابوداود: ۲۸۱۵؛ ترمذی: ۱٤۰۹؛ نسائی: ٤٤١٧، ٤٤٢٣، ٤٤٢٤، ٤٤٢٥، ٤٤٢٦؛ ابن ماجه: ۳۱۷۰]

(٥٠٥٦) عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ. [راجع: ٥٠٥٥]

حضرت خالد حذاء رضی اللہ عنہ سے ابن علیہ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی گئی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ.

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے۔

(٥٠٥٧) عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ: فَقَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

ہشام بن زید بن انس بن مالک سے روایت ہے، میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا، وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر مارنے سے۔

[بخاری: ٥٥١٣؛ ابوداود: ٢٨١٦؛ نسائی: ٤٤٥١؛ ابن ماجه: ٣١٨٦]

فائدہ: اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیوں کہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: عربی میں اس کو صَبْر کہتے ہیں یعنی جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو پھر اس کو تیروں وغیرہ سے مارنا۔

(٥٠٥٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٥٠٥٧]

حضرت شعبہ اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٥٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا)). [نسائی: ٤٤٥٥، ٤٤٥٦]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٥٠٥٩]

حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦١) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا.

[بخاری: ٥٥١٥؛ نسائی: ٤٤٥٣، ٤٤٥٤]

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر چلا رہے تھے، جب ان لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ کام کس نے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے تو لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٢) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُوْنَهُ وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما تَفَرَّقُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا ؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا.

[راجع: ٥٠٦١]

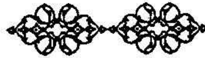
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قریش کے چند جوانوں پر گزرے، انہوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگا یا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھے، اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے، اس تیر کو وہ لے لے، جب ان لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا. [ابن ماجه: ٣١٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے۔

○ ○ ○ ○



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْأَضَاحِيْ

کتاب قربانیوں کے بیان میں

بَابُ وَقْتِهَا.

(٥٠٦٤) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ)).

[بخاري: ٩٨٥، ٥٥٠٠، ٥٥٦٢، ٦٦٧٤، ٧٤٠٠؛ نسائي: ٤٣٨٠، ٤٤١٠؛ ابن ماجه: ٣١٥٢]

باب: قربانی کا وقت کیا ہے۔

جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں کیا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھیں، نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے قربانی ذبح کی اپنی نماز سے پہلے ہی یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں ذبح کی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرے۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟ جمہور علما کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کرے گا تو گناہ گار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی۔ اور یہی مذہب ہے مالک، احمد، ابو یوسف، اسحٰق، ابو ثور، مزنی، داؤد وغیرہم رحمہم اللہ اور ربیعہ، اوزاعی، ابو حنیفہ اور لیث رحمہم اللہ کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے۔ اور نخعی نے کہا: مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منیٰ میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا: شہر والوں پر واجب ہے۔ وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے۔ اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اختلاف ہے اس کے بعد میں تو شافعی اور ابوداؤد اور ابن منذر رحمہم اللہ وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ کا اور اتنا وقت گزر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آ گیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اس وقت تک ذبح کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور عطاء رحمہ اللہ اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لیے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی۔ اور امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: جب تک امام نماز، خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو تو اس وقت تک قربانی درست نہ ہوگی۔ اور امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور امام کی نماز کے بعد درست ہے گو ابھی اس نے قربانی نہ کی ہو، دیہاتی اور شہری ان کے نزدیک برابر ہیں۔ اور ثوری رحمہ اللہ نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے کہا: جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اس کے بعد درست ہے۔ اب اخیر وقت قربانی کا تیرھویں کی شام تک ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی رحمہ اللہ کا۔ ابو حنیفہ، مالک اور احمد رحمہم اللہ کے نزدیک بارھویں کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے۔ انتھٰی مختصراً۔

(٥٠٦٥) عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ: شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ اِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَّكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ)).

[راجع: ٥٠٦٤]

جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٦) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا: عَلَى اسْمِ اللّٰهِ. كَحَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ.

[راجع: ٥٠٦٤]

حضرت اسود بن قیس رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ ابوالاحوص کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٧) عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ اَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ)). [راجع: ٥٠٦٤]

جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں عیدالاضحیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، عیدالاضحیٰ کے دن، آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا: ''جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٥٠٦٤]

حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٦٩) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحّٰى خَالِيْ اَبُوْبُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ)). [بخاری: ٩٥١، ٩٥٥، ٩٦٥، ٩٦٨، ٩٧٦، ٩٨٣، ٥٥٤٥، ٥٥٦٠، ٥٥٦٣، ٥٥٥٦، ٦٦٧٣؛ ابوداود: ٢٨٠٠، ٢٨٠١؛ ترمذی: ١٥٠٨؛ نسائی: ١٥٦٩، ١٥٨٠، ٤٤٠٦، ٤٤٠٧، ١٥٦٢]

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو گوشت کی بکری ہوئی'' (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں۔'' (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضروری ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کے لیے ذبح کیا (یعنی گوشت کھانے کے لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٠٧٠) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ خَالَهُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَّذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَإِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِأُطْعِمَ أَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ وَأَهْلَ دَارِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعِدْ نُسُكًا)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ : ((هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).
[راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے ماموں ابو بردہ بن نیاز نے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کر لی تو کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے۔ اور بعض نسخوں میں مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلدی کی تا کہ کھلاؤں میں اپنے بال بچوں اور ہمسایوں کے گھر والوں کو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر قربانی کر۔“ وہ بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک دودھ والی کمسن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کو عربی میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں۔“ (اگرچہ پہلی بکری قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابو بردہ نے اس کو نیت خیر سے ذبح کیا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)۔“



(٥٠٧١) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ((لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى نُصَلِّيَ)) قَالَ: فَقَالَ خَالِيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ، اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هُشَيْمٍ . [راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا: ”کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے۔“ میرے ماموں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٧٢) عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِيْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِيْ فَقَالَ: ((ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِأَهْلِكَ)) قَالَ : إِنَّ عِنْدِيْ شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَتِهِ)).

براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک ہم نماز نہ پڑھ لیں۔“ میرے ماموں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں کے لیے۔“ اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے (نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس

[راجع: ٥٠٦١]

سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی عمدگی، تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کر اس کی وہ تیری دونوں قربانیوں میں سے بہتر ہے۔''



(٥٠٧٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّيْ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ.)) وَكَانَ أَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رضي الله عنه قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ: عِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ: ((اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

[راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہیں (عید کی پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کے لیے قربانی نہ ہوگی۔'' اور ابو بردہ رضی اللہ عنہ بن نیاز نے ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ذبح کر اس کو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں۔''



(٥٠٧٤) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٥٠٦١]

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس حدیث مبارکہ کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

(٥٠٧٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٥٠٦٩]

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو نماز (عید) کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آگے حدیث اسی طرح ذکر کی۔

(٥٠٧٦) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ: ((لَا يُضَحِّيَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) قَالَ رَجُلٌ: عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ: ((فَضَحِّ بِهَا وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)). [راجع: ٥٠٦٩]

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا: ''نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے۔'' ایک شخص بولا: میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی کمسن ابھی دودھ پیتی تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی۔'' (یعنی بکری کا جذعہ)

(٥٠٧٧) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: ذَبَحَ أَبُوْبُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْدِلْهَا)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَيْسَ عِنْدِيْ إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ: وَأَظُنُّهُ قَالَ: وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بدل دوسری قربانی کر۔'' وہ بولا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں: شعبہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔''

((اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ)). [بخاري: ٥٥٥٧]

(٥٠٧٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِيْ قَوْلِهٖ: هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُسِنَّةٍ.
[راجع: ٥٠٦٩]

(٥٠٧٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ: ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيْرَانِهٖ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَدَّقَهٗ قَالَ: وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا؟ قَالَ: فَرَخَّصَ لَهٗ فَقَالَ: لَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهٗ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا؟ قَالَ؟: وَانْكَفَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا. [بخاري: ٩٥٤، ٩٨٤، ٥٥٤٦، ٥٥٦١، ٥٥٤٩، ٥٥٤٩، ٥٥٥٤؛ نسائي: ٤٤٠٨، ٤٤٠٠، ١٥٨٧؛ ابن ماجه: ٣١٥١]

(٥٠٨٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُعِيْدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. [راجع: ٥٠٧٩]

(٥٠٨١) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اَضْحٰى قَالَ فَوَجَدَ رِيْحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَذْبَحُوْا قَالَ: ((مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا.
[راجع: ٥٠٧٩]

بَابُ سِنِّ الْاُضْحِيَّةِ.

○ ○ ○ ○

حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں شک ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا: ''جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے۔'' ایک شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا۔ شاید رسول اللہ ﷺ نے اس کو سچا کہا، پھر وہ شخص بولا: میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنی جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو ذبح کروں۔ آپ ﷺ نے اس کو اجازت دی۔ راوی نے کہا: اب نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی ہوئی یا نہیں۔ پھر آپ ﷺ جھکے دو مینڈھوں پر ان کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا۔

○ ○ ○ ○

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دے کر حکم فرمایا کہ جس آدمی نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے وہ دوبارہ قربانی ذبح کرے۔ پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح حدیث مبارکہ ذکر کی۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا عید الاضحیٰ کے روز، پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا: ''جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے۔'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

○ ○ ○ ○

باب: قربانی کی عمر کا بیان۔

(٥٠٨٢) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ)).

[ابوداود: ٢٧٩٧؛ نسائی: ٤٣٩٠؛ ابن ماجه: ٣١٤١]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو۔“ (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اس پر اجماع ہے۔ مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے، اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علما کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوائے اونٹ، گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔ اور حسن سے منقول ہے کہ نیل گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے اور ہرن ایک آدمی کی طرف سے درست ہے۔ اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعض نے کہا: چھ مہینے کا اور بعض نے کہا سات کا اور بعض نے کہا: آٹھ کا اور بعض نے کہا: دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے، بیل، پھر دنبہ، بھیڑ، پھر بکری اور مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٠٨٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ اَنْ يُّعِيْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا يَنْحَرُوْا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ ﷺ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آتے ہی قربانی کر لی اور یہ سمجھے کہ آپ ﷺ نے بھی قربانی کر لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس نے آپ ﷺ سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ ﷺ قربانی نہ کریں تم قربانی نہ کرو۔ (اس سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)



(٥٠٨٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهِ اَنْتَ)) قَالَ قُتَيْبَةُ: عَلٰى صَحَابَتِهِ.

[بخاری: ٢٣٠٠، ٢٥٠٠، ٥٥٥٥؛ ترمذی: ١٥٠٠؛ نسائی: ٤٣٩١؛ ابن ماجه: ٣١٣٨]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو بکریاں دیں اپنے ساتھیوں کو بانٹنے کے لیے، قربانی کے لیے، پھر ایک برس کا بچہ بچ رہا۔ بکری کا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسی کی قربانی کر۔“



(٥٠٨٥) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا)). [بخاری: ٥٥٤٧؛ ترمذی: ١٥٠٠؛ نسائی: ٤٣٩٢، ٤٣٩٣]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسی کی قربانی کر۔“



(٥٠٨٦) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ. [راجع:٥٠٨٥]

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان قربانیاں تقسیم فرمائیں اور پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيْلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ.

باب: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا۔

(٥٠٨٧) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: ضَحّٰى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا.

[بخاري: ٥٥٦٥؛ ترمذي: ١٤٩٤؛ نسائي: ٣٩٩]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار، آپ ﷺ نے ذبح کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا ان کی گردن پر۔" (ذبح کے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پائے)۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور جس کا سینگ اگا ہی نہ ہو درست ہے۔ اور جس کا سینگ ٹوٹ گیا اس میں اختلاف ہے تو شافعی رحمہ اللہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار' دبلے' لنگڑے اور کانے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسا ہی اندھے یا گنجے کی۔ ہمارے اصحاب نے کہا کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چت کبرا پھر کالا۔ مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جائز ہے کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے۔ اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر وکیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو۔ انتھی مختصراً۔

(٥٠٨٨) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ: وَرَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ قَالَ: وَرَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ: وَسَمّٰى وَكَبَّرَ.

[بخاري: ٥٥٥٨؛ نسائي: ٤٤٢٧، ٤٤٢٨، ٤٤٢٩؛ ابن ماجه: ٣١٢٠، ٣١٥٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو سفید سینگ والے دنبوں کی قربانی کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا کہ آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح کیا اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ انہیں ذبح کرتے وقت آپ ﷺ نے ان دونوں کی گردن کے ایک پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھا اور آپ ﷺ نے بسم اللہ اور اللہ اکبر بھی کہا تھا۔

(٥٠٨٩) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ قَالَ: قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع:٥٠٨٨]

حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح قربانی کی۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٥٠٩٠) عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَيَقُولُ: ((بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)).

[نسائی: ۴۴۳۰]

ہوئے نقل کیا سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ''سَمّٰی اور کَبَّرَ'' کی جگہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

(۵۰۹۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ لِعَائِشَةَ: ((هَلُمِّي الْمُدْيَةَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحَّى بِهِ.

[ابوداود: ۲۷۹۲]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ دار لانے کا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنی پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا مینڈھا قربانی کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! چھری لا۔'' پھر فرمایا: ''تیز کر لے اس کو پتھر سے۔'' میں نے تیز کر دی۔ پھر آپ ﷺ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا۔ پھر فرمایا: ''بسم اللہ یا اللہ! قبول کر محمد ﷺ کی طرف سے اور محمد ﷺ کی آل کی طرف سے اور محمد ﷺ کی امت کی طرف سے۔'' پھر قربانی کی اس کی۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کروٹ پر لٹا دے تا کہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو چھری داہنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا۔ ہمارا اور جمہور علما کا یہی مذہب ہے، اور ثوری رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ کہا، اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور علما نے کہا کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعوی سے نہیں ہو سکتی۔ انتہی۔

بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ.

باب: ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے۔

(۵۰۹۲) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ: ((أَعْجِلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ)) قَالَ: وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہائے اور اللہ کا نام لیا جائے اس کو کھا سوائے دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔'' راوی نے کہا: ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا، ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا وہ ٹھہر گیا تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان اونٹوں میں بھی بعض بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں۔ جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جائے تو

شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا)).

اس کے ساتھ یہی کرو۔"

[بخاري: ٢٤٨٨، ٢٥٠٧، ٣٠٧٥، ٥٤٩٨، ٥٥٠٣، ٥٥٠٦، ٥٥٠٩، ٥٥٤٣، ٥٥٤٤؛ ابو داود: ٢٩٢١؛ ترمذي: ١٤٩١، ١٤٩٢، ١٦٠٠؛ نسائي: ٤٣٠٨، ٤٤١٥، ٤٤٢٢، ٤٤٢٣؛ ابن ماجه: ٣١٣٧]

فائدہ: یعنی تیز برچھی وغیرہ سے اس کو مارا تو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر وہ اس زخم سے مرجائے تو اس کو کھالو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار، چھری، نیزہ، پتھر، لکڑی، کانچ، نرکل، ٹھیکری، تانبہ وغیرہ سے درست ہے اگر دھاردار ہوں اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسی طرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٥٠٩٣) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں، اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہم کو بکری اور اونٹ ملے۔ لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنی ان کے گوشت کاٹ کر) آپ ﷺ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں الٹادی گئیں پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: آپ ﷺ نے ہانڈیوں کو اوندھا کر دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہنچ جائے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے۔

(٥٠٩٤) عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّيْ بِاللِّيْطِ؟ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ : فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيْرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ .

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل کے چھلکوں سے۔ پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ اونٹوں میں سے بھڑک نکلا ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گرا دیا اس کو۔

(٥٠٩٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيْثَ إِلٰى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيْهِ: وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ.

حضرت سعید بن مسروق رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح آخر تک پوری حدیث روایت کی گئی ہے اور اس حدیث میں ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں۔؟

(٥٠٩٦) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں' اور پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیوں کو ابالنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے ان کو الٹ دینے کا حکم فرمایا تو وہ الٹ دی گئیں اور باقی پورا واقعہ ذکر کیا۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسْخِهِ.

باب: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوخ ہونے کا بیان۔

(٥٠٩٧) عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُوْمِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ.

[راجع: ٢٦٧١]

ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' انہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس کے بعد' پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔

فائدہ: ایک طائفہ علما نے اس حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کہا ہے اور جمہور علما کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٥٠٩٨) عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَصَلّٰى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوْا. [راجع: ٢٦٧١]

ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، پھر خطبہ سنایا لوگوں کو' اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مت کھاؤ۔ (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

○ ○ ○ ○

(٥٠٩٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٢٦٧١]

حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَأْكُلْ أَحَدٌ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.)) [راجع:٥٠٩٠]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٠١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ : فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما لَا يَأْكُلُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ . وَقَالَ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ: بَعْدَ ثَلَاثٍ .

[نسائی: ٤٤٣٥]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ سالم نے کہا ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ اور ابن ابی عمر رضی اللہ عنہما نے فوقَ ثَلَاثٍ کی بجائے بعدَ ثَلَاثٍ کہا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٠٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ . قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ : صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حُضْرَةَ الْاَضْحٰى زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِدَّخِرُوْا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُوْنَ الْاَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيُجْمِلُوْنَ فِيْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوْا: نَهَيْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ: ((اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا)).

[نسائی: ٤٤٤٣]

عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا: سچ کہا عبداللہ نے۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آئے عیدالاضحیٰ میں شریک ہونے کو۔ (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو۔'' (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (ان کی کھالوں کی) اور ان میں چربی پگھلاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب کیا ہوا۔'' لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا نہ چاہیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آ گئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔''

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفل ہو تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور یہ بہتر ہے کہ اکثر صدقہ کرے۔ علما نے کہا ہے کہ تہائی کھائے اور تہائی صدقہ دیدے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھائے آدھا خیرات کرے اور کھانا اس میں سے مستحب یا واجب نہیں اور بعض سلف نے اس کا وجوب منقول ہے۔ (انتھی مختصراً)۔

(٥١٠٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں

نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: ((كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا)).

[نسائی: ٤٤٣٨]

کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا: ”کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو۔“ (تو ممانعت منسوخ ہو گئی)



(٥١٠٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا)) قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَالَ جَابِرٌ: حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. [بخاری: ١٧١٩]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منیٰ میں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا: ”کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا)۔“ میں نے عطاء سے کہا: جابر نے یہ بھی کہا: یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو۔ انہوں نے کہا: ہاں۔



(٥١٠٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

جابر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا اس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔



(٥١٠٧) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[نسائی: ٢٩٨٠، ٥٤٢٤، ٥٥٦٧]

جابر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں۔



(٥١٠٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ! لَا تَاْكُلُوْا لَحْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ)) وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ: ((كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا اَوِادَّخِرُوْا)) قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ کے لوگو! مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ۔“ لوگوں نے شکایت کی آپ ﷺ سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہیں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو یا رکھ چھوڑو۔“



(٥١٠٩) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِيْ بَيْتِهٖ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا)) فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ اَوَّلَ؟ فَقَالَ: ((لَا اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَّفْشُوَ فِيْهِمْ)).

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے۔“ (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے) جب دوسرا سال ہوا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسا ہی کریں جیسا پہلے سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں وہ سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔“

[بخاری: ۵۵۶۹]

○ ○ ○ ○

(۵۱۱۰) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ: ((يَا ثَوْبَانُ! أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ)) فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ. [ابوداود: ۲۸۱٤]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی ذبح کی پھر فرمایا: ''اے ثوبان! اس کا گوشت بنا رکھ۔'' میں آپ ﷺ کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں آئے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے یہ نکلا کہ سفر میں توشہ رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو۔ اور ہمارا اور اکثر علما کا یہی مذہب ہے نخعی رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے اور مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ مسافر پر منیٰ اور مکہ میں قربانی نہیں ہے۔

(۵۱۱۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ۵۱۱۰]

معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۱۲) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((أَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ)) قَالَ: فَأَصْلَحْتُهُ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ. [راجع: ۵۱۱۱]

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کیے ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے۔ انہوں نے کہا: مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں۔ ''اے ثوبان! یہ گوشت بنا رکھ۔'' میں نے بنا لیا، پھر آپ ﷺ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

○ ○ ○ ○

(۵۱۱۳) عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ: فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

حضرت یحییٰ بن حمزہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۱۱٤) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). [راجع: ۲۲٦۰]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو ان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چاہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوائے مشک کے اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزیں۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں میں ناسخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور نسخ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے۔ کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ ﷺ کا وضو نہ کرنا تھا ان چیزوں کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہیں ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل کا ہے۔ انتہیٰ۔

(۵۱۱۵) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ سِنَانٍ. [راجع: ۲۲٦۲]

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہیں منع کیا تھا۔'' اور پھر ابوسفیان کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

(٥١١٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ.)) زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهِ: وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهُ. [بخاري: ٥٤٧٣، ٥٤٧٤؛ ابوداود: ٢٨٣١؛ ترمذي: ١٥١٢؛ نسائي: ٤٢٣٣، ٤٢٣٤؛ ابن ماجه: ٣١٦٨]

باب: فرع اور عتیرہ کا بیان۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ۔“ ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جس کو مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

فائدہ: اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے پہلے عشرے میں کرتے تھے اس کو رجبی کہتے تھے اور بعض نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلونٹی کے بچے کو بتوں کے واسطے اور یہ دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں۔ حضرت محمد ﷺ نے ان کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصل نہیں ہے اب اگر کوئی اللہ کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثوں میں اس کی اجازت آئی ہے۔

بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحَجَّةِ وَهُوَ يُرِيْدُ التَّضْحِيَةَ اَنْ يَّأْخُذَ مِنْ شَعْرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا.

باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتروائے۔

(٥١١٧) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا.)) قِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لٰكِنِّيْ اَرْفَعُهُ. [ابوداود: ٢٧٩١؛ ترمذي: ١٥٢٣؛ نسائي: ٤٣٧٣، ٤٣٧٤، ٤٣٧٥؛ ابن ماجه: ٣١٤٩، ٣١٥٠]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب ذی الحجہ کا عشرہ آ جائے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے۔“ سفیان جو راوی ہیں اس حدیث کے ان سے کسی نے کہا: بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا: میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہے اور ان کے نزدیک یہ نہی حرمت کیلئے ہے احمد اور اسحق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے اور مالک سے دو روایتیں ہیں۔ انتھی مختصراً۔

(٥١١٨) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها تَرْفَعُهُ قَالَ: ((اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهٗ اُضْحِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا)). [راجع: ٥٠٨٩]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب ذی الحجہ کا عشرہ آ جائے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہے تو بال نہ کترائے نہ ناخن تراشے۔“

○ ○ ○ ○

(٥١١٩) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)). [راجع:٥١١٧]

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو اور کوئی تم میں سے قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن یونہی رہنے دے۔“

O O O O

(٥١٢٠) عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. [راجع: ٥١١٧]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا عمرو بن مسلم سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(٥١٢١) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ)). [راجع:٥١١٧]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند نظر آ جائے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے جب تک قربانی نہ کرے۔“

O O O O

(٥١٢٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحٰى فَاطَّلٰى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا أَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو. [راجع: ٥١١٧]

عمرو بن مسلم بن عمار لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حمام میں تھے۔ عید الاضحیٰ سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے چونے سے اپنے بالوں کو صاف کر لیا تو بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ اس کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے! یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

O O O O

(٥١٢٣) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ. [راجع:٥١٠٨]

حضرت عمرو بن مسلم جندعی سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسیب ”خبر دیتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ خبر دیتی ہیں اور نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ.

باب: جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور ذبح کرے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے۔

(٥١٢٤) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه

ابو الطفیل بن عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رسول اللہ ﷺ

فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : فَغَضِبَ وَقَالَ : مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ: فَقَالَ : مَا هُنَّ؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ : قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ)). [نسائی:٤٤٣٤]

آپ رضی اللہ عنہ کو چھپا کر بتلاتے تھے۔ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے۔ آپ ﷺ نے مجھے کوئی ایسی چیز نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو۔ مگر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو۔ وہ شخص بولا :وہ کیا ہیں؟ اے امیر المومنین! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا آپ ﷺ نے لعنت کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر' اور لعنت کرے اللہ اس پر جو ذبح کرے سوائے اللہ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس پر جو جگہ دے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر جو زمین کے نشان کو بدلے۔"

فائدہ: کیونکہ آپ ﷺ پیغمبر تھے اور آپ ﷺ کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو آپ ﷺ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا۔ یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خاص کر عمدہ عمدہ علوم سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے۔ معاذ اللہ! اس میں حضرت ﷺ کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: اللہ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے۔ جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے کا یا مانند اس کے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی، اس پر امام شافعی رحمہ اللہ نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے۔ پھر اگر اس کے ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے۔ اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جائے گا' اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا ان کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ ﴿مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ﴾ میں داخل ہیں۔ اور رافعی نے کہا ہے کہ ان جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹتے ہیں تو وہ بھی ایسا ہے جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اس وقت درست ہوگا جب ذبح سے ان کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو بلکہ ذبح اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہوگا گو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اس میں فریقین کی طرف سے جدا جدا رسالے مرتب ہوئے ہیں اور یہ احتیاط ہے کہ ایسا جانور جو غیر اللہ کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو اس پر کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔

(٥١٢٥) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيِّ [ابْنِ أَبِي طَالِبٍ] رضی اللہ عنہ أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : مَا أَسَرَّ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ)). [راجع:٥١٢٤]

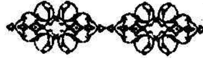
ابوالطفیل سے روایت ہے' ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا وہ بات ہم کو بتلاؤ جو رسول اللہ ﷺ نے پوشیدہ تم کو سکھائی۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے کوئی بات مجھے لوگوں سے پوشیدہ نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: "لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو کاٹے جانور کو سوائے اللہ کے اور کسی کے لیے' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جگہ دے کسی بدعتی کو' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جو بدل دے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی)۔



(٥١٢٦) عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ ﷺ اَخَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَّمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً اِلَّا مَا كَانَ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا قَالَ: فَأَخْرَجَ صَحِيْفَةً مَكْتُوْبٌ فِيْهَا: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا)). [راجع: ٥١٢٤]

ابوالطفیل سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات سے؟ انہوں نے کہا: ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو، البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے غلاف میں ہیں' پھر انہوں نے کہا: کہ آپ نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ذبح کرے جانور کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو زمین کی نشانی چرائے' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر' اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جگہ دے بدعتی کو (یعنی بدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اس کی مدد کرے۔ معاذ اللہ! بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی اللہ بچائے)۔





بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ.

(٥١٢٧) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا اُخْرٰى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيْعَهُ وَمَعِيْ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا وَحَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهٗ قَيْنَةٌ تُغَنِّيْهِ فَقَالَتْ: اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا. قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ؟ قَالَ: قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عَلِيٌّ: فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهٗ فَقَالَ: هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاٰبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ.

باب: خمر کی حرمت کا بیان۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لوٹ میں، اور آپ ﷺ نے ایک اونٹنی مجھے اور دی، میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر (ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لاؤں اور بیچوں اور میرے ساتھ ایک سنار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنی ان کے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہیں کیا تھا، پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لا کر بیچ کر پیسہ کماؤں اور ولیمہ کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر میں اونٹنیاں بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبدالمطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء رضی اللہ عنہ) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی) ان کے پاس ایک لونڈی تھی، جو گا رہی تھی، آخر اس نے یہ گایا الا یا حمز للشرف النواء یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے اور ان کی کوہان کاٹ لی۔ اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں پھر ان کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج نے کہا: میں نے ابن شہاب سے کہا: اور کوہان بھی لیا یا نہیں انہوں نے کہا کہ کوہان تو کاٹ ہی لیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جو یہ حال دیکھا (اپنے اونٹوں کا) مجھے برا لگا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے، میں نے سب قصہ کہا، آپ ﷺ نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ زید تھے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلا، یہاں تک کہ حمزہ کے پاس پہنچے آپ ﷺ حمزہ پر غصہ ہوئے

[بخاري: ٢٠٨٩، ٢٣٧٥، ٣٠٩١، ٤٠٠٣، ٥٧٩٣؛ ابو داود: ٢٩٨٦]

حمزہ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو؟ یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں پھرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے (کیونکہ آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشے میں ہے ٹھہرنا ٹھیک نہیں)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ ضَعِ السِّكِّينَ فِي اللَّبَّاتِ مِنْهَا وَضَرِّجْهُنَّ حَمْزَةُ بِالدِّمَاءِ
وَعَجِّلْ مِنْ أَطَايِبِهَا لِشَرْبٍ قَدِيدًا مِنْ طَبِيخٍ أَوْ شِوَاءِ

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ نظم میں یہ ہے (نظم) چل اے حمزہ! ان موٹے اونٹوں پر جا۔ بندھے ہیں صحن میں جو سب ایک جا۔ چلا ان کی گردن پر جلدی چھرا۔ ملا ان کو تو خون میں؛ ورلٹا۔ بنا ان کے ٹکڑوں سے عمدہ جو ہوں گزک گوشت کا ہو پکا یا بھنا۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پینا' اونٹنیوں کی کوہان کاٹ لینا' ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالنا' ان کا گوشت کھا لینا۔ ان میں سے کسی کام کا گناہ ان پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اس زمانے میں مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں، اب رہ گئے باقی کام وہ نشہ میں سرزد ہوئے اس وقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیئے پھر اس کی عقل جاتی رہے یا سرکہ سمجھ کر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جائے اور نشہ میں کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور شاید امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے وہ نقصان حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا ہو یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معاف کر دیا ہو۔ یا حضرت ﷺ نے حمزہ کی طرف سے ادا کر دیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب میں ہے کہ آپ ﷺ نے حمزہ سے ان دونوں اونٹنیوں کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علما کا کہ متوالا یا پاگل کسی کا مال تلف کر دے تو تاوان لازم ہوگا اور جو کوہان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تھے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لئے تو حرام تھے بالاجماع لیکن ان کے کھانے پر حمزہ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں تھے اور اس حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ انتہیٰ مختصراً۔

یہ حمزہ رضی اللہ عنہ نے نشہ میں کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اور زید رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر زید تو واقعی رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حمزہ سے چھوٹے اور بچے کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور خطاب رسول اللہ ﷺ کی طرف نہ تھا اور اگر آپ ﷺ کی طرف بھی ہو تو نشہ میں یہ بات ان سے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے۔ علاوہ اس کے حمزہ رسول اللہ ﷺ کے بھی چچا تھے اور اعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے۔ دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا نہ اپنا۔ اور حمزہ کے باپ عبد المطلب تھے اور عبد المطلب جناب رسول اللہ ﷺ کے دادا تھے۔

(٥١٢٨) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥١٢٧]

ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٢٩) عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِي فَنَأْتِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ

حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی ملی اور اسی دن رسول اللہ ﷺ نے خمس میں سے ایک اونٹنی مجھے دی، پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ ﷺ کی، تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سنار سے بنی قینقاع کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر لائیں اور سناروں کے ہاتھ بیچیں اور اس سے میں ولیمہ کروں اپنی شادی کا، تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا پالان' رکابیں' رسیاں اور وہ دونوں بیٹھیں تھیں

لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِ فَايَ مُنَا خَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَا أَمْلِكُ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوْا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا: أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَالَكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَاللّٰهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ حَتّٰى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ رضی اللہ عنہ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوْا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلُوْمُ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ فِيْمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ رضی اللہ عنہ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ رضی اللہ عنہ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ رضی اللہ عنہ:

ایک انصاری کی کوٹھڑی کے بازو۔ جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تھا، تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں، مجھے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں جو تقصیر ہوئی اس خیال سے تھا) میں نے پوچھا: یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا: حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے، اور وہ اس گھر میں ہیں انصار کی ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں ان کے سامنے ایک گانے والی نے گانا گایا اور ان کے ساتھیوں نے، تو گانے میں کہا: اے حمزہ رضی اللہ عنہ اٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو لے، اسی وقت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر اٹھے اور ان کے کوہان کاٹ لیے اور کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور جگر (کلیجہ) نکال لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سن کر میں چلا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا وہاں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تھا اور فرمایا: ''کیا ہوا تجھ کو؟'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ قسم اللہ کی آج کا سا دن میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ستم کیا ان کے کوہان کاٹ ڈالے کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور وہ اس گھر میں ہیں چند شرابیوں کے ساتھ۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور اس کو اوڑھا پھر چلے پا پیادہ۔ میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ دونوں آپ ﷺ کے پیچھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دروازے پر آئے جہاں حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور اجازت مانگی اندر آنے کی۔ لوگوں نے اجازت دی، دیکھا تو وہ شراب پیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس کام پر ملامت شروع کی، اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سرخ تھیں۔ (نشے سے) انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا پھر آپ ﷺ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو منہ کو دیکھا پھر کہا: تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ تب رسول اللہ ﷺ نے پہچانا کہ وہ نشہ میں مست ہیں۔ آپ ﷺ الٹے پاؤں پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔

وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِآبَائِي فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

[راجع: ٥١٢٧]

○ ○ ○ ○

(٥١٣٠) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(٥١٣١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ ﷺ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيْخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ فَقَالَ: اُخْرُجْ فَأَنْظُرْ وَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ: فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ: اُخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوْا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ: فَلَا أَدْرِيْ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْآ إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾

[٥/ المائدة:٩٣].

[بخاري: ٢٤٦٤، ٤٦٢٠؛ ابوداود: ٣٦٧٣؛ وانظر في مسلم: ٥١٣٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس دن شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساقی تھا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا، اچانک سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نکل کر دیکھ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبردار ہو جاؤ! شراب حرام ہوگئی ہے۔ پھر تمام مدینہ کے راستوں میں یہ منادی ہوگئی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اٹھ جا اور بہا دے شراب کو (جو باقی ہے) میں نے بہا دی تب بعض نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے ان کے پیٹوں میں شراب ہے (یعنی وہ پی چکے تھے حرمت سے پہلے) اس پر یہ آیت اتری۔ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا﴾ آخیر تک۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں ان پر کچھ نہیں اس کا جو کھا چکے جب آئندہ سے پرہیز کریں اور ایماندار رہیں اور نیک کام کریں نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو نقل کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شرابیں جن میں نشہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک، احمد، جمہور سلف اور خلف کا۔ بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے۔ اسی طرح خشک انگور کا بھگویا کچا شربت۔ لیکن پکے ہوئے انگور کا اور کچے اور پکے انگور کے سوائے اور چیزوں کا درست ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو۔ اور ابوحنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی غائب کر دیں اور ایک تہائی رہ جائے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اس کو تھوڑا پکا لیں اور بن پکائے تھوڑا انگور کا حرام ہے پر اس کے پینے والے پر حد نہ پڑے گی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور اختلاف علما کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے۔ بالاجماع اہل اسلام۔ انتهى مختصراً۔

(٥١٣٢) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ:

عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے لوگوں

سَأَلُوا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ: مَاكَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ إِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِيهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوبَ رضي الله عنهما وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا إِذْجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ؟ قُلْنَا: لَا. قَالَ: فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ: يَآ أَنَسُ! أَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ: فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

نے پوچھا فضیح کا (فضیح وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا ہے اسے توڑ کر پانی میں ڈال دیتے ہیں اور رہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھاگ مارے) انہوں نے کہا: فضیح کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا۔ اور میں کھڑا ہوا یہی فضیح ابوطلحہ اور ابوایوب اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں، اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ کچھ خبر پہنچی۔ ہم نے کہا: نہیں۔ وہ بولا: شراب حرام ہوگئی۔ ابوطلحہ نے کہا: اے انس! بہا دے ان مٹکوں کو پھر کبھی انہوں نے شراب نہیں پی، نہ اس کا حال پوچھا اس خبر کے بعد۔

○ ○ ○ ○

(٥١٣٣) عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْحُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا: أَكْفِئْهَا يَا أَنَسُ! فَكَفَأْتُهَا قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا هُوَ قَالَ: بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ: فَقَالَ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَنَسٍ رضي الله عنه كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: ذٰلِكَ أَيْضًا.

[بخاري: ٤٦١٧]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیح پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا: شراب حرام ہوگئی۔ انہوں نے کہا: بہا دے شراب کو اے انس۔ میں نے بہا دیا۔ سلیمان تیمی نے کہا: میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کس چیز کا تھا انہوں نے کہا: گدر اور پکی کھجور کا۔ ابوبکر بن انس نے کہا: ان دونوں خمران کا یہی تھا۔ سلیمان نے کہا: مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ یہی کہتے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٣٤) عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رضي الله عنه كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ رضي الله عنه شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ رضي الله عنه ذٰلِكَ.

معتمر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر اپنے قبیلے والوں کو (شراب) پلا رہا تھا (پھر آگے) ابن علیہ کی حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ وہ کہتے ہیں: حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دن ان کی یہی شراب تھی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اس وقت وہاں موجود تھے انہوں نے کوئی نکیر نہیں کی۔

❖ ❖ ❖ ❖

وَقَالَ ابْنُ عَبْدِالْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رضي الله عنه يَقُولُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

[بخاري: ٥٥٨٣؛ نسائي: ٥٥٥٦]

ابن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں: مجھ سے معتمر نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ کچھ لوگ جو میرے ساتھ تھے انہوں نے خود حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: اس دن کی شراب یہی تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥١٣٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابوطلحہ اور ابودجانہ اور معاذ بن

كُنْتُ اَسْقِىْ اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَبْنَ جَبَلٍ ﷺ فِىْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ: حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَاَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَخَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ : وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ.

[نسائی: ۵۵۵۷]

جبل رضی اللہ عنہم اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا، اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہو گئی۔ پھر ہم نے اسی دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر ان کا یہی تھا خلیط یعنی گدر اور خشک کھجور کو ملا کر۔



(۵۱۳۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: اِنِّىْ لَاَسْقِىْ اَبَاطَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ﷺ مِنْ مَّزَادَةٍ فِيْهَا خَلِيْطُ بُسْرٍ وَّتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ. [بخاری: ۵۶۰۰]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ اور سہیل بن بیضا کو اس مشکیزے میں سے شراب پلا رہا تھا جس میں کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب تھی آگے حدیث سعید کی حدیث کی طرح ہے۔

(۵۱۳۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کی یہی تھی جب شراب حرام ہوئی۔



(۵۱۳۸) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ اَسْقِىْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ ﷺ شَرَابًا مِنْ فَضِيْخٍ وَّتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا اَنَسُ ! قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ. [بخاری: ۵۵۸۲، ۷۲۵۳؛ وراجع فی مسلم: ۵۱۳۱]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابوعبیدہ اور ابوطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو فضیخ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا، اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا: شراب حرام ہو گئی۔ ابوطلحہ نے کہا: اے انس! اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال۔ میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔



(۵۱۳۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھی جو پی جاتی ہو سوائے کھجور کے۔

بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ .

باب: شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے۔

(٥١٤٠) عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: ((لَا.))

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“

[ابوداود: ٣٦٧٥؛ ترمذی: ١٢٩٤]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور وہ ناپاک ہوگی سرکہ ہونے سے۔ اوزاعی رحمہ اللہ اور لیث رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہے۔ انتھی مختصراً۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ وَ بَيَانِ أَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ .

باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے۔

(٥١٤١) عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ ﷺ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ؟ فَنَهَاهُ أَوْكَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ)).

طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا شراب کے بارے۔ آپ ﷺ نے منع کیا یا ناپسند کیا اس کے بنانے کو۔ وہ بولا: میں دوا کے لیے بناتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔“

[ترمذی: ٢٠٤٦]

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک۔ اسی طرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کی حالت میں لیکن اگر لقمہ حلق میں اٹک جائے اور اس کے اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اتار سکتا ہے۔ انتھی مع زیادۃ۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمّٰى خَمْرًا .

باب: کھجور اور انگور کی شراب بھی خمر ہے۔

(٥١٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)). [ابوداود: ٣٦٧٨؛ ترمذی: ١٨٧٥؛ نسائی: ٥٥٨٨، ٥٥٨٩؛ ابن ماجہ: ٣٣٧٨]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان دو درختوں سے ہوتی ہے: کھجور اور انگور کے درخت سے۔“

○ ○ ○ ○

(٥١٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے (بنائی جاتی) ہے۔“

[راجع: ٥١٤٦]

(٥١٤٤) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ.)) وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ كُرَيْبٍ: ((الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ)). [راجع:٥١٤٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے بنائی جاتی ہے۔“ ابوکریب نے اپنی روایت میں ”الکرمۃ“ اور ”النخلۃ“ کو بغیرتا کے معنی ”کرم“ اور ”نخل“ ذکر کیا ہے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جائے گدر یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جوار یا شہد کا یا جو کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ ان سے بھی خمر ہوتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ مَخْلُوْطَيْنِ.

باب: کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے۔

(٥١٤٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی اَنْ يُّخْلَطَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

فائدہ: کیونکہ ایسے نبیذ میں جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہیں ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور نبیذ حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علما اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابویوسف کے نزدیک اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے۔

(٥١٤٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ ؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰی اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَنَهٰی اَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا. [ترمذی: ١٨٧٦؛ نسائی: ٥٥٧١؛ ابن ماجه:٣٣٩٥]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا آپ ﷺ نے کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

(٥١٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ نَبِيْذًا)). [بخاری: ٥٦٠١؛ نسائی: ٥٥٦٩]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت ملا کر بھگوؤ پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو۔“

(٥١٤٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰی اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰی اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا. [نسائی: ٥٥٧٧؛ ابن ماجه: ٣٣٩٥]

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے۔

(٥١٤٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا.

[ترمذی: ١٨٧٧]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اسی طرح کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٥٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَخْلِطَ الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ وَأَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کشمش اور کھجور کو ملا کر بھگوئیں اور اس سے بھی منع فرمایا کہ ہم کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگوئیں۔

(٥١٥١) عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥١٥٠]

حضرت ابو مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ اس حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

(٥١٥٢) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا أَوْ تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا)).

[نسائی: ٥٥٨٤، ٥٥٨٥، ٥٥٨٧]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٥٣) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ: ((مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[راجع: ٥١٥٢]

حضرت اسماعیل بن مسلم عبدی رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کچی کھجوروں کو پکی اور خشک کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو پکی کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو کچی اور خشک کھجوروں کے ساتھ ملا کر بھگوئیں۔ اور پھر آگے وکیع کی حدیث کی طرح ذکر کیا گیا ہے۔

(٥١٥٤) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ)).

[بخاری: ٥٦٠٢؛ ابوداود: ٣٧٠٤؛ نسائی: ٥٥٦٦، ٥٥٧٦، ٥٥٨٢، ٥٥٨٣؛ ابن ماجہ: ٣٣٩٧]

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت بھگوؤ گدر کھجور کو اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٥٥) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع: ٥١٤٥]

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(٥١٥٦) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ اور نہ ہی پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر

جَمِيعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَتِهٖ)) وَزَعَمَ يَحْيٰى اَنَّهٗ لَقِيَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ فَحَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا. [راجع: ٥١٥٤]

بھگوؤ بلکہ تم (ان میں سے) ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔ اور یحییٰ کا گمان ہے کہ وہ عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا۔



(٥١٥٧) عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادَيْنِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: ((الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ)). [راجع: ٥١٥٤]

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے ان دو سندوں کے ساتھ کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔



(٥١٥٨) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ: ((انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ)). [راجع: ٥١٥٤]

حضرت عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے پکی اور کچی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے کشمش اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔''

(٥١٥٩) قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ. [راجع:٥١٥٤]

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔



(٥١٦٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ: ((يُنْتَبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ)). [ابن ماجه:٣٣٩٦]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور پکی کھجوروں کو، کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

(٥١٦١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٥١٤٨]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

(٥١٦٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَاَنْ يُّخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَكَتَبَ اِلٰى اَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ. [نسائی:٥٥٧٢]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگویا جائے اور آپ ﷺ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے۔

(٥١٦٣) عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ

وہب بن بقیہ نے بیان کیا، ہمیں خالد یعنی الطحان نے خبر دی کہ حضرت

التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ.

شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں صرف کھجور اور کشمش کا ذکر ہے' کچی اور پکی کھجوروں کا ذکر نہیں ہے۔



(٥١٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ نُهِيَ اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر یا کھجور اور منقیٰ کا ملا کر بھگونا۔



(٥١٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: قَدْ نُهِيَ اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہمیں کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اسی طرح کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرما دیا گیا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ.

باب: مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان۔

(٥١٦٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ. [نسائی:٥٦٤٥]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) میں نبیذ بنانے سے۔

فائدہ: اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گزرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو چند مدت تک جن برتنوں میں شراب بنتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہ کہیں اس میں نشہ نہ ہو جائے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی۔

(٥١٦٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ. [نسائی:٥٦٤٦]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان میں نبیذ بنانے سے۔



(٥١٦٨) قَالَ: وَاَخْبَرَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ)) ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ.

ابو سلمہ سے ہے کہ انہوں نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مت نبیذ بناؤ تونبے اور مرتبان میں" پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: بچو سبز لاکھی برتنوں سے۔



(٥١٦٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ: مَا الْحَنْتَمُ؟ قَالَ: الْجِرَارُ الْخُضْرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کو کرید کر بناتے ہیں) کسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حنتم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: سبز گھڑے۔

(٥١٧٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: ((اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ ـ وَالْحَنْتَمُ الْمُزَادَةُ الْمَجْبُوْبَةُ ـ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ)).

[ابوداود: ٣٦٩٣]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ ﷺ نے عبدالقیس کے گروہ سے فرمایا: ''میں تم کو منع کرتا ہوں تو بنے اور سبز ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار) برتن سے اور حنتم سرکٹی مشک ہے۔ لیکن پی اپنی چھاگل سے اور ڈاٹ لگا اس میں (تا کہ کیڑا وغیرہ نہ جائے)۔

فائدہ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم اور منع کیا سرکٹی مشک سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے۔

(٥١٧١) عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

[بخاري: ٥٥٩٤؛ نسائي: ٥٦٤٣]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے۔ یہ جریر کی حدیث ہے اور عبثر اور شعبہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کدو کے تو بنے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں (کے استعمال کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٧٢) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يُكْرَهُ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبِرِيْنِيْ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهِ قَالَتْ: نَهَانَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَنْ نَّنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ؟ قَالَ: اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ اُحَدِّثُكَ مَالَمْ اَسْمَعْ. [بخاري: ٥٥٩٥]

ابراہیم سے روایت ہے' میں نے اسود سے کہا: تم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کن برتنوں میں نبیذ بنانا مکروہ ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: ام المومنین! مجھے بتائیے کن برتنوں میں رسول اللہ ﷺ نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اہل بیت کو منع کیا آپ ﷺ نے نبیذ بنانے سے تو بنے اور لاکھی برتن میں، میں نے ان سے کہا: آپ رضی اللہ عنہا نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے۔ کیا میں وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

(٥١٧٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور لاکھی برتن سے۔

(٥١٧٤) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(٥١٧٥) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: لَقِيْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيْذِ؟ فَحَدَّثَتْنِيْ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيْذِ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کے بارے میں۔ انہوں نے کہا: عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے نبیذ کو۔ آپ ﷺ نے منع کیا ان کو تو بنے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے۔

وَالْحَنْتَمِ. [نسائی: ٥٦٤٥]

○ ○ ○ ○

(٥١٧٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.
[نسائی: ٥٦٥٥، ٥٦٥٦]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٧٧) عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ: الْمُقَيَّرَ.

حضرت اسحاق بن سوید اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔اس میں لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے۔

(٥١٧٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ: الْمُزَفَّتِ.
[راجع: ١١٥، ١١٦، ١١٧، ١١٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عبدالقیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم کو منع کرتا ہوں تو نبے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے اور لاکھی سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٧٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ. [نسائی: ٥٥٧٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بنے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ.
[نسائی: ٥٥٦٣، ٥٥٦٤]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو نبے اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے، کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو نبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

(٥١٨٢) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْجَرِّ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ.

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا میں نبیذ بنانے سے۔

(٥١٨٣) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ.

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تو نبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٨٤) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ نبیذ بنائی جائے، پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

(٥١٨٥) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِی الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِیْرِ. [نسائی: ٥٦٤٩؛ ابن ماجه: ٣٤٠٣]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور تو نبے اور چوبین میں پینے سے۔



(٥١٨٦) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ: اَشْهَدُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّآءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ.

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تو نبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔



(٥١٨٧) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِیْذَ الْجَرِّ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقُلْتُ: اَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَ؟ قَالَ: وَمَا یَقُوْلُ؟ قُلْتُ: قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِیْذَ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِیْذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ: وَاَیُّ شَیْءٍ نَبِیْذُ الْجَرِّ؟ فَقَالَ: کُلُّ شَیْءٍ یُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ. [ابوداود: ٣٦٩١]

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ٹھلیا کے نبیذ کو پوچھا۔ انہوں نے کہا: حرام کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیذ کو۔ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے کہا: تم نے نہیں سنا ابن عمر رضی اللہ عنہ جو کہتے ہیں انہوں نے کہا: کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا: سچ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ ٹھلیا کے مثل ہے۔



(٥١٨٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهٗ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهٗ فَسَاَلْتُ: مَاذَا قَالَ؟ قَالُوْا: نَهٰی اَنْ یُّنْتَبَذَ فِی الدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو۔ میں ادھر چلا (خطبہ سننے کو) آپ ﷺ میرے پہنچنے سے پہلے فارغ ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: منع کیا آپ ﷺ نے نبیذ بنانے سے تو نبے اور لاکھی میں۔

(٥١٨٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَلَمْ یَذْکُرُوْا: فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ اِلَّا مَالِكٌ وَاُسَامَةُ. [ابن ماجه: ٣٤٠٢]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مالک کی حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس میں سوائے مالک اور اسامہ کے جہاد کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔



(٥١٩٠) عَنْ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: فَقَالَ: قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ قُلْتُ: اَنَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ.

ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا: لوگ ایسا کہتے ہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے انہوں نے کہا: لوگ ایسا کہتے ہیں۔

(٥١٩١) عَنْ طَاؤسٍ رحمه الله قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ؟ قَالَ: نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاؤسٌ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[ترمذی: ١٨٦٨؛ نسائی: ٥٦٣٠، ٥٦٣١]

طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ طاؤس نے کہا: قسم اللہ تعالیٰ کی میں نے یہ سنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَقَالَ: أَنَهٰى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٥١٩١]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تو نبے میں نبیذ بنانے سے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(٥١٩٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ. [راجع: ٥١٩١]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا اور تو نبے سے۔

(٥١٩٤) عَنْ طَاؤسٍ رحمه الله يَقُوْلُ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[راجع: ٥١٩١]

طاؤس سے روایت ہے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تو نبے سے اور مرتبان سے؟ انہوں نے کہا: ہاں منع کیا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ: سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ. [نسائی: ٥٦٥٠]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور تو نبے اور لاکھی سے۔ محارب نے کہا: میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی بار سنا۔

(٥١٩٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. قَالَ: وَاُرَاهُ قَالَ: وَالنَّقِيْرِ.

[راجع: ٥١٩٥]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے اور اس میں نقیر کا بھی ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ: ((اِنْتَبِذُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا اور تو نبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا: ''نبیذ بناؤ مشکیزوں میں۔''

○ ○ ○ ○

(٥١٩٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما يُحَدِّثُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ: مَا الْحَنْتَمَةُ؟ قَالَ: الْجَرَّةُ. [نسائی: ٥٦٣٣]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ سے۔ میں نے کہا: حنتمہ کیا ہے؟ کہا: ٹھلیا۔

○ ○ ○ ○

(٥١٩٩) عَنْ زَاذَانَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما:

زاذان سے روایت ہے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: حدیث بیان کرو

حَدِّثْنِیْ بِمَا نَهٰی عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِیْ بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوٰی لُغَتِنَا فَقَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِیَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِیَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِیَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِی الْاَسْقِيَةِ.

[ترمذی: ۱۸۶۸؛ نسائی: ۵۶٦۱]

مجھ سے ان شرابوں کی جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا، اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں' کیونکہ تمہاری زبان سے ہماری زبان جدا ہے۔ انہوں نے کہا: منع کیا آپ ﷺ نے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دباء سے اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کر یدی جاتی ہے اور حکم کیا آپ ﷺ نے نبیذ بنانے کا مشکوں میں۔



(۵۲۰۰) عَنْ شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔



[راجع: ۵۱۹۹]

(۵۲۰۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ [لَهٗ] يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! وَالْمُزَفَّتِ؟ وَظَنَنَّا اَنَّهٗ نَسِيَهٗ فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ. [نسائی: ۵٦٤۸]

سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے سنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ کے منبر کی طرف کہ عبدالقیس کے لوگ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور پوچھا آپ ﷺ سے شرابوں کا۔ آپ ﷺ نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور حنتم سے۔ میں نے کہا: اے ابو محمد! اور لاکھی سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے۔ انہوں نے کہا: اس دن میں نے لاکھی کا لفظ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نہیں سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بھی۔



(۵۲۰۲) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ. [نسائی: ۵٦٦۳]

جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تونبے سے۔



(۵۲۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰی عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی سے۔



(۵۲۰٤) قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ

ابوالزبیر نے کہا: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ ﷺ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے نبیذ بنایا جاتا آپ ﷺ کے لیے

اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.

گھڑے میں پتھر کے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٥) عَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ.
[نسائی: ٥٦٢٩؛ ابن ماجه: ٣٤٠٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے گھڑے میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٦) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ ـ وَاَنَا اَسْمَعُ ـ لِاَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ مِنْ بِرَامٍ؟ قَالَ: مِنْ بِرَامٍ. [ابوداود: ٣٧٠٢]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں، جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے گھڑے میں بناتے۔ بعض نے کہا: میں نے ابوالزبیر سے سنا، وہ کہتے تھے گھڑا ابرام کا تھا یعنی پتھر کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٧) عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)).
[راجع: ٢٢٦٠]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوائے مشک کے اور برتنوں میں۔ اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیو اس شراب کو جس میں نشہ ہو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٨) عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ الظُّرُوْفَ اَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). [راجع: ٢٢٦٠]

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوئی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٠٩) عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). [راجع: ٢٢٦٠]

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے، اب پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانے والی چیز۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢١٠) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ قَالَ: لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الْاَوْعِيَةِ قَالُوْا: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَاَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ. [بخاری: ٥٥٩٣؛ ابوداود: ٣٧٠١، ٣٧٠٢؛ نسائی: ٥٦٦٦]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا: ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی۔ پھر آپ ﷺ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ بَيَانِ اَنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ

باب: ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام

وَاَنَّ كُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ .

ہے۔

(٥٢١١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). [بخاري: ٢٤٢ ، ٥٥٨٥ ، ٥٥٨٦؛ ترمذي: ١٨٦٣؛ نسائي: ٣٣٨٦ ، ٥٦٠٧ ، ٥٦٠٨ ، ٥٦٠٩ ، ٥٦١٠]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لوگوں نے بتع کو (شہد کی شراب کو؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے۔''



(٥٢١٢) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). [راجع: ٥٢١١]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر وہ شراب کہ جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔''



(٥٢١٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ؟ وَهُوَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ فِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). [راجع: ٥٢١١]

حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور سفیان اور صالح کی حدیثوں میں شہد کی شراب کے بارے میں پوچھنے کا ذکر نہیں ہے اور معمر اور صالح کی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ''ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔''



(٥٢١٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ اَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَشَرَابًا يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). [راجع: ٤٥٢٦]

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ملک میں ایک شراب بنتی ہے جس کو مزر کہتے ہیں وہ جو سے بنتی ہے (انگریزی میں اس کو بیئر کہتے ہیں) اور ایک شراب شہد سے بنتی ہے جس کو بتع کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ والی شراب حرام ہے۔''



(٥٢١٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا: ((بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا)) وَاَرَاهُ قَالَ ((وَتَطَاوَعَا)) قَالَ: فَلَمَّا وَلّٰى رَجَعَ اَبُوْ مُوْسٰى رضي الله عنه فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَنَّ لَهُمْ شَرَابًا: مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا: ''لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا۔'' جب انہوں نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابو موسیٰ لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یمن والوں کے پاس ایک شراب ہوتی ہے شہد سے جو پکائی جاتی ہے یہاں تک جم جاتی ہے اور ایک شراب ہوتی ہے مزر کی جو

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهُوَ حَرَامٌ)). [راجع:٤٥٢٦]

بنائی جاتی ہے جو سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شراب نماز سے غافل کردے وہ حرام ہے۔''

(٥٢١٦) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((ادْعُوا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا)) قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفْتِنَا فِيْ شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ: الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيْرِ يُنْبَذُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهٖ فَقَالَ: ((اَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ اَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ)). [راجع:٤٥٢٦]

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''بلاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھوان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرواور دشواری مت ڈالو۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو فتویٰ دیجیے، دو شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے۔ یمن میں ایک تو بتع کی شہد سے بنتی ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسری مزر جو جوار یا جو ہوتی ہے اس کو بھگوتے ہیں یہاں تک کہ تیز ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والی شراب سے جو باز رکھے نماز سے۔''



(٥٢١٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهٗ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟)) قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ [عَزَّوَجَلَّ] عَهْدًا لِمَنْ يَّشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهٗ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ: قَالَ ((عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ)). [نسائی: ٥٧٢٥]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں۔ اس نے پوچھا اس شراب کا جو پیتے تھے اس کے ملک میں اور وہ جوار سے بنتی ہے اس کو مزر کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں نشہ ہے؟ وہ بولا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 'جو نشہ کرے حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پیے اس کو طینۃ الخبال پلائے گا۔'' (آخرت میں) لوگوں نے عرض کیا: طینۃ الخبال کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پسینہ ہے جہنمیوں کا۔''



(٥٢١٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ)).

[ابوداود: ٣٦٧٩؛ ترمذی: ١٨٦١؛ نسائی: ٥٥٩٨، ٥٥٩٩، ٥٦٠٠، ٥٦٠١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ کرنے والی شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والی شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا پھر مر جائے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا۔''



(٥٢١٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ لانے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لانے والی شراب حرام ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٠) عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رحمہ اللہ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

(٥٢٢١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نشہ لانے والی خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔“

فائدہ: یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر نشہ لانے والی شراب حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کی ہو یا جو کی یا جوار کا جونشہ کرے وہ حرام ہے۔ اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جائے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

بَابُ عُقُوْبَةِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اِذَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا بِمَنْعِهِ اِيَّاهَا فِي الْاٰخِرَةِ.

باب: جو شخص دنیا میں شراب پیے اور توبہ نہ کرے۔

(٥٢٢٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ)).

[بخاري: ٥٥٧٥؛ نسائي: ٥٦٨٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں شراب پیے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا)) قِيْلَ لِمَالِكٍ: رَفَعَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٥٢٢٢]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”جو شخص دنیا میں شراب پیے پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا اور اس کو نہ پیے گا۔“ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: عبداللہ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

(٥٢٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ يَتُوْبَ)).

[ابن ماجه: ٣٣٧٣]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں خمر پیے وہ آخرت میں نہ پیے گا، مگر جب توبہ کرے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے عبیداللہ کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ النَّبِيْذِ الَّذِىْ لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا.

باب: جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو وہ حلال ہے۔

(٥٢٢٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِىْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِىَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَبِهٖ فَصُبَّ.

[ابوداود: ٣٧١٣؛ نسائى: ٥٧٥٣، ٥٧٥٤، ٥٧٥٥؛ ابن ماجه: ٣٣٩٩]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے اول رات میں نبیذ بھگو دیتے۔ آپ ﷺ اس کو پیتے صبح کو۔ پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اس کے بعد جو بچتا تو آپ ﷺ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا۔

فائدہ۔ اگر اس میں تیزی نہ آتی اور نشہ والی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دے دیتے۔ ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ ﷺ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں کوئی تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے۔

(٥٢٢٧) عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ: ذَكَرُوْا النَّبِيْذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ فِىْ سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْصَبَّهٗ. [راجع: ٥٢٢٥]

یحییٰ بہرانی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لوگوں نے نبیذ کا ذکر کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا مشک میں۔ شعبہ نے کہا: پیر کی رات کو پھر آپ ﷺ پیتے اس کو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلٰى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهٖ فَيُسْقٰى اَوْيُهْرَاقُ. [راجع:٥٢٢٥]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے۔ آپ ﷺ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک، پھر آپ ﷺ حکم کرتے اس کے پینے کا (جب مسکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب مسکر ہو)۔

(٥٢٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيْبُ فِى السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مُسْىِ الثَّالِثَةِ شَرِبَهُ وَسَقَاهُ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ اَهْرَاقَهُ.

[راجع: ٥٢٢٥]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے انگور بھگوئے جاتے مشک میں۔ آپ ﷺ اس دن پیتے پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اس کو بہا دیتے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٠) عَنْ يَحْيَى النَّخْعِيِّ قَالَ: سَأَلَ

یحییٰ نخعی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا

قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا؟ فَقَالَ: أَمُسْلِمُونَ أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ: فَسَأَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ: فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَأَمَرَ بِهِ فَأُهْرِيقَ ثُمَّ أَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبِلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى أَمْسَى فَشَرِبَهُ وَسَقَى فَلَمَّا أَصْبَحَ أَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَأُهْرِيقَ. [راجع:٥٢٢٥]

شراب کی بیع اور تجارت کو۔ انہوں نے کہا: تم مسلمان ہو وہ بولے: ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نہ اس کی بیع درست ہے، نہ خرید، نہ تجارت اس کی۔ پھر لوگوں نے ان سے نبیذ کا پوچھا: انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سفر میں نکلے پھر لوٹے تو لوگوں نے آپ ﷺ کے اصحاب میں سے نبیذ بنایا تھا سبز گھڑوں میں اور چوبین برتن میں اور تونبے میں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا وہ بہایا گیا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ایک مشک میں انگور اور پانی ڈالا گیا۔ وہ رات بھر یونہی رہا۔ پھر صبح کو آپ ﷺ نے اس میں سے پیا اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر تیسرے دن جو بچا آپ ﷺ نے حکم دیا وہ بہایا گیا۔



(٥٢٣١) عَنْ ثُمَامَةَ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيَّ قَالَ: لَقِيتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ؟ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ: سَلْ هٰذِهِ إِنَّمَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ: كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ مِنْهُ شَرِبَ مِنْهُ.

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا ان سے نبیذ کا پوچھا انہوں نے ایک حبشی لونڈی کو بلایا اور کہا: اس سے پوچھ، وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھی، اس نے کہا: میں آپ ﷺ کے لیے مشک میں رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور پھر لٹکا دیتی، صبح کو آپ ﷺ اس میں سے پیتے۔



(٥٢٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً.

[ابوداود: ٣٧١١؛ ترمذی: ١٨٧١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک مشک میں نبیذ بھگوتے اور ڈاٹ لگا دیتے، اس میں سوراخ تھا، صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو آپ ﷺ پیتے اور رات کو بھگوتے اور صبح کو آپ ﷺ پیتے۔



(٥٢٣٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ: تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ

سہل بن سعد سے روایت ہے، ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور ان کی عورت ہی کام کرتی تھی اس دن اور وہی دلہن بھی تھی۔ سہل نے کہا: تم جانتے ہو اس نے رات کو رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا۔ اس نے چند کھجوریں بھگو دیں تھیں ایک گھڑے میں، جب آپ ﷺ کھانا کھا چکے تو اس کا شربت آپ ﷺ کو پلایا۔

اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ .

[بخاری: ٦٦٨٥، ٥١٧٦؛ ابن ماجہ:١٩١٢]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تخصیص کرسکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اوروں کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ کی زیادہ خاطر کرنے سے۔

(٥٢٣٤) عَنْ سَهْلٍ يَقُوْلُ : اَتَى اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ : فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ . [بخاری:٥١٨٣، ٥٥٩١]

سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو اسید ساعدی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کی مثل اور یہ نہیں کہا کہ جب آپ کھا چکے تو اس کا شربت آپ ﷺ کو پلایا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٣٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ : فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ. [بخاری:٥١٨٢]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث منقول ہے اور اس میں پتھر کے پیالے کا ذکر ہے اور اس میں یہ ہے کہ جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور وہ صرف آپ ﷺ کو پلایا گیا۔

(٥٢٣٦) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ امْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَآءَ هَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ: ((قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ)) فَقَالُوْا لَهَا : اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَتْ : لَا. فَقَالُوْا : هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ كِ لِيَخْطُبَكِ فَقَالَتْ : اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ۔ قَالَ سَهْلٌ: فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ: ((اَسْقِنَا)) لِسَهْلٍ قَالَ: فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا لْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ قَالَ اَبُوْحَازِمٍ : فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيْهِ ۔قَالَ۔ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا۔ آپ ﷺ نے ابو اسید کو حکم دیا پیغام دینے کا۔ انہوں نے پیام دیا، وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری، رسول اللہ ﷺ نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے، آپ ﷺ نے اس سے بات کی، وہ بولی: میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اپنے تئیں بچا لیا مجھ سے۔“ (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا)۔ لوگوں نے اس سے کہا: تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں، وہ بولی: نہیں، میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہو ان پر وہ تشریف لائے تھے تجھ سے نسبت کرنے کو، وہ بولی: میں بدقسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ ﷺ سے، (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے) سہل نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ اسی دن آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے سہل! ہم کو پلا۔“ سہل نے کہا: میں نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا۔ ابوحازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا، ہم لوگوں نے بھی اس

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اسْحَاقَ قَالَ: ((اَسْقِنَا يَا سَهْلُ)). [بخاري:٥٦٣٧]

میں پیا (برکت کے لیے) پھر عمر بن عبدالعزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالہ سہل سے مانگا، سہل نے دے دیا۔

فائدہ۔نووی ﷫ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کے آثار شریفہ سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ ﷺ نے چھوا، پہنا، وہ سب متبرک ہے۔ سلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے اسی طرح اس غار میں جانا جس میں حضرت ﷺ تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم میں سے ہے جو آپ ﷺ نے ابوطلحہ کو اپنے بال دیئے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر شاخیں لگادی تھیں اور ملحان کی بیٹی نے آپ ﷺ کا پسینہ اکٹھا کیا تھا اور آپ ﷺ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ ﷺ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور صحیح حدیثوں میں اس کے نظائر بہت ہیں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ انتہٰی

(٥٢٣٧) عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَآءَ وَاللَّبَنَ.

انس ﷛ سے روایت ہے، میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ ﷺ کو شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلایا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ.

باب: دودھ پینے کا بیان۔

(٥٢٣٨) عَنِ الْبَرَاءِ ﷛ قَالَ : قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷛ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ .

[بخاري:٢٤٣٩، ٣٦١٥، ٣٦٥٢، ٣٩٠٨، ٣٩١٧، ٥٦٠٧؛ وانظر في مسلم: ٧٥٢١]

براء ﷛ سے روایت ہے، حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ ﷺ پیاسے تھے، میں نے تھوڑا دودھ دوہا اور لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے پیا۔ یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ ﷺ کو کافی ہو گیا۔

فائدہ۔نووی ﷫ نے کہا: ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہوگا اور اس کا مال لے لینا درست ہے یا وہ آپ ﷺ کے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا۔

(٥٢٣٩) عَنِ الْبَرَاءِ ﷛ يَقُوْلُ: لَمَّا اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاَتْبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ : اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكَ ـ قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ ـ قَالَ: فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَرُّوْا بِرَاعِيْ غَنَمٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷛ فَاَخَذْتُ قَدَحًا

براء ﷛ سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا (مشرکوں کی طرف سے) آپ ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی، اس کا گھوڑا دھنس گیا (یعنی زمین نے اس کو پکڑ لیا) تو وہ بولا: آپ ﷺ میرے لیے دعا کیجیے، میں آپ ﷺ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ ﷺ نے دعا کی (اس کو نجات ملی) پھر آپ ﷺ پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرانے والا ملا۔ ابوبکر ﷛ نے کہا: میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ ﷺ کے

فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ.

[راجع: ٥٢٣٨]

لیے دو ہاوہ دودھ لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے پیا۔ یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ ﷺ کو کافی ہو گیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٠) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷜ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ ﷤: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْاَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ.

[بخاری: ٤٧٠٩، ٥٦٠٣؛ نسائی: ٥٦٧٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جس رات کو رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں لائے گئے تو آپ ﷺ کے پاس دو پیالے آئے۔ ایک میں شراب تھی اور ایک میں دودھ۔ آپ ﷺ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: شکر ہے اس اللہ کا جس نے تم کو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)۔

(٥٢٤١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷜ يَقُوْلُ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ: بِاِيْلِيَاءَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي شُرْبِ النَّبِيْذِ وَتَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ.

باب: نبیذ پینے اور برتنوں کو ڈھکنے کے بیان میں۔

(٥٢٤٢) عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷜ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ: ((اَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا.)) قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اِنَّمَا اُمِرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوْكَأَ لَيْلًا وَّبِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا.

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھانپا ہوا نہ تھا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی (چوڑائی میں) اس پر رکھ دیتا۔'' (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا) ابوحمید نے کہا: آپ ﷺ نے حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٢٤٣) عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ﷜ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ: وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ اَبِیْ حُمَيْدٍ: بِاللَّيْلِ.

ابوحمید ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا، اسی کی مثل اور زکریا راوی نے ابوحمید رضی اللہ عنہ کے لفظ "باللَّيْلِ" ذکر نہیں کیا۔

(٥٢٤٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷠ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَلَا نَسْقِيْكَ نَبِيْذًا؟ فَقَالَ: ((بَلٰى)) فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعٰى فَجَاءَ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے پانی مانگا۔ ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کو نبیذ پلاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا۔'' وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں؟ ایک

بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا)) قَالَ: فَشَرِبَ.

[بخاري: ٥٦٠٦؛ ابو داود: ٣٧٣٤]

لکڑی ہی آڑی رکھ لیتا۔'' پھر اس کو پیا آپ ﷺ نے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا)). [بخاري:٥٦٠٥]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص جس کو ابوحمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں؟ کاش ایک لکڑی ہی آڑی رکھ دیتا۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَهُوَ تَغْطِيَتُهُ وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ وَإِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ وَذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهَا وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ وَكَفِّ الصِّبْيَانِ وَالْمَوَاشِي بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

باب: سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکنے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے، چراغ بجھانے، بچوں اور جانوروں کو مغرب کے بعد باہر نہ نکالنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٥٢٤٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلٰى إِنَائِهِ عُودًا أَوْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: ((وَأَغْلِقُوا الْبَابَ)).

[ابن ماجه: ٣٤١٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بند کر دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا' پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سوائے ایک لکڑی کے اسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا نام لے اس لیے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے۔'' (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی روایت میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٧) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَاكْفِئُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الْإِنَاءِ.

[ابو داود: ٣٧٣٢؛ ترمذي: ١٨١٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں برتنوں پر آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٨) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَغْلِقُوا الْبَابَ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ:((وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ)) وَقَالَ: ((تُضْرِمُ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٤٩) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ: ((وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلٰى أَهْلِهِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ)). [بخاري: ٣٢٨٠، ٣٣٠٤، ٥٦٢٣؛ ابوداود: ٣٧٣١]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کی تاریکی آجائے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لئے کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازے نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈاٹ لگا دو اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢٥١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْوًا مِمَّا أَخْبَرَ عَطَآءٌ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَقُوْلُ: ((اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). [راجع: ٥٢٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَطَآءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ. [راجع: ٥٢٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٣) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ)). [راجع: ٢٦٠٤]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے جانوروں کو مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جانے تک۔“

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو۔ اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔''

فائدہ: اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو وبا ہو جاتی ہے اسی طرح لوگوں میں وبا پھیل جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعض کو وبا ہوتی ہے بعض کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے ڈاکٹر اور حکیم وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے واسطے بہت سی خاک اڑا رہے ہیں لیکن آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں پکا کر پینا چاہیے۔ بعض کہتے ہیں: یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونا کے ڈھیر یا کوئلوں کو گھر میں رکھیں سرکہ دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں۔ سڑی چیز کو دبائیں ڈامر گندھک کی دھونی دیں کافور سونگھیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کے فساد سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں: ترکاریوں کے فساد سے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالرا (ہیضہ) کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(٥٢٥٦) عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((فَإِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ)) وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ: فَالْأَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِي كَانُوْنَ الْأَوَّلِ.

لیث بن سعد سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ ''سال میں ایک دن وبا اترتی ہے۔'' اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں (کانونِ اول وہ مہینہ ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آ جاتا ہے اور کانونِ ثانی وہ مہینہ ہے جو دلو میں آتا ہے)

(٥٢٥٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ)). [بخاری: ٦٢٩٣؛ ابوداود: ٥٢٤٦؛ ترمذی: ١٨١٣؛ ابن ماجہ: ٣٧٦٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت چھوڑو انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٥٨) عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلٰى أَهْلِهِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِشَأْنِهِمْ قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَّكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْهَا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رات کو مدینہ مبارک میں کسی کا گھر جل گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔''

عَنكُمْ)). [بخاري: ٦٢٩٤؛ ابن ماجه: ٣٧٧٠]

○ ○ ○ ○

بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا.

باب: کھانے' پینے اور سونے کے آداب کا بیان۔

(٥٢٥٩) عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ : كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا)).

[ابو داود: ٣٧٦٦]

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ ﷺ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے۔ ایک بار ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانے پر موجود تھے، ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اس کو ہانک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر ایک گنوار دوڑتا ہوا آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ تھام لیا، پھر فرمایا: ''شیطان اس کھانے پر قدرت رکھتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا نہ جائے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے، میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سن کر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے اور کھانے میں یاد آئے، تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہہ لے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہیں ہے۔ اب ٹھیک مذہب جس پر جمہور علما ہیں۔ سلف اور خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں شیطان کے کھانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور شیطان حقیقتاً کھاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہیں ہے اور شرع نے انکار نہیں کیا ہے بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٢٦٠) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا إِذَا دُعِيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَقَالَ: كَأَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّهَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيْءَ الْأَعْرَابِيِّ فِيْ حَدِيْثِهِ قَبْلَ مَجِيْءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور اخیر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

وَاَكَلَ. [راجع:٥٢٢٧]

(٥٢٦١) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيْءَ الْجَارِيَةِ عَلٰى مَجِيْءِ الْاَعْرَابِيِّ.

[راجع: ٥٢٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٢٦٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَامَبِيْتَ لَكُمْ وَلَاعَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ)).

[ابو داود: ٣٧٦٥]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھستے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے تابعداروں سے) کہتا ہے: نہ تمہارے رہنے کا ٹھکانا ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر میں گھستے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رہنے کا ٹھکانا تو مل گیا اور جب کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے: تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کھانا بھی ملا۔“

(٥٢٦٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَاصِمٍ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: ((وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَاِنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ)).

[راجع: ٥٢٦٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٢٦٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ)). [ابن ماجه:٣٢٦٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔“

(٥٢٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)).

[ابو داود: ٣٧٧٦؛ ترمذی: ١٧٩٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو داہنے ہاتھ سے پیے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے۔

(٥٢٦٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ.

زہری سے سفیان کی سند کے مطابق روایت ہے۔

[راجع: ٥٢٦٥]

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدٌ مِنكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا.)) قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيْدُ فِيْهَا: ((وَلَا يَاْخُذُبِهَا وَلَا يُعْطِيْ بِهَا)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِي الطَّاهِرِ: ((لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ)).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے نہ کھائے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے۔'' اس سے نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ''نہ لے اور نہ دے بائیں ہاتھ سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٦٨) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ: ((كُلْ بِيَمِيْنِكَ)) قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ: ((لَا اسْتَطَعْتَ)) مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ .

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔'' وہ بولا: مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کرے تجھ سے نہ ہو سکے۔'' اور اس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا۔ وہ اس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔

فائدہ۔ اس کا ہاتھ رہ گیا۔ یہ سزا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ بعض نے کہا: یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام بسر بن راعی العیر تھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بددعا کرنا درست ہے۔

(٥٢٦٩) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ: ((يَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)).

[بخاری: ٥٣٧٦، ٥٣٧٧، ٥٣٧٨؛ ابن ماجه: ٣٢٦٧]

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا (کیونکہ آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف گھوم رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو ادھر سے کھا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٠) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ قَالَ: اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)). [راجع: ٥٢٦٩]

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے پاس کی طرف سے کھا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٢٧١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ. [بخاری: ٥٦٢٥؛ ابو داود: ٣٧٢٠؛ ترمذی: ١٨٩٠]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مشک کے منہ کو الٹ کر پینے سے۔ (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں چلا جائے)۔

(٥٢٧٢) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه اَنَّهُ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا رسول اللہ ﷺ نے مشکوں کو

قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا. [راجع: ٥٢٧١]

الٹ کران کے منہ سے پانی پینے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٣) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ. [راجع: ٥٢٧١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا.

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان۔

(٥٢٧٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے۔

(٥٢٧٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا فَالْاَ كْلُ، فَقَالَ: ذَاكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے۔ قتادہ نے کہا: ہم نے کہا: اور کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو اور زیادہ برا ہے۔

[ترمذی: ١٨٧٩؛ ابن ماجہ: ٣٤٢٤]

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ ﷺ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٢٧٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ: قَوْلَ قَتَادَةَ. [ابو داود: ٣٧١٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٧) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے۔

(٥٢٧٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٧٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِيْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پیے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي الشُّرْبِ مِنْ زَمْزَمَ قَائِمًا.

باب: زم زم کھڑے ہو کر پینے کے بیان میں۔

(٥٢٨٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. [بخاری: ١٦٣٧، ٥٦١٧؛ ترمذی: ١٨٨٢؛ نسائی: ٢٩٦٤، ٢٩٦٥؛ ابن ماجہ: ٣٤٢٢]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ ﷺ کھڑے تھے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

[راجع: ٥٢٨٠]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

[راجع: ٥٢٨٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہو کر۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ. [راجع: ٥٢٨٠]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا آپ ﷺ نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا کعبہ کے پاس۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا: فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ. [راجع: ٥٢٨٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِيْ نَفْسِ الْإِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ.

باب: پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے۔

(٥٢٨٥) عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ. [راجع: ٦١٥]

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا برتن کے اندر ہی سانس لینے سے۔

(٥٢٨٦) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا. [بخاری: ٥٦٣١؛ ترمذی: ١٨٨٤؛ ابن ماجه: ٣٤١٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ تین بار سانس لیتے برتن میں۔ (یعنی پینے میں برتن کے باہر تین گھونٹ میں پیتے۔)

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٧) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ: ((إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ.)) قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: وَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا.

[ابو داود: ٣٧٢٧؛ ترمذی: ١٨٨٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے: ''ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے''۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٨٨) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَقَالَ: فِي الْإِنَاءِ. [راجع: ٥٢٨٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَآءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَلٰى يَمِينِ الْمُبْتَدِئِ.

(٥٢٨٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَآءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ: ((الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ)).

[بخاری: ٥٦١٩؛ ابوداود: ٣٧٢٦؛ ترمذی: ١٨٩٣؛ ابن ماجه: ٣٤٢٥]

(٥٢٩٠) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِيْ يُحَثِّثْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيْبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! أَعْطِ أَبَابَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ)).

(٥٢٩١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ دَارِنَا فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَّاءِ بِئْرِيْ هٰذِهِ قَالَ: فَأَعْطَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وِجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ: هٰذَا أَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! يُرِيْهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْأَيْمَنُوْنَ الْأَيْمَنُوْنَ

باب: دودھ یا پانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور بائیں طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا: داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیے، پھر داہنی طرف سے۔ (اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں کم ہو)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے، اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس وقت میں بیس برس کا تھا، اور میری مائیں رغبت دلاتیں مجھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں ایک کنواں تھا اس کا پانی اس دودھ میں ملایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو بکر کو دیجیے آپ نے اعرابی کو دیا' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے طرف بیٹھا تھا اور فرمایا: ''داہنے سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنے سے۔''

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر آئے اور پانی مانگا۔ ہم نے بکری کا دودھ دوہا پھر اس میں پانی ملایا اپنے کنوئیں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ سامنے اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کو دیا اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو نہیں دیا اور فرمایا: ''داہنی طرف والے مقدم ہیں پھر داہنی طرف والے۔'' انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو سنت ہے' سنت ہے۔

الْأَيْمَنُوْنَ)) قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ. [بخاری:٢٥٧١]

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: ((اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ)) فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَدِهٖ.

[بخاری: ٢٤٥١، ٢٦٠٢، ٢٦٠٥، ٥٦٢٠]

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس پینے کی کوئی چیز آئی۔ آپ ﷺ نے پیا اور داہنی طرف آپ ﷺ کے ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ تھے۔ آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: تو مجھ کو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی۔'' وہ بولا: نہیں قسم اللہ کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔

فائدہ: بعض نے کہا: وہ لڑکے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے اور بڑوں میں خالد بن ولید تھے اور آپ ﷺ نے لڑکے سے اجازت مانگی اس لیے کہ اس کی ناراضگی کا ڈر نہ تھا اور گنوار سے اجازت نہ مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جائے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اس کی تخصیص پلانے ہی سے منقول ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

(٥٢٩٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُوْلَا: فَتَلَّهُ وَلٰكِنْ فِيْ رِوَايَةِ يَعْقُوْبَ قَالَ: فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ. [بخاری:٢٣٦٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ. باب کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے۔

(٥٢٩٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا)).

[بخاری: ٥٤٥٦؛ ابن ماجہ: ٣٢٦٩]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی تم میں سے کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔'' (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانیں بلکہ خوش ہوں)

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا)).

[ابوداود: ٣٨٤٧]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٢٩٦) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد۔

ابْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ. [ابوداود: ٣٨٤٨]

(٥٢٩٧) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا. [راجع: ٥٢٩٦]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے اس کو چاٹتے۔

(٥٢٩٨) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا. [راجع: ٥٢٩٦]

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

(٥٢٩٩) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ. [راجع: ٥٢٩٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٠٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ: ((اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّهِ الْبَرَكَةُ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا: ”تم نہیں جانتے برکت کس میں ہے۔“

(٥٣٠١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ)). [ابن ماجه: ٣٢٧٠]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جائے نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔“

(٥٣٠٢) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا: ((وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا)) وَمَا بَعْدَهُ. [راجع: ٥٣٠١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

(٥٣٠٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”شیطان تم میں سے ایک ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو صاف کرے کچرے وغیرہ سے جو اس میں لگ جائے پھر اس کو کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے کون

فَإِنَّهُ لَايَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَرَكَةُ)).

[ابن ماجه: ۳۲۷۹]

سے کھانے میں برکت ہے۔“

○ ○ ○ ○

(۵۳۰۴) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ)) إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيْثِ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ)). [راجع:۵۳۰۳]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۰۵) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا.

[راجع: ۵۳۰۳]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۰۶) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ: ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَايَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ)) وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ)).

[ابو داود: ۳۸٤۵؛ ترمذی: ۱۸۰۳]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے: ”تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جائے تو اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔“ اور حکم کیا پیالہ پونچھ لینے کا ہم کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔“

○ ○ ○ ○

(۵۳۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔“

(۵۳۰۸) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ((وَلْيَسْلُتْ أَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ)) وَقَالَ: ((فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ أَوْ يُبَارَكُ لَكُمْ)).

[راجع: ۵۳۰٦]

حماد سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ”پونچھ لے تم میں سے کوئی ایک پیالہ کو۔“ اور فرمایا: ”کون سے کھانے میں برکت ہے یا برکت ہوتی ہے تمہارے لیے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ مَايَفْعَلُ الضَّيْفُ إِذَا تَبِعَهُ غَيْرُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ.

باب: اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جائے تو کیا کرے؟

(۵۳۰۹) عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیب

قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَرَفَ فِيْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ: وَيْحَكَ! اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ: فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ)) وَقَالَ: لَا بَلْ اٰذَنُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاری: ۲۰۸۱، ۲۴۵۶، ۵۴۳۴، ۵۴۶۱؛ ترمذی: ۱۰۹۹]

تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس مرد نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی، اس نے اپنے غلام سے کہا: ارے ہم پانچ آدمیوں کے لیے کھانا تیار کر، کیونکہ میں چاہتا ہوں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کرنا اور آپ ﷺ پانچویں ہیں پانچ آدمیوں کے، پھر اس نے کھانا تیار کیا اور وہ مرد پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کو دعوت دی آپ ﷺ پانچویں تھے پانچ کے۔ ان کے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ ﷺ دروازے پر پہنچے تو فرمایا: (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جائے گا۔ اس نے کہا: نہیں، میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ!

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جائے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اس کو اجازت دے اگر اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔

(۵۳۱۰) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ فِيْ رِوَايَتِهِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ: قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ. [راجع: ۵۳۰۹]

ان اسناد کے ساتھ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث جریر کی حدیث کی طرح نقل کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۱۱) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. [راجع: ۵۳۰۹]

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اعمش ابو سفیان سے جابر کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(۵۳۱۲) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ: ((وَهٰذِهِ؟)) لِعَائِشَةَ. فَقَالَ: لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا)) فَعَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا ایک ہمسایہ شوربہ عمدہ بناتا تھا وہ فارس کا تھا، اس نے ایک بار شوربہ بنایا رسول اللہ ﷺ کے لیے اور آپ ﷺ کو بلانے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ کی بھی دعوت ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو میں بھی نہیں آتا۔'' پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ کی

اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذِهِ؟)) قَالَ: لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا)) ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذِهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى اَتَيَامَنْزِلَهُ .

[نسائی: ۳۴۳۶]

بھی دعوت ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو میں بھی نہیں آتا۔'' پھر سہ بار آپ ﷺ کو بلانے کے لیے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کی بھی دعوت ہے۔؟'' وہ بولا: (تیسری بار میں) ہاں۔ پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے۔

فائدہ۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ ﷺ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت ﷺ کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ ﷺ نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اس وجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہوں گی تو آپ ﷺ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے۔ اور بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوائے ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

بَابُ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهٖ غَيْرَهٗ اِلٰى دَارِ مَنْ يَّثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ .

باب: اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لے جانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جا سکتا ہے۔

(۵۳۱۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْلَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: ((مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟)) قَالَا: الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِيَ الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا)) فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا ! وَاَهْلًا ! فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيْنَ فُلَانٌ؟)) قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ اِذْجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَآءَ هُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ . فَقَالَ: كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ایک رات باہر نکلے، آپ ﷺ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ پوچھا: ''تم کیوں نکلے اس وقت۔'' انہوں نے کہا: بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا چلو'' پھر وہ آپ ﷺ کے ساتھ چلے۔ آپ ﷺ ایک انصاری کے دروازے پر آئے، وہ اپنے گھر میں نہیں تھا، اس کی عورت نے آپ ﷺ کو دیکھا وہ کہنے لگی: آئیے آپ ﷺ اچھے آئے اپنے لوگوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں شخص (اس کے خاوند کو فرمایا) کہاں گیا ہے۔؟'' وہ بولی ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گیا ہے۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اس کو درست ہے عذر سے۔ اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے میں وہ مرد انصاری آ گیا، اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں ہیں، جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لے کر آیا جس میں گدر، سوکھی اور تازہ کھجوریں تھیں اور کہنے لگا: اس میں سے کھاؤ، پھر اس

فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہما: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ)).

نے چھری لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دودھ والی بکری مت کاٹنا۔'' اس نے ایک بکری ذبح کی اور سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا، جب سیر ہوئے کھانے اور پینے سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے: ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن۔ تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گزری۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا اور وفات کے وقت زرہ گروی تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنے دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اس کو تکلیف نہ ہو۔ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام کرنا درست ہے۔

(٥٣١٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ بَيْنَا أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَاعِدٌ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہ مَعَهٗ إِذْ أَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا أَقْعَدَكُمَا هٰهُنَا؟)) قَالَا: أَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُيُوْتِنَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ خَلَفِ ابْنِ خَلِيْفَةَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣١٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ لَهَا: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَأَخْرَجَتْ لِيْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ: فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِيْ فَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ مَّعَهٗ قَالَ: فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَّنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ فِيْ نَفَرٍ مَّعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، جب خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھوکا پایا۔ میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا: تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے، اس نے ایک تھیلہ نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا اور میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی، میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا۔ بعد اس کے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹا عورت بولی: مجھ کو رسوا نہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمیوں کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا تیار کیا ہے، تو آپ ﷺ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لائیے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے پکارا اور فرمایا:

((يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتّٰى أَجِيْئَ)) فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ لِيْ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنَتَنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ((ادْعُوَا لِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا)) وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَتَنَا ـ أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ ـ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

[بخاری: ۳۰۷۰، ۴۱۰۲]



''اے خندق والو! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا، جب تک میں نہ آجاؤں۔ پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لائے، آپ ﷺ آگے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ بولی: تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ ذلیل اور برا کہیں گے۔ میں نے کہا: میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا (پر رسول اللہ ﷺ نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت سنا دی۔) آخر اس نے وہ آٹا نکالا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لب مبارک اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی' پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اس میں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی۔ بعد اس کے فرمایا: ''ایک روٹی پکانے والی اور بلا لے جو تیرے ساتھ مل کر پکائے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی میں سے ڈوئی نکال کر نکالتی جا اس کو اتار مت، جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا ہوں کہ سب نے کھایا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا ابل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اس کی روٹیاں بن رہی تھیں۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو معجزے ہیں' ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا۔ دوسرے آپ ﷺ کو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کھانا سب کو کافی ہو جائے گا۔ دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیاں جو کی ستر یا اسی آدمیوں کو کافی ہو گئی تھیں اور اس کا قصہ آگے آتا ہے۔

(۵۳۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْسَلَكَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا (ام سلیم ابو طلحہ کی بی بی اور انس کی ماں تھیں) سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری پائی' میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں تو تیرے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ وہ بولی: ہاں ہے' پھر اس نے جو کی کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی، اس میں روٹیوں کو لپیٹا اور پھر ان کو میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ مجھ کو اوڑھا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اوڑھا دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا دی) پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ ﷺ کے پاس' میں اس کو لے کر گیا۔ میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ لوگ تھے، میں کھڑا رہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔'' میں نے کہا:

أَبُوْ طَلْحَةَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ: ((أَلِطَعَامٍ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: ((قُوْمُوْا)) قَالَ: فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَانُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلُمِّي مَاعِنْدَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!)) فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَبِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَّهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) حَتّٰى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا أَوْثَمَانُوْنَ.

[بخاری: ٤٢٢، ٣٥٧٨، ٥٣٨١، ٦٦٨٨؛ ترمذی: ٣٦٣٠]

ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا ہے۔'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا: ''اٹھو۔'' اور آپ ﷺ چلے۔ میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ ان کو خبر کی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر تشریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر ملے۔ بعد اس کے آپ ﷺ تشریف لائے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! تیرے پاس کیا ہے۔؟'' وہ وہی روٹیاں لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں۔ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے تھوڑا گھی اس پر ڈال دیا وہ گویا سالن تھا پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (دعا کی) بعد اس کے فرمایا: ''دس آدمیوں کو بلاؤ۔'' انہوں نے کھایا پیٹ بھر کر وہ نکلے۔ پھر فرمایا: ''اور دس کو بلاؤ۔'' انہوں نے بھی کھایا اور سیر ہو کر چلے۔ پھر فرمایا: ''اور دس کو بلاؤ'' یہاں تک کہ سب نے کھالیا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

فائدہ: آپ ﷺ نے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اس کے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہوں گے۔ اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابوطلحہ گھبرا گئے۔ لیکن وہ پریشان نہ ہوئیں۔

(٥٣١٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِأَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ: فَأَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ: أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ: ((قُوْمُوْا)) فَقَالَ أَبُوْطَلْحَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ: فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا رسول اللہ ﷺ کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا انہوں نے تیار کیا تھا۔ میں آیا۔ اس وقت آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا' مجھے شرم آئی، میں نے عرض کیا: ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''چلو۔'' ابوطلحہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو آپ ﷺ کے لیے تھوڑا سا کھانا تیار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھوا اور دعا کی اس میں برکت ہونے کی۔ پھر

وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: ((اَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِيْ عَشَرَةً)) وَقَالَ: ((كُلُوْا)) وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجُوْا فَقَالَ: ((اَدْخِلْ عَشَرَةً)) فَاَكَلُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا فَمَازَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا مِنْهَا.

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلا لے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ۔'' اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا۔ انہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور دس کو بلا لے۔'' انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسی طرح آپ ﷺ دس دس کو اندر بلاتے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پھر آپ ﷺ نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا انہوں نے کھانا شروع کیا تھا۔



(۵۳۱۸) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِهِ: ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ: ((دُوْنَكُمْ هٰذَا)).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا اور پھر ابن نمیر کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ ﷺ نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لے لو اس کو۔''

(۵۳۱۹) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ ((كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ)) فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوْا سُؤْرًا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا۔ ''دس آدمیوں کو آنے دو۔'' انہوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ اور اللہ کا نام لو۔'' انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی (۸۰) آدمیوں کو اسی طرح بلایا پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھر والوں نے سب کے بعد کھایا۔ تب بھی کھانا بچ گیا۔



(۵۳۲۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِيْ طَعَامِ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ فِيْهِ: فَقَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيْرٌ قَالَ: ((هَلُمَّهُ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَجْعَلُ فِيْهِ الْبَرَكَةَ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی کو لے آ، اللہ جل جلالہٗ اس میں برکت دے گا۔''



(٥٣٢١) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْهِ : ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوْا مَا اَبْلَغُوْا جِيْرَانَهُمْ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا۔



(٥٣٢٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: رَاى اَبُوْ طَلْحَةَ رضي الله عنه رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِی الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ: اِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِی الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَاَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ: ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاَنَسٌ [بْنُ مَالِكٍ] وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَيْنَاهُ لِجِيْرَانِنَا.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے۔ آپ ﷺ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنی اس کو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ بھوکے ہیں' پھر بیان کیا حدیث کو۔ اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اور انس رضی اللہ عنہ نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا۔



(٥٣٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهٗ جَالِسًا مَّعَ اَصْحَابِهٖ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ قَالَ اُسَامَةُ: وَاَنَا اَشُكُّ عَلٰى حَجَرٍ فَقُلْتُ: لِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ لِمَ عَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَهٗ فَقَالُوْا: مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِیْ طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ: يَا اَبَتَاهُ! قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَصَّبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا: مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى اُمِّیْ فَقَالَ : هَلْ مِنْ شَیْءٍ ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ عِنْدِیْ كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَآءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحْدَهٗ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ مَعَهٗ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيْثِ بِقِصَّتِهٖ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن آیا۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھے ہیں۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں۔ میں نے آپ ﷺ کے کسی صحابی سے پوچھا: یہ پٹی آپ ﷺ نے کیوں باندھی ہے؟ اس نے کہا: بھوک کی وجہ سے میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ خاوند تھے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے۔ میں نے آپ ﷺ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا: بھوک کی وجہ سے باندھی ہے۔ یہ سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا: تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ وہ بولی: ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے تشریف لائیں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ آئے تو کھانا کم پڑے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔

(٥٣٢٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

النَّبِيِّ ﷺ فِي طَعَامِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ أَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ أَكْلِ الْيَقْطِيْنِ.

باب: شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان۔

(٥٣٢٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ أَنَسٌ ﷺ: فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَى الصَّحْفَةِ ۔قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ.

[بخاري: ٢٠٩٢، ٥٣٧٩، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩؛ ابوداود: ٣٧٨٦؛ ترمذي: ١٨٥٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی' کچھ کھانا پکایا، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا اس کھانے پر۔ پھر آپ ﷺ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈھ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

فائدہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا درست ہے اور درزی کا کسب حلال ہے' شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی' یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اسی طرح ہر چیز کو جس کو رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اسکے حاصل کرنے پر۔ دسترخوان پر کھانے والوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے نہ دوسری طرفوں سے۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ دوسرے کھانے والوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ ﷺ کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی تھوک مبارک کو اپنے مونہوں پر ملتے۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٥٣٢٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيْءَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أُلْقِيْهِ إِلَيْهِ وَلَا أَطْعَمُهُ فَقَالَ أَنَسٌ ﷺ: فَمَازِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کی ایک شخص نے دعوت کی، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا' وہاں شوربا آیا جس میں کدو تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ ﷺ کی طرف ڈالتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا۔

(٥٣٢٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَ: قَالَ ثَابِتٌ: فَسَمِعْتُ أَنَسًا ﷺ يَقُوْلُ: فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ بَعْدُ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ ﷺ کی۔ اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا۔

فائدہ: کدو بڑی فائدہ مند تر کاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہند گرم ملکوں کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور ماء القرع صفراوی بخار اور تپ دق کے لیے بڑا مفید ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوٰى خَارِجَ التَّمْرِ.

باب: کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے۔

(۵۳۲۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ : نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِىْ قَالَ : فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِىَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهُ وَيُلْقِى النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى ـ قَالَ شُعْبَةُ : هُوَ ظَنِّىْ وَهُوَ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ: اِلْقَاءُ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ۔ ثُمَّ اُتِىَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِىْ عَنْ يَمِيْنِهٖ قَالَ: فَقَالَ اَبِىْ: وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ فَارْحَمْهُمْ)).

[ابو داود: ۳۷۲۹، ترمذی: ۳۵۷۶]

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ ایک کھانا ہے (جو کھجور، پنیر اور گھی سے مل کر بنتا ہے) آپ ﷺ نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ ﷺ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان۔ شعبہ نے کہا: مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا۔ (غرض یہ ہے کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لیے کچھ آیا آپ ﷺ نے پیا۔ بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا۔ پھر میرے باپ نے آپ ﷺ کے جانور کی بھاگ تھامی اور عرض کی دعا کیجیے ہمارے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔“

(۵۳۲۹) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّ فِىْ اِلْقَاءِ النَّوٰى بَيْنَ الْاِصْبَعَيْنِ.

[راجع: ۵۳۲۸]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابُ اَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ.

باب: کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا۔

(۵۳۳۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ .

[ابو داود: ۳۸۳۵؛ ترمذی: ۱۸۴٤؛ ابن ماجه: ۳۳۲۵]

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو ککڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ۔

فائدہ: اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال ہو جائے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہو۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاٰكِلِ وَصِفَةِ قُعُوْدِهٖ.

باب: کیونکر بیٹھ کر کھانا چاہیے۔

(۵۳۳۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا .

آپ ﷺ اقعاء کے طور پر بیٹھے تھے کھجور کھا رہے تھے۔

[ابو داود: ٣٧٧١]

○ ○ ○ ○

فائدہ: اقعاء کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگادے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دے۔

(٥٣٣٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ يَقْسِمُهٗ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا. وَفِیْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ : اَكْلًا حَثِيْثًا. [راجع:٥٣٣١]

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں آئیں آپ ان کو بانٹنے لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی اکڑوں) اور جلدی جلدی اس میں سے کھا رہے تھے۔ (کیونکہ آپ ﷺ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)

بَابُ نَهْيِ الْاَكْلِ مَعَ جَمَاعَةٍ عَنْ قِرَانِ تَمْرَتَيْنِ وَنَحْوِهِمَا فِیْ لُقْمَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اَصْحَابِهٖ .

باب: اجتماعی کھانے میں دو دو کھجوریں یا دو دو لقمے کھانے کی ممانعت کے بیان میں۔

(٥٣٣٣) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ ؓ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ ۔ قَالَ ۔ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ فَكُنَّا نَاْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ ؓ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فَيَقُوْلُ: لَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ. قَالَ شُعْبَةُ : لَا اُرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ ؓ يَعْنِی الْاِسْتِئْذَانَ .

جبلہ بن سحیم ؓ سے روایت ہے، عبداللہ بن الزبیر ؓ ہم کو کھجوریں کھلاتے، ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبداللہ بن عمر ؓ سامنے سے نکلے اور انہوں نے کہا: دو دو لقمے مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لے۔ شعبہ نے کہا: یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر ؓ کا قول ہے۔

[بخاری: ٢٤٥٥، ٢٤٨٩، ٢٤٩٠، ٥٤٤٦؛ ابو داود: ٣٨٣٤؛ ترمذی: ١٨١٤؛ ابن ماجه: ٣٣٣١]

فائدہ: دو لقمے یا دو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے۔ اس لیے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ چکھ جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے۔ (نووی ؒ مختصراً)

(٥٣٣٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهٗ: وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جُهْدٌ. [راجع:٥٣٣٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٣٥) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ اَصْحَابَهُ. [راجع: ٥٣٣٣]

جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: منع کیا رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے۔

O O O O

بَابٌ فِي إِدْخَالِ التَّمْرِ وَنَحْوِهِ مِنَ الْاَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ .

باب: کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا۔

(٥٣٣٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ)).

[ابوداود: ٣٨٣٠؛ ترمذی: ١٨١٥؛ ابن ماجه: ٣٣٢٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ گھر والے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو۔''

O O O O

(٥٣٣٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ اَوْجَاعَ اَهْلُهُ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں۔'' دوبار یہی فرمایا یا تین بار۔''

O O O O

بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ .

باب: مدینہ میں کھجور کی فضیلت۔

(٥٣٣٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ)).

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا۔''

O O O O

(٥٣٣٩) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ)).

[بخاری: ٥٤٤٥، ٥٧٦٨، ٥٧٦٩، ٥٧٧٩؛ ابوداود: ٣٨٧٦]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان کرے گا نہ کوئی جادو۔''

O O O O

(٥٣٤٠) عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَا يَقُوْلَانِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ . [راجع: ٥٣٣٩]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

O O O O

(٥٣٤١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((إِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ)).

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح۔''

بَابُ فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا.

باب: کھنبی کی فضیلت اور اس کے ساتھ آنکھ کا علاج۔

(٥٣٤٢) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)).

[بخاري: ٤٤٧٨، ٤٦٣٩، ٥٧٠٨؛ ترمذي: ٢٠٦٧؛ ابن ماجه: ٣٤٥٤]

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''کھنبی من سے ہے (یعنی وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خودرو ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٣) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٤) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ شُعْبَةُ: لَمَّا حَدَّثَنِيْ بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ.

[راجع: ٥٣٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٥) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کھنبی اس من میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی شفا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٦) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى مُوْسٰى عليه السلام وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٤٧) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنِىْ إِسْرَآئِيْلَ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جواو پر گزرا۔

(٥٣٤٨) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ)). [راجع: ٥٣٤٢]

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضِيْلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ.

باب: راک کے سیاہ پھل کی فضیلت۔

(٥٣٤٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ)) قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ: ((نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا؟)) أَوْنَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ.

[بخاري: ٥٤٥٣، ٣٤٠٦]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ مرالظہر ان میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں راک کے پھل کو اور راک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سیاہ دیکھ کر چنو" ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں۔ (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔"

فائدہ: کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتی ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے۔ بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے۔ (نووی رحمہ اللہ)

بَابُ فَضِيْلَةِ الْخَلِّ وَالتَّأَدُّمِ بِهٖ.

باب: سرکہ کی فضیلت اور اسے بطور سالن استعمال کرنے کے بیان میں۔

(٥٣٥٠) عَنْ عَائِشَةَ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الْأُدُمُ أَوِالْإِدَامُ الْخَلُّ)).

[ترمذي: ١٨٤٠؛ ابن ماجه: ٣٣١٦]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اچھا سالن ہے سرکہ۔"

○ ○ ○ ○

(٥٣٥١) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((نِعْمَ الْأُدُمُ)) وَلَمْ يَشُكَّ.

[راجع: ٥٣٥٠]

ترجمہ وہی ہے جواو پر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ: ((نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْأُدُمُ الْخَلُّ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے گھر والوں سے سالن مانگا۔ کہنے لگے: ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے سرکہ کے۔ آپ ﷺ نے سرکہ منگوایا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے: "سرکہ اچھا سالن ہے۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔"

(٥٣٥٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهِ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ: ((مَا مِنْ اُدُمٍ؟)) فَقَالُوْا: لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ: ((فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ.)) قَالَ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ: فَمَازِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ طَلْحَةُ: مَازِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ.

[ابوداود: ٣٨٢١؛ نسائی: ٣٨٠٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر' پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ ﷺ کے پاس لائے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سالن نہیں ہے؟"۔" لوگوں نے کہا: کچھ نہیں سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سرکہ تو اچھا سالن ہے۔" جابر نے کہا: اس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی۔ جب سے میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ عنہ سے) جب سے میں نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے۔



(٥٣٥٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهِ اِلٰى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ اِلٰى قَوْلِهِ: ((فَنِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ)) وَلَمْ يَذْكُرْ: مَابَعْدَهُ. [راجع:٥٣٥٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٥٣٥٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارٍ فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَآئِهِ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ مِنْ غَدَآءٍ؟)) فَقَالُوْا: نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى نَبِيٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ مِنْ اُدُمٍ؟)) فَقَالُوْا: لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ: ((هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور مجھ کو اشارہ کیا میں آپ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اندر گئے' پھر مجھے اجازت دی تو اس بی بی نے پردہ کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "کچھ کھانا ہے۔" لوگوں نے کہا: ہاں پھر تین روٹیاں آپ ﷺ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی لی' اس کو اپنے سامنے رکھا' پھر دوسری روٹی لی اس کو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اس کے دو ٹکڑے کیے آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا: "کچھ سالن ہے؟"۔" لوگوں نے کہا: نہیں سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے۔"



بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ الثَّوْمِ .

باب: لہسن کھانا درست ہے۔

(٥٣٥٦) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کے پاس جب

قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلَةٍ اِلَیَّ وَاِنَّهُ بَعَثَ اِلَیَّ یَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَّمْ یَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِیْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهُ اَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِیْحِهٖ)) قَالَ فَاِنِّیْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ.

کھانا آتا۔ آپ ﷺ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک بار آپ ﷺ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا، میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں لیکن بو کی وجہ سے مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔'' میں نے کہا: جو چیز آپ ﷺ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے۔

(٥٣٥٧) عَنْ شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ.

شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مروی ہے۔

(٥٣٥٨) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَزَلَ عَلَیْهِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ ﷺ فِی السُّفْلِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ اَبُوْ اَیُّوْبَ لَیْلَةً فَقَالَ: نَمْشِیْ فَوْقَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِیْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ: فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلسُّفْلُ اَرْفَقُ)) فَقَالَ لَا اَعْلُوْ سَقِیْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِیُّ ﷺ فِی الْعُلْوِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی السُّفْلِ فَكَانَ یَصْنَعُ لِلنَّبِیِّ ﷺ طَعَامًا فَاِذَا جِیْءَ بِهٖ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِهٖ فَیَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهٖ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِیْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِیِّ ﷺ فَقِیْلَ لَهُ: لَمْ یَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَیْهِ فَقَالَ: اَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((لَا وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُهُ)) قَالَ: فَاِنِّیْ اَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ اَوْمَا كَرِهْتَ قَالَ: وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُؤْتٰی بِالْوَحْیِ.

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس اترے تو آپ ﷺ نیچے کے مکان میں رہے اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ اوپر کے درجہ میں تھے ایک بار ابو ایوب رضی اللہ عنہ رات کو جاگے اور کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے۔ بعد اس کے ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ سے اوپر جانے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیچے کا مکان آرام کا ہے۔'' (رہنے والوں کے لیے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لیے حضور ﷺ نیچے کے مکان میں رہتے ہیں)۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ﷺ ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ نیچے کے درجے میں آرہے۔ ابو ایوب حضور ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتے تھے پھر جب کھانا آپ ﷺ کے پاس آتا (اور آپ ﷺ کھاتے بعد اس کے بچا ہوا کھانا واپس جاتا) تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ (آدمی سے) پوچھتے آپ ﷺ کی انگلیاں کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے (برکت کے لیے) ایک بار ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھا جب کھانا واپس گیا تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ ﷺ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں۔ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے نہیں کھایا۔ یہ سن کر ابو ایوب رضی اللہ عنہ گھبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا: کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے۔'' ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: جو چیز آپ ﷺ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتوں کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی۔ اس واسطے آپ ﷺ نہ کھاتے)

بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ .

باب: مہمان کی خاطر داری کرنی چاہیے۔

(۵۳۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ. فَقَالَ: ((مَنْ يُضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَارَسُولَ اللهِ ﷺ! فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ: فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ: فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ)).

[بخاری: ۳۷۹۸، ۴۸۸۹؛ ترمذی: ۳۳۰۴]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے بڑی تکلیف ہے (کھانے پینے کی) آپ ﷺ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بھیجا۔ وہ بولی: قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کہا، یہاں تک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا' ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے پانی کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون اس کی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اس پر رحم کرے۔'' تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا: میں کرتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! پھر وہ اس کو اپنے ٹھکانے پر لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا: تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولی: کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا: بچوں سے کچھ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان اندر آئے تو چراغ بجھا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھایا۔ جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو۔''

فائدہ۔ ''آپ کو سوخت غیر کو لذت'' عربی میں اس کو ایثار کہتے ہیں یہ بڑے بزرگوں کا کام ہے۔ قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت اتری ہے ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [۵۹/ الحشر: ۹] اور بچوں پر ایثار اس وقت درست ہے جب بھوک کے مارے ان کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ ان کو کھلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے۔

(۵۳۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾. [۵۹/ الحشر: ۹]

[راجع: ۵۳۵۹]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ سوائے اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے، اس نے اپنی عورت سے کہا: بچوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت اتری ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ ''یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔''

(۵۳۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيُضِيفَهُ فَلَمْ يَكُنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس مہمان آیا، آپ ﷺ کے پاس کچھ نہ تھا، اس کی مہمانی کو۔ آپ ﷺ

عِنْدَهُ مَا يُضَيِّفُهُ فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَذَكَرَ فِيْهِ نُزُوْلَ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيْعٌ.

[راجع: ٥٣٥٩]

نے فرمایا: ''کوئی اس کی مہمانی کرتا ہے اللہ اس پر رحم کرے۔'' ایک انصاری بولا: جس کو ابوطلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں۔ پھر وہ لے گیا اس کو اپنے گھر۔ اخیر حدیث تک۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٦٢) عَنِ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِيْ وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((احْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا)) قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنَّا نَصِيْبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَصِيْبَهُ فَيَجِيْءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ قَالَ: ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَأْتِيْ شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَأَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيْبِيْ فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُوْنَهُ وَيُصِيْبُ عِنْدَهُمْ مَابِهِ حَاجَةٌ إِلَى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَأَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا أَنْ وَغَلَتْ فِيْ بَطْنِيْ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيْلٌ قَالَ: نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ: وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ أَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَيَجِيْءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُوْ عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِيْ وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِيْ خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِيْئُنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ

مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے) ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا۔ آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اپنے گھر لے گئے، وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کا دودھ دوہو ہم تم سب پئیں گے۔'' پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا رکھتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے، ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا، میں اپنا حصہ پی چکا تھا۔ شیطان نے یہ کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو احتیاج ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس گھونٹ دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ آخر میں آیا اور وہ دودھ پی گیا۔ جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملنے کا۔ اس وقت شیطان نے مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا: خرابی ہو تیری تو نے کیا کام کیا، تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا۔ اب وہ آئیں گے اور دودھ نہ پائیں گے پھر تجھ پر بددعا کریں گے، تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوں گی میں ایک چادر اوڑھے تھا۔ جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی۔ میرے ساتھی سو گئے، انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا، آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا، پھر مسجد میں آئے

قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي)) قَالَ: فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ: فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اِشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِحْدَى سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ!)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا)) قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُبَالِي إِذَا أَصَبْتُهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ.

[ترمذی:۲۷۱۹]

اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ ﷺ بددعا کرتے ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلائے اور پلا اس کو جو مجھے پلائے۔'' یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو اس کو ذبح کروں رسول اللہ ﷺ کے لیے۔ دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا تھا پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے آپ ﷺ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہ کرتے تھے) اس میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ او پر پھین آ گیا (اتنا زیادہ دودھ نکلا) اور اس کو میں لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا یا نہیں۔'' میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ دودھ پیجئے آپ ﷺ نے پیا پھر مجھے دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اور پیجئے آپ ﷺ نے اور پیا۔ پھر مجھے دیا جب مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی۔ اس وقت میں ہنسا یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مقداد! تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا حال ایسا ہوا میں نے ایسا قصور کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول اترا اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا۔ ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی دودھ پیتے۔'' میں نے عرض کیا: قسم ہے اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی پروا نہیں جب میں نے اللہ کی رحمت حاصل کی اور آپ ﷺ کے ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

(٥٣٦٣) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. [راجع:٥٦٢]

سلیمان بن مغیرہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٦٤) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس کھانا

النَّبِیُّ ﷺ: ((هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ طَعَامٌ؟)) فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ اَوْنَحْوُهٗ فَعُجِنَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُّشْعَانٌّ طَوِیْلٌ بِغَنَمٍ يَّسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَبَیْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةٌ)) قَالَ: لَابَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُّشْوٰى قَالَ: وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا حَزَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُزَّةً مِّنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَلَهٗ قَالَ: وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِی الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ.

[بخاری: ۲۲۱٦، ۲٦۱۸]

ہے؟" تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا۔ کسی کے پاس ایسا ہی، پھر وہ سب گوندھا گیا بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکتا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو بیچتا ہے یا یونہی دیتا ہے۔" اس نے کہا: نہیں بیچتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ایک بکری اس سے خریدی، اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ ﷺ نے حکم دیا اس کا کلیجہ بھوننے کا۔ راوی نے کہا: قسم اللہ کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ ﷺ نے کچھ اس کلیجی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دے دیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آپ ﷺ نے گوشت نکالا پھر ہم سب نے ان میں سے کھایا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اس کو میں نے لاد لیا اونٹ پر اور ایسا ہی کہا۔ (اس حدیث میں آپ ﷺ کے دو معجزے ہیں۔ ایک تو کلیجے میں برکت دوسری بکری میں برکت)



(٥٣٦٥) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا نَاسًا فُقَرَاءَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلَاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ)) اَوْكَمَا قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ جَآءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثَةٍ قَالَ: فَهُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَلَا اَدْرِیْ هَلْ قَالَ: وَامْرَاَتِیْ وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ: مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ: ضَيْفِكَ؟ وَقَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ؟ قَالَتْ: اَبَوْا حَتّٰى تَجِیْءَ قَدْ

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک بار فرمایا: "جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لے جائے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لے جائے" اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ ﷺ دس آدمیوں کو لے گئے (آپ ﷺ کے اہل و عیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا کھانا مہمانوں کے لیے ہوا) عبدالرحمٰن نے کہا: ہمارے گھر میں میں تھا اور میرے باپ اور میری ماں۔ راوی نے کہا: شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے اور ابوبکر دونوں کے گھر میں تھا۔ عبدالرحمٰن نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی، پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ سو گئے۔ غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر میں آئے۔ ان کی بی بی نے کہا: تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا۔ انہوں نے کہا: مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آنے تک اور

عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ قَالَ : فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَأْتُ وَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ: كُلُوْا لَا هَنِيْئًا وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا قَالَ : وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ: حَتّٰى شَبِعْنَا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ: يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَا هٰذَا ؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ قَالَ: فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه وَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ: وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اللّٰهُ اَعْلَمُ كَمْ مَّعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ: اِلَّا اَنَّهٗ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْكَمَا قَالَ.

[بخاري: ٦٠٢، ٣٥٨١، ٦١٤٠، ٦١٤١؛ ابوداود: ٣٢٧٠، ٣٢٧١]



(٥٣٦٦) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنه قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا اَضْيَافٌ لَّنَا وَقَالَ: وَكَانَ اَبِيْ رضي الله عنه يَتَحَدَّثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: فَانْطَلَقَ وَقَالَ: يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ اَضْيَافِكَ قَالَ: فَلَمَّا اَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ: فَاَبَوْا فَقَالُوْا: حَتّٰى يَجِيْئَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ : فَقُلْتُ لَهُمْ: اِنَّهٗ رَجُلٌ حَدِيْدٌ وَّاِنَّكُمْ اِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا خِفْتُ اَنْ

انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غالب ہوئے نہ کھانے میں۔ عبدالرحمٰن نے کہا: میں (ابوبکر کی خفگی کے ڈر سے) چھپ گیا، انہوں نے مجھ کو پکارا۔ اے سست مجہول یا احمق! تیری ناک کٹے اور برا کہا مجھ کو اور مہمانوں سے کہا: کھاؤ ہر چند یہ خوشگوار کھانا نہیں (کیونکہ بے وقت ہے) اور ابوبکر نے کہا: قسم اللہ کی میں نہیں کھاؤں گا اس کو کبھی۔ عبدالرحمٰن نے کہا: قسم اللہ کی ہم جو لقمہ کھاتے نیچے سے اتنا ہی وہ کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا۔ انہوں نے اپنی عورت سے کہا: اے بنی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومان رضی اللہ عنہا تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے۔ وہ بولی: قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (غصے میں) پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے، میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے بیچ میں عقد تھا (یعنی اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گزر گئی۔ آپ ﷺ نے ہمارے افسر بارہ آدمی کیے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے باپ رات کو رسول اللہ ﷺ سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! تم مہمانوں کی خدمت کر لینا، جب شام ہوئی ہم ان کے لیے کھانا لائے، انہوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آئیں اور ہمارے ساتھ نہ کھائیں ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ میں نے ان سے کہا: ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے ان سے ایذا پہنچنے کا۔ انہوں نے نہ مانا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانوں کی خدمت تم کر چکے؟ لوگوں

يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى قَالَ: فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ : أَفَرَغْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ: قَالُوْا : لَا وَاللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ: أَلَمْ آمُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ قَالَ : وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ ! قَالَ : فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ قَالَ : فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ! أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ قَالَ : فَجِئْتُ قَالَ: فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَالِيْ ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوْا حَتّٰى تَجِيْءَ قَالَ : فَقَالَ : مَا لَكُمْ أَلَّا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ ؟ قَالَ : فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ ﷺ: فَوَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ: فَقَالُوْا: فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ : فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ! مَا لَكُمْ؟ أَلَّا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ؟ قَالَ: ثُمَّ قَالَ : أَمَّا الْأُوْلٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوْا قِرَاكُمْ قَالَ: فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بَرُّوْا وَحَنِثْتُ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ)) وَلَمْ تَبْلُغْنِيْ كَفَّارَةٌ .

[راجع:٥٣٦٥]

نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: میں تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہہ گیا تھا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا میں سرک گیا تھا ان کے سامنے سے۔ انہوں نے پکارا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ میں سرک گیا۔ پھر کہا: اے نالائق! میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو آ۔ تب میں گیا اور میں نے کہا: قسم اللہ کی میرا قصور نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے مہمانوں سے پوچھیے میں ان کے پاس کھانا لے کر گیا تھا انہوں نے کہا: ہم نہیں کھائیں گے جب تک آپ رضی اللہ عنہ نہ آئیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی میں تو آج رات کھانا ہی نہ کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا قسم اللہ کی ہم نہ کھائیں گے جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جو قسم کھائی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کھانا لاؤ آخر کھانا آیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ کہہ کر کھایا مہمانوں نے بھی کھایا، جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جھوٹی ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ان سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچھا ہے۔'' عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کفارہ دیا ہو (یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کفارہ دینا ضروری ہے)

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضِيْلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيْلِ .

باب: تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت۔

(٥٣٦٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ; قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ)).

[بخاري: ٥٣٩٢ ، ١٨٢٠]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٦٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)).

وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ. [ابن ماجه:٣٢٥٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو۔''

ο ο ο ο

(٥٣٦٩) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

ο ο ο ο

(٥٣٧٠) عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ)). [ترمذی: ١٨٢٠]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو۔''

ο ο ο ο

(٥٣٧١) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ فَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةِ وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً)). [راجع: ٥٣٧٠]

وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو۔

ο ο ο ο

بَابُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

(٥٣٧٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ)). [ترمذی:١٨١٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب آپ ﷺ نے ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: بعض نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے۔ اور بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں۔ ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی، تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے۔ بعض نے کہا: سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص، طمع، امید، فساد، حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ۔ انتهى مختصراً۔

(٥٣٧٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [ابن ماجه:٣٢٥٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

(٥٣٧٤) عَنْ نَافِعٍ ﷺ قَالَ: رَأَى ابْنُ عُمَرَ ﷺ

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسکین کو دیکھا تو

مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : فَجَعَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا قَالَ: لَا يُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

[بخاری:٥٣٩٣]

اس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے وہ کھاتا جاتا تھا بہت کھا گیا تب انہوں نے کہا: یہ میرے سامنے نہ آئے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٥) عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ابْنَ عُمَرَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٧) عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)). [ابن ماجه:٣٢٥٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٣٧٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ أُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ)).

[ترمذی:١٨١٩]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کافر آیا اور آپ ﷺ نے اس کی ضیافت کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا، پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا، یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ایک بکری کا دودھ دوہا گیا، اس نے اس کا دودھ پیا، پھر دوسری کا تو وہ پورا نہ پی سکا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ لَا يَعِيْبُ الطَّعَامَ.

باب کھانے کا عیب بیان نہیں کرنا چاہیے۔

(٥٣٨٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا عَابَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسی کھانے پر کبھی

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ.

عیب نہیں کیا آپ ﷺ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو پھر چھوڑ دیتے۔

[بخاری: ۳۵۶۳، ۵۴۰۹؛ ابوداود: ۳۷۶۳؛ ترمذی: ۲۰۳۱؛ ابن ماجہ: ۳۲۵۹]

○ ○ ○ ○

(۵۳۸۱) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ۵۳۴۸]

○ ○ ○ ○

(۵۳۸۲) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

[راجع: ۵۳۸۰]

○ ○ ○ ○

(۵۳۸۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَهِهٖ سَكَتَ.

ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، حضرت ﷺ نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا۔ آپ ﷺ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

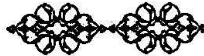
[ابن ماجہ: ۳۲۵۹]

○ ○ ○ ○

(۵۳۸۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ۵۳۸۰]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهٖ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ .

باب: مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں۔

(٥٣٨٥) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ)).

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے۔“

(٥٣٨٦) عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ: ((اَنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)) وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ .

[راجع: ٥٣٨٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے۔ شافعی رحمہ اللہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔ داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کھانا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں۔ (انتهٰى مختصراً)

(٥٣٨٧) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ)). [راجع:٥٣٨٥]

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی پیے سونے چاندی کے برتن میں وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اِنَآءِ الذَّهَبِ

باب: چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان۔

وَالْفِضَّةِ.

(۵۳۸۸) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِالْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ.

[بخاري: ۱۲۳۹، ۲٤٤٥، ۵۱۷۵، ۵٦۳۵، ۵٦۵۰، ۵۸۳۸، ۵۸٤۹، ۵۸٦۳، ٦۲۲۲، ٦۲۳۵، ٦٦۵٤؛ ترمذی: ۱۷٦۰، ۲۸۰۹؛ نسائی: ۱۹۳۸، ۳۷۸۷، ۵۳۲٤؛ ابن ماجه: ۲۱۱۵، ۳۵۸۹]

معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے، میں براء بن عازب کے پاس گیا، میں نے ان سے سنا، وہ کہتے تھے: حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا، اور منع کیا سات باتوں سے، حکم کیا ہم کو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانے کا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا اور سلام کو عام کرنے کا۔ اور منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن میں پینے سے اور زین پوش سے (یعنی ریشمی زین پوشوں سے اگر ریشمی نہ ہوں تو منع نہیں ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر میں) اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بھی دونوں ریشمی ہی کپڑے ہیں)

(۵۳۸۹) عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ اِلَّا قَوْلَهُ: وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِالْمُقْسِمِ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِى الْحَدِيْثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ: وَاِنْشَادِ الضَّالِّ. [راجع:۵۳۸۸]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قسم پورا کرنے کا ذکر نہیں ہے اس کے بدل گم ہوئی چیز ڈھونڈھنے کا ذکر ہے۔

(۵۳۹۰) عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ: اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِى الْحَدِيْثِ: وَعَنِ الشُّرْبِ فِيْهَا فِى الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِى الْاٰخِرَةِ.

[راجع:۵۳۸۸]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پیے گا۔

(۵۳۹۱) عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيْرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٩٢) عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِاِسْنَادِهِمْ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ اِلَّا قَوْلَهُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ فَاِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا : وَرَدِّ السَّلَامِ وَقَالَ : نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ.

[راجع: ٥٣٨٨]

اشعث بن ابی شعثاء سے انہی اسناد کے ساتھ روایت ہے اور اس میں سلام عام کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے۔



(٥٣٩٣) عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِهِمْ وَقَالَ: وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ. [راجع:٥٣٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٥٣٩٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَجَآءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ : اِنِّیْ اُخْبِرُكُمْ اَنِّیْ قَدْ اَمَرْتُهُ اَنْ لَّا يَسْقِيَنِیْ فِيْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَشْرَبُوْا فِیْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[بخاری: ٥٤٢٦، ٥٦٣٢، ٥٦٣٣، ٥٨٣١، ٥٨٣٧؛ ابوداود: ٣٧٢٣؛ ترمذی: ١٨٧٨؛ ابن ماجه: ٣٥٩٠، ٣٤١٤]

عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے مدائن میں۔ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں لایا۔ انہوں نے پھینک دیا اور کہا: میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھ کو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیباج اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن"



(٥٣٩٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ يَقُوْلُ : كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَهٗ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِی الْحَدِيْثِ ((يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[راجع: ٥٣٩٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٣٩٦) عَنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَقُلْ: ((يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

[راجع:٥٣٩٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٣٩٧) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ.

[راجع: ٥٣٩٤]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٩٨) عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي الْحَدِيْثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهٗ اِنَّمَا قَالُوْا: اِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى. [راجع:٥٣٩٤]

○ ○ ○ ○

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٣٩٩) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا. [راجع:٥٣٩٤]

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٠) عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَالدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا)). [راجع:٥٣٩٤]

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔ ایک مجوسی ان کے لیے پانی لایا چاندی کے برتن میں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مت پہنو حریر اور دیباج کو مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکابیوں میں کیونکہ یہ چیزیں کافروں کے لیے ہیں دنیا میں۔''

بَابُ تَحْرِيْمِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ لِلرِّجَالِ .

باب: مردوں کے لیے ریشم وغیرہ پہننے کی حرمت کے بیان میں۔

(٥٤٠١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا [لِلنَّاسِ] يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ)) ثُمَّ جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ لَمْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اس کو خرید لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگوں میں اور جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔'' بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے، آپ ﷺ نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ﷺ ہی نے عطارد کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطارد اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے

اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا)) فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَالَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ. [بخاری: ۸۸٦، ۲٦۱۲؛ ابوداود: ۱۰۷٦؛ نسائی: ۱۳۸۱]

ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دے دیا پہننے کو۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جوڑا نرے ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اس کا پہننا حرام نہیں۔ البتہ عورتوں کو نرا ریشم بھی پہننا درست ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی احسان کرنا' ہدیہ دینا درست ہے۔

(۵٤۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ. [نسائی: ۵۳۱۰]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵٤۰۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : رَاٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ عُطَارِدًا التَّمِيْمِيَّ يُقِيْمُ بِالسُّوْقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوْكَ وَيُصِيْبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنِّي رَاَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيْمُ فِي السُّوْقِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُوْدِ الْعَرَبِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ وَاَظُنُّهُ قَالَ: وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ' فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ.)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ اِلٰى عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَاَعْطٰى عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ : ((شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ)) قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهٖ يَحْمِلُهَا فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ وَقَدْ قُلْتَ بِالْاَمْسِ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّيْ بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا)) وَاَمَّا اُسَامَةُ فَرَاحَ فِيْ حُلَّتِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَظَرًا عَرَفَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد تمیمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عطارد کو دیکھا اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خرید لیں اور جب عرب کے ایلچی آتے ہیں اس وقت پہنا کریں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا: میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔'' پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند ریشمی جوڑے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ایک اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی سربندھن بنا دے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا جوڑا لے کر آئے اور عرض کرنے لگے' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور کل ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطارد کے جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بیچ کر) اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے تو یہ جوڑا مجھے بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے

اللّٰهِ ﷺ! مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ فَاَنْتَ بَعَثْتَ اِلَیَّ بِهَا فَقَالَ: ((اِنِّی لَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّی بَعَثْتُ بِهَا [اِلَیْكَ] لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَیْنَ نِسَآئِكَ)).

بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سر بند ھن بنا دے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِی السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰی بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِیْدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ)) قَالَ: فَلَبِثَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِیْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ حَتّٰی اَتٰی بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ)) اَوْقُلْتَ: ((اِنَّمَا یَلْبَسُ مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ)) ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَیَّ بِهٰذِهٖ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبِیْعُهَا وَتُصِیْبُ بِهَا حَاجَتَكَ)).

[ابوداود: ۱۰۷۷، ۴۰۴۱؛ نسائی: ۱۵۵۹]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار میں تھا، انہوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجیے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر والوں کے گروہ آئیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔" پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک جبہ بھیجا دیباج کا (استبرق اور دیباج دونوں ریشمی کپڑے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو لے کر آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو فرمایا تھا: "یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے۔" پھر آپ ﷺ نے مجھے کیسے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کام میں لا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٠٥) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٥٤٠٤]

ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت مروی ہے۔

(٥٤٠٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ عُطَارِدٍ قَبَآءً مِنْ دِیْبَاجٍ اَوْحَرِیْرٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: لَوِاشْتَرَیْتَهٗ فَقَالَ: ((اِنَّمَا یَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّاخَلَاقَ لَهٗ)) فَاُهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةٌ سِیَرَاءُ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَیَّ قَالَ: قُلْتُ: اَرْسَلْتَ بِهَا اِلَیَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِیْهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عطارد کی اولاد میں سے قبا پہنے دیکھا دیباج کا یا حریر کا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، آپ ﷺ اس کو خرید لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔" پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا، یہ جوڑا آپ ﷺ نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ ﷺ نے اس کے باب میں فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں

((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا)).

[بخاری: ۲۱۰٤]

نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھائے (بیچ کر)۔''

○ ○ ○ ○

(۵٤۰۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ [بْنَ الْخَطَّابِ] رضی اللہ عنہ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا)).

[راجع: ٥٤٠٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ''میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لئے نہیں بھیجا کہ تم پہنو۔

○ ○ ○ ○

(۵٤۰۸) عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ لِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما فِي الْاِسْتَبْرَقِ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَاغَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: رَاٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ: ((اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا)).

[بخاری: ٦٠٨١؛ نسائی: ٥٣١٥]

یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا: مجھ سے سالم بن عبداللہ نے استبرق کے بارے میں پوچھا: میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیباج ہے اور سخت۔ سالم نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا اس شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ''میں نے تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔''

○ ○ ○ ○

(۵٤۰۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ: اَرْسَلَتْنِيْ اَسْمَآءُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَتْ: بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيْثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ: اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ الْاَبَدَ. وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ)) فَخِفْتُ اَنْ يَّكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کا اور ماموں تھا عطاء کے لڑکے کا، اس نے کہا: مجھ کو اسماء نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو: ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں۔ دوسرے ارجوان (یعنی سرخ ڈھڈھاتا) زین پوش کو۔ تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رجب کے مہینے کے روزوں کو کون حرام کہے گا جو شخص ہمیشہ روزے رکھے گا (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور ان کا مذہب یہی ہے کہ صوم دھر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کے ریشمی نقوشوں کا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''حریر وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔'' تو مجھ ڈر ہوا کہ

مِيثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ. فَهٰذِهٖ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ. فَرَجَعْتُ اِلٰى اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ: هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةً طَيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَّهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى لِنَسْتَشْفِيَ بِهَا.

[ابو داود: ٤٠٤٠؛ ترمذی: ٢٨١٧؛ ابن ماجہ: ٢٨١٩، ٣٥٩٤]

کہیں نقشی کپڑا بھی حریر نہ ہو اور ارجوانی زین پوش، تو خود عبداللہ رضی اللہ عنہ کا زین پوش ارجوانی ہے۔ یہ سب میں نے جا کر اسماء سے کہا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ جبہ موجود ہے، پھر انہوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا ان کی کسروانی (منسوب ہے طرف کسریٰ کی یعنی بادشاہ فارس کی) جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر سنجاف تھے دیباج کے) اسماء نے کہا: یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا ان کی وفات تک۔ جب وہ مر گئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ ﷺ اس کو پہنا کرتے تھے اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنی ریشم کی چار انگل تک درست ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے۔) (نووی رحمہ اللہ)

(٥٤١٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: اَلَا لَا تُلْبِسُوْا نِسَآءَ كُمُ الْحَرِيْرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ)).

[بخاری: ٥٨٣٤؛ نسائی: ٥٣٢٠]

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبردار ہوا ے لوگو! مت پہناؤ اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے سنا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے۔ اس کے بعد اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ سونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لیے۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٤١١) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ يَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ! اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيْكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ بِمَا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لَبُوْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ: قَالَ عَاصِمٌ: هُوَ فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ.

ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم کو لکھا ہم آذربائیجان میں تھے (وہ ایک ملک ہے ایران میں) اے عتبہ بن فرقد! یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنی بغیر طلب کے ان کو پہنچا دے) اور بچو تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملا لیا ان کو۔ (یعنی دو انگل حریر اگر حاشیہ میں یا اور کہیں لگا ہو تو درست ہے)

[بخاری: ٥٨٢٨، ٥٨٢٩، ٥٨٣٠؛ ابوداود: ٤٠٤٢؛ نسائی: ٥٤٠٤؛ ابن ماجه: ٢٨٢٠، ٣٥٩٣]

○ ○ ○ ○

(٥٤١٢) عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيْرِ بِمِثْلِهِ. [راجع:٥٤١١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٣) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ ابْنِ فَرْقَدٍ فَجَآءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا)) قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرُئِيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ.

[راجع: ٥٤١١]

ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں پہنے گا حریر مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملنے والا نہیں مگر اتنا درست ہے۔“ اور ابوعثمان رضی اللہ عنہ نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں جتنے گھنڈیاں ہوتی ہے طیالسہ کی پھر میں نے طیالسہ کو دیکھا۔ (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادریں ہیں عرب کی)

○ ○ ○ ○

(٥٤١٤) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ.

[راجع: ٥٤١١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٥) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: جَآءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ ﷺ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ ابْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ۔ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ: فَمَا عَتَّمْنَا اَنَّهُ يَعْنِي الْاَعْلَامَ.

[راجع: ٥٤١١]

ابوعثمان نہدی سے روایت ہے، ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب آئی اور ہم آذربائیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا امابعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر۔ تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے میں کہ مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقش ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٦) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ عُثْمَانَ. [راجع:٥٤١١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٧) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ. [ترمذی:١٧٢١]

سوید بن غفلہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے) تو کہا: منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٨) عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥٤١٧]

قتادہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤١٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِّنْ دِيْبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ يَنْزِعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقِيْلَ [لَهُ] قَدْ أَوْشَكْتَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: ((نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرِيْلُ)) عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَجَاءَهُ عُمَرُ ﷺ يَبْكِيْ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَالِيْ؟ فَقَالَ: ((إِنِّيْ لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَ تَبِيْعُهُ)) فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ.

[نسائی:٥٣١٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک روز دیباج کی قبا پہنی جو تحفہ میں آئی تھی آپ ﷺ کے پاس۔ پھر آپ ﷺ نے اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دی۔ لوگوں نے کہا: آپ نے یہ نکال ڈالی یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ کو منع کیا۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! جس چیز کو آپ ﷺ نے ناپسند کیا مجھ کو دی۔ میرا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی۔ میں نے اس لیے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو۔'' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم کو بیچ دی۔



(٥٤٢٠) عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((إِنِّيْ لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ)).

[ابوداود: ٤٠٤٣؛ نسائی: ٥٣١٣]

حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا۔ آپ ﷺ نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں نے اس کو پہنا تو رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تجھے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربندھن بنادے۔''



(٥٤٢١) عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ فَأَمَرَنِيْ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ: فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَأَمَرَنِيْ. [راجع:٥٤٢٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٤٢٢) عَنْ عَلِيٍّ ﷺ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا ﷺ فَقَالَ: ((شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ)) وَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ: بَيْنَ النِّسْوَةِ.

[راجع: ٥٤٢٠]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک تحفہ ریشمی کپڑے کا بھیجا۔ آپ ﷺ نے وہ مجھ کو دے دیا اور فرمایا: ''اس کو پھاڑ کر سربندھن بنادے تینوں فاطمہ کے۔'' (ایک فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی عالی شان صاحبزادی، دوسری فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ، تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہ ان سب سے اللہ راضی ہو اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے)



فائدہ: دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہاں کے حاکم اکیدر کہتے تھے وہ حضرت ﷺ سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان ہو کر۔ اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر مرا۔ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔

(٥٤٢٣) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ: فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. [بخاري: ٢٦١٤، ٥٣٦٦، ٥٨٤٠]

امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا، میں اسے پہن کر نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ میں پایا پھر میں نے اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ: بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا)).

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تم کو پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تم اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔"

(٥٤٢٥) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)). [ابن ماجه: ٣٥٨٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا"

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٦) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ)).

[بخاري: ٣٧٥، ٥٨٠١؛ نسائي: ٧٦٩]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اس میں اور پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اس کو۔ پھر فرمایا: "یہ پرہیز گاروں کے لائق نہیں ہے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٢٨) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. [راجع: ٥٤٢٧]

یزید بن حبیب اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا.

باب: مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے۔

(٥٤٢٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہما فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں۔ اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہو گئی تھی یا اور کچھ مرض تھا۔

فِی السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَوْوَجَعٍ كَانَ بِهِمَا. [بخاری: ۲۹۱۹؛ ابو داود:۴۰۵۶؛ نسائی:۵۳۲۵، ۵۳۲۶؛ ابن ماجه:۳۵۹۲]

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۰) عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: فِی السَّفَرِ. [راجع:۵۴۲۹]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْرُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِی لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

[بخاری: ۲۹۲۱، ۲۹۲۲، ۵۸۳۹]

ترجمہ وہی جواوپر گزرااس میں صرف خارش کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۲) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ۵۴۳۱]

ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہما شَكَوْا اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِی قُمُصِ الْحَرِيْرِ فِی غَزَاةٍ لَّهُمَا.

[بخاری: ۲۹۲۰؛ ترمذی: ۱۷۲۲]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیض پہننے کی جہاد کے سفر میں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے۔ مالک رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں ہے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُّبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرَ.

باب: کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے۔

(۵۴۳۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَیَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)). [نسائی:۵۳۳۱]

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہنو۔''

○ ○ ○ ○

(۵۴۳۵) عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ. [راجع: ۵۴۳۴]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: ((أَ [أُمُّكَ] أَمَرَتْكَ بِهٰذَا؟)) قُلْتُ: أَغْسِلُهُمَا قَالَ: ((بَلْ أَحْرِقْهُمَا)). [نسائی: ٥٣٣٢]

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا: ''تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے۔'' میں نے کہا میں ان کو دھوڈالتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جلا دے ان کو۔''

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علما ان کا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابوحنیفہ اور مالک رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور بعض نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی رحمہ اللہ کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی رحمہ اللہ نے باسناد صحیح شافعی رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کر دوہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو۔ (انتہیٰ مختصراً)۔

(٥٤٣٧) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ. [راجع:١٠٧٦]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٨) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ. [راجع: ١٠٧٦]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٣٩) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ. [راجع: ١٠٧٦]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قراءت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ الثِّيَابِ الْحِبَرَةِ .

باب: یمن کی چادروں کی فضیلت۔

(٥٤٤٠) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْنَا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْحِبَرَةُ. [بخاری: ٥٨١٢؛ ابوداود: ٤٠٦٠]

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کون سا کپڑا پسند تھا؟ انہوں نے کہا یمن کی چادر۔ (جو کاڑی دار مخطط ہوتی ہے۔ واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط، عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)

○ ○ ○ ○

(٥٤٤١) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحِبَرَةُ. [بخاری: ٥٨١٣؛ ترمذی: ١٧٨٧؛ نسائی: ٥٣٣٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيْظِ مِنْهُ وَالْيَسِيْرِ فِي اللِّبَاسِ وَالْفِرَاشِ وَغَيْرِهِمَا وَجَوَازِ لُبْسِ الثَّوْبِ الشَّعْرِ وَمَا فِيْهِ اَعْلَامٌ .

باب: لباس میں تواضع اختیار کرنے اور سادہ اور موٹا کپڑا پہننے کے بیان میں۔

(٥٤٤٢) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِيْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ : فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ فِيْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ .

[بخاری: ٣١٠٨، ٥٨١٨؛ ابوداود: ٤٠٣٦؛ ترمذی: ١٧٣٣؛ ابن ماجه: ٣٥٥١]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمبل جس کو ملبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اللہ کی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ان دونوں کپڑوں میں ہوئی۔



(٥٤٤٣) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رضي الله عنها اِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ: فِيْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِهِ : اِزَارًا غَلِيْظًا. [راجع: ٥٤٤٢]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے ایک تہبند اور ایک کمبل پیوند لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی۔



(٥٤٤٤) عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ : اِزَارًا غَلِيْظًا. [راجع: ٥٤٤٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں موٹا تہبند مذکور ہے۔



(٥٤٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ. [ابوداود: ٤٠٣٢؛ ترمذی: ٢٨١٣؛ وانظر فی مسلم: ٦٢٦١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو نکلے اور آپ ﷺ ایک کمبل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی۔



(٥٤٤٦) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ. [ترمذی: ٢٤٦٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کا تکیہ چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔



(٥٤٤٧) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ. [ترمذی: ١٧٦١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ کا بچھونا جس پر آپ ﷺ سوتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

(٥٤٤٨) عَنْ هِشَامٍ [بْنِ عُرْوَةَ] بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ : يَنَامُ عَلَيْهِ. [ابوداود: ٤١٤٦؛ ابن ماجه: ٤١٥١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

باب: قالین یا سوزینوں کے جواز کا بیان۔

(٥٤٤٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ: ((اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا)) قُلْتُ : وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ؟ قَالَ: ((اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ)). [بخاری: ٥١٦١؛ ابوداود: ٤١٤٥؛ نسائی: ٣٣٨٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تو نے قالین بنائے ہیں۔“ میں نے کہا: ہمارے پاس قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب قریب ہوں گی۔“ (جب ملک فتح ہوں گے اور مسلمان مالدار ہو جائیں گے۔) پھر ایسا ہی ہوا یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے)۔

(٥٤٥٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا؟)) قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ؟ قَالَ: ((اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ)) قَالَ جَابِرٌ: وَعِنْدَ امْرَاَتِىْ نَمَطٌ فَاَنَا اَقُوْلُ: نَحِّيْهِ عَنِّىْ وَتَقُوْلُ: قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ)). [بخاری: ٢٦٣١؛ ترمذی: ٢٧٧٤]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے پاس قالین ہیں۔“ میں نے کہا: ہمارے پاس قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب ہو جائیں گے۔“ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری بی بی کے پاس ایک قالین ہے میں کہتا ہوں دور کر اس کو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اب قالین ہوں گی۔“ (تو جابر رضی اللہ عنہ اس کو دور کرتے تھے مکروہ جان کر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی)۔

(٥٤٥١) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: فَاَدَعُهَا. [راجع: ٥٤٥٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ مَازَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ .

باب: حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے۔

(٥٤٥٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ)). [ابوداود: ٤١٤٢؛ نسائی: ٣٣٨٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا اس کی بیوی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا۔“

فائدہ: یعنی بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان ان پر جلوس کرے گا۔ مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ وَبَيَانِ حَدِّ مَا يَجُوزُ إِرْخَاؤُهُ إِلَيْهِ وَمَا يُسْتَحَبُّ.

باب: غرور سے (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے کی حرمت کے بیان میں اور اس کا بیان کہ کہاں تک کپڑا لٹکانا مستحب ہے۔

(٥٤٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ)). [بخاري: ٥٧٨٣، ٥٧٩١؛ ترمذي: ١٧٣١]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے گا غرور سے۔“

(٥٤٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْهِ: ((يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاري: ٥٧٩١؛ ترمذي: ١٧٣١؛ نسائي: ٥٣٤٢؛ ابن ماجه: ٣٥٦٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الَّذِيْ يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). [بخاري: ٥٧٩١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ. [بخاري: ٥٧٩١؛ نسائي: ٥٣٤٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ثِيَابَهُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ فَانْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ: ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ إِلَّا الْمَخِيْلَةَ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا: تو کس قبیلہ کا ہے؟ اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پہچانا تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جو شخص اپنی ازار لٹکائے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))۔

اس کی طرف نہ دیکھے گا۔"

(٥٤٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا ((مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ)) وَلَمْ يَقُولُوا: ((ثَوْبَهُ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٥٤٦١) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ [قَالَ] وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا: أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهُ: يَقُولُ ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)).

محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ کو جو مولیٰ تھے نافع بن عبدالحارث کے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس شخص کے باب میں جو اپنی تہبند غرور سے لٹکائے؟ انہوں نے کہا: میں نے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا قیامت کے دن۔"

(٥٤٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ! ارْفَعْ إِزَارَكَ)) فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ: ((زِدْ)) فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِلَى أَيْنَ؟ فَقَالَ: أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا اور میری ازار لٹک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عبداللہ! اپنی ازار اونچی کر۔" میں نے اٹھالی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اونچی کر۔" میں نے اور اونچی کی پھر میں اٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا: کہاں تک اٹھائے۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پنڈلی کے نصف تک۔



(٥٤٦٣) عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَرَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ: جَاءَ الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا)).

محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا تہبند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے۔ وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنی ازار غرور سے لٹکائے۔"



(٥٤٦٤) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اسبال یعنی لٹکانا ازار قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے۔ لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ اِعْجَابِهٖ بِثِيَابِهٖ .

باب: کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے۔

(٥٤٦٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ قَدْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهٗ وَبُرْدَاهُ اِذْخُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص جا رہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اترایا آخر زمین میں دھنسایا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے۔“ (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا)

(٥٤٦٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا. [بخاري: ٥٧٨٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِيْ فِيْ بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ فَخَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص اکڑ رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنستا چلا جاتا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٨) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٦٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَبَخْتَرُ فِيْ حُلَّةٍ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِمْ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ وَنَسْخِ مَا كَانَ مِنْ اِبَاحَتِهٖ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ .

باب: سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے۔

(٥٤٧٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. [بخاري: ٥٨٦٤؛

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔

نسائی: ۵۲۸۸، ۵۲۸۹]

(۵٤۷۱) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ. [راجع: ۵٤۷۰]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵٤۷۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ وَقَالَ: ((يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَّارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ)) فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَاذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں۔ آپ ﷺ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔'' جب آپ ﷺ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا: تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اس سے نفع حاصل کر (یعنی اس کی قیمت سے) وہ بولا: قسم اللہ کی! میں اس کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (سبحان اللہ! صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اگر وہ اٹھالیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(۵٤۷۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ إِذَا لَبِسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ: ((إِنِّيْ كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ)) فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا)) فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِيْثِ لِيَحْيٰى.

[بخاري: ٦٦٥١؛ نسائي: ۵۳۰۵]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگ آپ ﷺ ہتھیلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ ﷺ منبر پر بیٹھے آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا: ''میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا نگ اندر کی طرف رکھتا۔'' پھر پھینک دیا اس کو اور فرمایا: ''قسم اللہ تعالیٰ کی اب میں اس کو کبھی نہ پہنوں گا۔'' یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اس کی اباحت منقول ہے اور بعض کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔

(۵٤۷٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى.

[بخاري: ۵۸٦۵؛ نسائي: ۵۲۳۰، ۵۳۰۸]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ ﷺ کے داہنے ہاتھ میں تھی۔

○ ○ ○ ○

(۵٤۷۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[ترمذی:۱۷٤۱]

○ ○ ○ ○

بَابُ لُبْسِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلُبْسِ الْخُلَفَاءِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ .

باب: رسول اللہ ﷺ کا چاندی کی انگوٹھی پہننے کا بیان جس میں محمد رسول اللہ نقش تھا۔ اور بعد میں خلفاء کے انگوٹھی پہننے کا بیان۔

(٥٤٧٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ ﷺ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ ﷺ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ ﷺ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهُ ـ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ـ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ : حَتّٰى وَقَعَ فِيْ بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهُ . [بخاری:۵۸۷۳]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر گئی اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔

الله
رسول
محمد

فائدہ: جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اسی زمانہ سے خلافت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا۔ بعض نے اس کو مکروہ کہا ہے لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

(٥٤٧٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ : اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيْهِ ـ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ـ وَقَالَ: ((لَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتِمِيْ هٰذَا)) وَكَانَ اِذَا لَبِسَهٗ جَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهٖ وَهُوَ الَّذِيْ سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيْبٍ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ. [ابوداود: ٤٢١٩؛ نسائی: ٥٢٣١، ٥٣٠٣؛ ابن ماجه: ٣٦٣٩]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اس پر کندہ تھا "محمد رسول اللہ" اور فرمایا: "کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ کندہ نہ کرائے۔" آپ ﷺ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتے۔ وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر گئی۔

○ ○ ○ ○

(٥٤٧٨) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ: ((اِنِّيْ اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهٖ)). [بخاری:۵۸۷۷]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی اور اس میں کھدوایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے فرمایا: "میں نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے چاندی کی اور اس میں محمد رسول اللہ کھدوایا ہے تو کوئی اپنی انگوٹھی میں یہ نہ کھدوائے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٤٧٩) عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

يَذْكُرُ فِي الْحَدِيْثِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

[نسائی: ٥٢٩٦؛ ابن ماجہ: ٣٦٤٠]

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِي اتِّخَاذِ النَّبِيِّ ﷺ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ.

باب: نبی ﷺ کا انگوٹھی بنانے کا بیان۔ جب عجمیوں کو خطوط لکھنے کا ارادہ کیا۔

(٥٤٨٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ قَالَ: قَالُوْا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُ وْنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُوْمًا قَالَ: فَاتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَقْشُهُ. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

[بخاری: ٦٥، ٢٩٣٨، ٥٨٧٥، ٧١٦٢؛ نسائی: ٥٢١٦، ٥٢٩٣]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا۔ لوگوں نے کہا: روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ کے ہاتھ میں اس پر نقش تھا۔

الله
رسول
محمد

○ ○ ○ ○

(٥٤٨١) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُوْنَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ. قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِهِ. [ترمذی: ٢٧١٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوائے عرب کے تمام اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا: عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی۔ گویا میں آپ ﷺ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

(٥٤٨٢) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً وَنَقَشَ فِيْهِ. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا۔ لوگوں نے عرض کیا، یہ بادشاہ کوئی خط نہ لیں گے جب تک اس پر مہر نہ ہو۔ آخر آپ ﷺ نے انگشتری بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور اس میں نقش تھا الله رسول محمد۔

بَابٌ فِي طَرْحِ الْخَوَاتِمِ.

باب: انگوٹھیاں پھینکنے کا بیان۔

(٥٤٨٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَبْصَرَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ: فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں، پھر آپ ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

خَوَاتِمَهُمْ . [بخاری:٥٨٦٨؛ ابو داؤد: ٤٢٢١]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٥٤٨٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاٰی فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمًا مِنْ وَّرِقٍ یَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ. [بخاری:٥٨٦٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٤٨٥) عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع:٥٤٨٤]

بَابٌ فِیْ خَاتَمِ الْوَرِقِ فَصُّهٗ حَبَشِیٌّ.

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی انگوٹھی کا بیان اسکا نگینہ حبشی تھا۔

(٥٤٨٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ وَّرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِیًّا . [بخاری: ٥٨٦٨؛ ابو داود: ٤٢١٦؛ ترمذی:٨٢، ١٧٣٩؛ نسائی:٥٢١١، ٥٢١٢، ٥٢٩٢، ٥٢٩٤؛ابن ماجه:٣٦٤١، ٣٦٤٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا (یعنی عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنی سیاہ عقیق کا)۔

(٥٤٨٧) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِیْ یَمِیْنِهٖ فِیْهِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ كَانَ یَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا یَلِیْ كَفَّهٗ. [راجع:٥٤٨٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی داہنے ہاتھ میں اور اس کا نگینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

(٥٤٨٨) عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیٰی. [راجع:٥٤٨٦]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابٌ فِیْ لُبْسِ الْخَاتَمِ فِی الْخِنْصِرِ مِنَ الْیَدِ .

باب: بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی پہننے کا بیان۔

(٥٤٨٩) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَی الْخِنْصِرِ مِنْ یَدِهِ الْیُسْرٰی.

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو بتلایا (یعنی چھنگلیا کو)۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا .

باب : بڑی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت۔

(٥٤٩٠) عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هٰذِهٖ اَوِالَّتِي تَلِيهَا ـ لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي اَيِّ الثِّنْتَيْنِ- وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوْسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ : فَاَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتٰى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَاَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَآءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْاُرْجُوَانِ .

[ابوداود: ٤٢٢٥؛ ترمذی: ١٧٨٦؛ نسائی: ٥٣٩١، ٥٢٢٦، ٥٢٢٧، ٥٣٠١، ٥٣٠٢؛ ابن ماجه: ٣٦٤٨]

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے۔ عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کون سی دو انگلیاں بتائیں (دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور وسطیٰ کو بتایا یا وسطیٰ اور اس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجھ کو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے۔ انہوں نے کہا: قسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے' اور زین پوش وہ ہے جو عورتیں کجاووں پر بچھاتی ہیں اپنے خاوندوں کے لیے ارجوانی چادریں۔

(٥٤٩١) عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِنَحْوِهٖ. [راجع: ٥٤٩٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٥٤٩٢) عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رضي الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: نَهٰى اَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَ نَحْوَهُ. [راجع: ٥٤٩٠]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٥٤٩٣) عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رضي الله عنه قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ اَتَخَتَّمَ فِي اِصْبَعِي هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ: فَاَوْمَاَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا. [راجع: ٥٤٩٠]

ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کی طرف۔ (کیونکہ یہی انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا۔ البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: انگوٹھی داہنے اور بائیں دونوں ہاتھوں میں پہننا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیا ہے اس میں اختلاف ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ وَمَا فِي مَعْنَاهَا .

باب: جوتا پہننے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔

(٥٤٩٤) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم [يَقُوْلُ] فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا:

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جوتے

((اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا انْتَعَلَ)).

بہت پہنا کرو کیونکہ جوتے پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے۔(یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ فِي الْيُمْنٰى اَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰى اَوَّلًا وَكَرَاهَةِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

باب: پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایاں اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے۔



(٥٤٩٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونوں کو پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔



(٥٤٩٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيْعًا)).

[بخاری: ٥٨٥٥، ٥٨٥٦؛ ابوداود: ٤١٣٦؛ ترمذی: ١٧٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے“ (ورنہ پاؤں میں موچ آ جانے کا احتمال ہے اور بدنما بھی ہے)



(٥٤٩٧) عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ: خَرَجَ اِلَيْنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ فَقَالَ: اَلَا اِنَّكُمْ تَحَدَّثُوْنَ اَنِّيْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِتَهْتَدُوْا وَاَضِلَّ اَلَا وَاِنِّيْ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا)). [نسائی: ٥٣٨٥]

ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا: تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ ﷺ پر تا کہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتا بھی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے۔“



(٥٤٩٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

باب: ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے ممانعت۔

(٥٤٩٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْيَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ يَّحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہن کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جس کو احتباء کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)



(٥٥٠٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدَةٍ وَلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ)). [ابوداود: ٤١٣٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے۔“ (اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے)۔



بَابٌ فِيْ مَنْعِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَى الظَّهْرِ وَوَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى.

باب: چت لیٹنے اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان۔

(٥٥٠١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ.
[ابوداود: ٤٨٦٥؛ ترمذی: ٢٧٦٧؛ نسائی: ٥٣٥٧]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے)۔



(٥٥٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَلَا تَحْتَبِ فِيْ اِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَاْكُلْ بِشِمَالِكَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْاُخْرٰى اِذَا اسْتَلْقَيْتَ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مت چل ایک جوتے میں اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہبند میں اور مت کھا بائیں ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پر چت لیٹ کر۔“ (یہ اسی صورت میں ہے جب تہبند باندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پائجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت ﷺ سے یہ ثابت ہے)۔



(٥٥٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما اَنَّ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم

النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: ((لَا يَسْتَلْقِ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى)).

میں سے چت نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر۔“

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٤) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ ؓ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى.

[بخاري: ٤٧٥، ٥٩٦٩، ٦٢٨٧؛ ابوداود: ٤٨٦٦؛ ترمذي: ٢٧٦٥]

عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم) سے سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا چت لیٹے ہوئے مسجد میں، ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٥) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

[راجع: ٥٥٠٤]

زہری سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح نقل کی گئی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ .

باب: مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا۔

(٥٥٠٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ. قَالَ قُتَيْبَةُ: قَالَ حَمَّادٌ: يَعْنِيْ لِلرِّجَالِ. [ابوداود: ٤١٧٩؛ ترمذي: ٢٨١٥؛ نسائي: ٢٧٠٧]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زعفران لگانے سے۔ یعنی مردوں کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٧) عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. [ابوداود: ٤١٧٩؛ ترمذي: ٢٨١٥؛ نسائي: ٢٧٠٥، ٢٧٠٦، ٥٢٧١]

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زعفران لگانے سے اور زعفران کے رنگ سے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ بِصُفْرَةٍ وَحُمْرَةٍ وَتَحْرِيْمِهٖ بِالسَّوَادِ .

باب: بڑھاپے میں بالوں پر زرد رنگ یا سُرخ رنگ کے ساتھ خضاب کرنے کے استحباب اور سیاہ رنگ کے خضاب کی حرمت کے بیان میں۔

(٥٥٠٨) عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَجَآءَ عَامَ الْفَتْحِ اَوْيَوْمَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوِ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهٖ اِلٰى نِسَآئِهٖ قَالَ: ((غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ)).

[ابوداود: ٤٢٠٤؛ نسائي: ٥٠٩١]

جابر ؓ سے روایت ہے، ابوقحافہ جس سال مکہ فتح ہوا آئے ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ ﷺ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ ”بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٥٠٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِىَ بِأَبِىْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)).

[ابو داود: ٤٢٠٤؛ نسائي: ٥٠٩١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے۔

○ ○ ○ ○

بَابٌ فِيْ مُخَالَفَةِ الْيَهُوْدِ فِي الصَّبْغِ.

باب: رنگنے میں یہود کی مخالفت کرنے کے بیان میں۔

(٥٥١٠) عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ)). [بخاري: ٥٨٩٩؛ ابو داود: ٤٢٠٣؛ نسائي: ٥٠٨٧، ٥٢٥٦؛ ابن ماجه: ٣٦٢١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان کا خلاف کرو۔''

فائدہ: اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ کی عادات لباس اور وضع میں حتی المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ ہر ایک قوم کے لیے اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے۔ اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور اندھا دھند ان کی وضع اور روش اختیار کریں۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور وضع میں جائز خیال کرتے ہیں۔
نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابو قحافہ ابوبکر رضی اللہ عنہما کے باپ تھے۔ ان کا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب عورت اور مردوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے۔ اور بعض کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا۔ بعض کہتے ہیں: خضاب کا ترک افضل ہے۔ اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے۔ ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمان، حضرت حسن، حسین، عقبہ بن عامر، ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم۔ انتھٰی مختصرًا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ صُوْرَةِ الْحَيَوَانِ وَتَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ مَا فِيْهِ صُوْرَةٌ غَيْرَ مُمْتَهَنَةٍ بِالْفَرْشِ وَنَحْوِهِ وَاَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَدْخُلُوْنَ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ اَوْ كَلْبٌ.

باب: جانور کی تصویر بنانا حرام ہے اور فرشتوں کا اس گھر میں داخل نہ ہونا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس کا بیان۔

(٥٥١١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلُ عليه السلام فِىْ سَاعَةٍ يَأْتِيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ ﷺ سے آنے کا ایک وقت میں، پھر وہ وقت آ گیا اور

فِيهَا فَجَآءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِيْ يَدِهٖ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهٖ وَقَالَ : ((مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ)) ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرٍ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ ! مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا؟)) فَقَالَتْ : وَاللّٰهِ ! مَادَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهٖ فَأُخْرِجَ فَجَآءَ جِبْرِيْلُ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَدْتَّنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ)) فَقَالَ: مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ .

جبرئیل علیہ السلام نہ آئے اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا نہ اس کے ایلچی وعدہ خلافی کرتے ہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکھلائی دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! یہ پلہ کب آیا اس جگہ۔“ انہوں نے کہا: قسم اللہ تعالیٰ کی مجھ کو خبر نہیں، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے۔“ انہوں نے کہا: یہ کتا جو تمہارے گھر میں تھا اس نے مجھ کو روک رکھا تھا۔ ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویر۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: جاندار کی مورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا روپیہ یا اشرفی میں یا پیسہ میں یا برتن میں یا دیوار میں، البتہ درخت یا پالان یا ان چیزوں کی جن میں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں۔ اور جس چیز میں تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جائے یا کپڑے میں پہنی جائے یا عمامہ پر ہو جو ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جائے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آئیں گے یا نہیں اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہیں اس مورت میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علما صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب ہے یہی قول ہے ثوری، مالک اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا۔ اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اس کا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت ﷺ جس پردے پر خفا ہوئے اس پر بے سایہ تصویریں تھیں اور احادیث مطلق ہیں ان میں کسی مورت کی تخصیص نہیں ہے، اور بعض کے نزدیک کپڑوں پر جو نقش ہوں تصویروں کے وہ درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے، لیکن اجماع ہے ان تصویروں کی حرمت پر جو سایہ دار ہوں اور ان کا توڑنا واجب ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: ان میں بچوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں ان کی اجازت ہے۔ لیکن مالک نے گڑیوں کا بھی خرید کرنا اپنے بچے کے لیے مکروہ رکھا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ گڑیوں سے کھیلنے کی بھی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہوگئی۔ واللہ اعلم۔ انتہیٰ۔

(٥٥١٢) عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جِبْرِيْلَ ﷺ وَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيْلِ ابْنِ أَبِيْ حَازِمٍ .

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥١٣) عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رضی اللہ عنہا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ جِبْرِيْلَ ﷺ كَانَ وَعَدَنِيْ أَنْ يَّلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ أَمَ

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک دن صبح کو اٹھے چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آج میں نے آپ ﷺ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اس رات ملنے کا مگر نہیں ملے۔ اور انہوں نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا

وَاللّٰهِ! مَا اَخْلَفَنِيْ)) قَالَ : فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّنَا فَاَمَرَبِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ: ((قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ)) قَالَ: اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَانَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ.

[ابوداود:٤١٥٧؛ نسائی:٤٢٩٤]

قسم اللہ کی۔'' میمونہ نے کہا: پھر سارا دن آپ ﷺ اسی طرح رہے۔ بعد اس کے آپ ﷺ کے دل میں خیال آیا ایک کتے کے بچے کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا۔ جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گزشتہ رات کو آنے کا۔'' انہوں نے کہا: ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا تصویر۔ پھر اس کی صبح کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کتوں کے قتل کا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

فائدہ: کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے نووی رحمہ اللہ نے کہا: جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر جگہ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اعمال کو لکھتے ہیں اور خطابی نے کہا: جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے شکاری کتا یا کھیت کا۔ وہ فرشتوں کو نہیں روکتا۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٥١٤) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ)). [بخاری: ٣٢٢٥، ٣٣٢٢، ٤٠٠٢، ٥٩٤٩؛ ترمذی: ٢٨٠٤؛ نسائی: ٤٢٩٣، ٥٣٦٢، ٥٣٦٣؛ ابن ماجه: ٣٦٤٩]

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا تصویر ہو۔''

(٥٥١٥) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاتَدْخُلُ الْمَلَآئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَاصُوْرَةٌ)). [راجع:٥٥١٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٥١٦) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَذِكْرِهِ الْاَخْبَارَ فِي الْاِسْنَادِ. [راجع: ٥٥١٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٥١٧) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ)).

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر تصویر ہو۔''

قَالَ: بُسْرٌ : ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ [بَعْدُ] فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ: فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْاَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ: اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ؟ [بخاری:٣٢٢٦، ٥٩٥٨؛ ابوداود: ٤١٥٣، ٤١٥٤، ٤١٥٥؛ نسائی: ٤٣٦٥]

بسر نے کہا: زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا، جس پر تصویر تھی۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے تصویر کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے تصویر کا) عبیداللہ نے کہا: تم نے ان سے نہیں سنا' انہوں نے یہ بھی کہا تھا: مگر جو نقش ہو کپڑے میں۔



(٥٥١٨) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ)).

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو''

قَالَ بُسْرٌ : فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ: اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ ؟ قَالَ اِنَّهُ قَالَ : اِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْهُ ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ : بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ. [راجع:٥٥١٧]

بسر نے کہا: پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم ان کے پوچھنے کو گئے۔ ان کے گھر پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس میں تصویر بنی تھی۔ میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا: انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں۔ انہوں نے کہا: ہاں! یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا: مگر جو نقش ہو کپڑے پر۔ میں نے کہا: میں نے نہیں سنا۔ انہوں نے کہا: زید رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا۔

(٥٥١٩) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيْلُ)). [راجع: ٥٥١٧]

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔''

(٥٥٢٠) قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: اِنَّ هٰذَا يُخْبِرُ نِيْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ)) فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: لَا وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ مَارَاَيْتُهُ فَعَلَ رَاَيْتُهُ خَرَجَ فِيْ غَزَاتِهِ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَّرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ اَوْ

زید نے کہا: میں یہ سن کر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسا سنا ہے۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں۔ ایک بار آپ ﷺ جہاد کو تشریف لے گئے میں نے ایک چادر لی اور اس کو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ ﷺ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھی آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا اور کاٹ ڈالا اس کو۔ بعد اس کے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا۔'' حضرت

قَطَعَهُ وَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ)) قَالَتْ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيْفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو تکیہ بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عیب نہیں کیا۔

فائدہ: اس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسری روایت میں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا جمانا منع ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے۔

(٥٥٢١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَوِّلِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)) قَالَتْ: وَكَانَتْ لَنَا قَطِيْفَةٌ كُنَّا نَقُوْلُ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی۔ جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو نکال دے جب میں اندر آ کر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آ جاتی ہے۔'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر ریشمی بیل تھی ہم اس کو پہنا کرتے۔

[ترمذی: ٢٤٦٨؛ نسائی: ٥٣٦٨]

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٢) عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ وَعَبْدِ الْأَعْلٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: وَزَادَ فِيْهِ -يُرِيْدُ عَبْدَ الْأَعْلٰى- فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَطْعِهِ. [راجع: ٥٥٢١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوْكًا فِيْهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الْأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِيْ فَنَزَعْتُهُ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس پر پروار گھوڑوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا میں نے اسے توڑ ڈالا۔

(٥٥٢٤) عَنْ وَكِيْعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيْهِ صُوْرَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پردے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا: ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں۔''

[بخاری: ٦١٠٩؛ نسائی: ٥٣٧٢]

○ ○ ○ ○

(٥٥٢٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ اَهْوٰى اِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ. [راجع: ٥٥٢٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھکے پردے کی طرف اور اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔



(٥٥٢٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا: ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا)) لَمْ يَذْكُرَا: ((مِنْ)). [راجع: ٥٥٢٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٥٢٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا يَقُوْلُ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ.

[بخاری: ٥٩٥٤؛ نسائی: ٥٣٧١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ''عائشہ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیے بنائے۔



(٥٥٢٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ مَمْدُوْدٌ اِلٰى سَهْوَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ اِلَيْهِ فَقَالَ ((اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ قَالَتْ: فَاَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.)) [نسائی: ٧٦٠، ٥٣٦٩]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا: ''اس کو ہٹا دے میرے سامنے سے''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے۔

(٥٥٣٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٥٥٢٩]

شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔



(٥٥٣١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سرکا دیا۔ میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔

(٥٥٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَزَعَهُ قَالَتْ: فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهُ:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔ ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام ربیعہ بن عطاء تھا تم

رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلٰى بَنِىْ زُهْرَةَ اَفَمَا سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا؟ قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لَا قَالَ : لٰكِنِّىْ قَدْ سَمِعْتُهُ. يُرِيْدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ. [نسائی: ۵۳۷۰]

نے نہیں سنا ابو محمد سے، وہ کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ان تکیوں پر آرام کرتے تھے۔ ابن قاسم نے کہا: نہیں، لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا۔



(۵۵۳۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ فَعُرِفَتْ فِىْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ فَمَا ذَآ اَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟)) فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ وَيُقَالُ لَهُمْ: اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِىْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ)).

[بخاری: ۲۱۰۵، ۳۲۲۴، ۵۱۸۱، ۵۹۵۷، ۵۹۶۱]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر رنج ہے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے، میرا کیا گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ گدا کیسا ہے؟“ میں نے کہا: اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا ان میں جان ڈالو۔“ پھر فرمایا: ”جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔“



(۵۵۳۴) عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَبَعْضُهُمْ اَتَمُّ حَدِيْثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ اَخِى الْمَاجِشُوْنِ قَالَتْ: فَاَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِى الْبَيْتِ.

[راجع: ۵۵۳۳]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے آپ ﷺ ان پر تکیہ لگاتے گھر میں۔



(۵۵۳۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ ((الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ مورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا جلاؤ ان کو جن کو تم نے بنایا۔“

(۵۵۳۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[بخاري: ٧٥٥٨؛ نسائي: ٥٣٧٦]

(٥٥٣٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَشَجُّ: ((اِنَّ)).

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانیوالوں کو ہوگا۔''

[بخاري: ٥٩٥٠؛ نسائي: ٥٣٧٩]

(٥٥٣٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ رِوَايَةِ يَحْيٰى وَاَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ: ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ)) وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ كَحَدِيْثِ وَكِيْعٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٥٥٣٧]

(٥٥٣٩) عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَسْرُوْقٍ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ: هٰذَا تَمَاثِيْلُ كِسْرٰى؟ فَقُلْتُ: لَا هٰذَا تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ: اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ)). [راجع: ٥٥٣٧]

مسلم بن صبیح سے روایت ہے میں مسروق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں۔ مسروق نے کہا: یہ کسریٰ (بادشاہ ایران) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا: نہیں یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویریں ہیں۔ مسروق نے کہا: میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔''

(٥٥٤٠) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِيْ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ: اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ: اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَقَالَ: اُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِيْ جَهَنَّمَ)) وَقَالَ: اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَاَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ. [بخاري: ٢٢٢٥]

سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجیے مجھ سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے پاس آ۔ وہ آ گیا۔ پھر انہوں نے کہا: پاس آ۔ وہ اور پاس آ گیا یہاں تک کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا: میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جائے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں۔'' اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تو نے ایسا ہی بنانا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

(٥٥٤١) عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَجَعَلَ يُفْتِي وَلَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ادْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). [بخاری: ٢٢٢٥، ٥٩٦٣؛ نسائی: ٥٣٧٣]

نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا: میں مصور ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے پاس آ، وہ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے اس کو قیامت میں تکلیف دی جائے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا۔



(٥٥٤٢) عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٥٥٤١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٥٤٣) عَنْ أَبِي زُرْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي؟ فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً)). [بخاری: ٥٩٥٣، ٧٥٥٩]

ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا، وہاں تصویریں تھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنادیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔



(٥٥٤٤) عَنْ أَبِي زُرْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ دَارًا تُبْنٰى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ أَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ: فَرَأَى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً)). [بخاری: ٥٥٠٩]

ابوزرعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مروان کا۔ وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا۔ اس میں جو کا ذکر نہیں ہے۔



(٥٥٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔''

اَوْ تَصَاوِيْرُ)).

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر میں گھنٹی اور کتا رکھنے کی کراہت۔

(٥٥٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ساتھ نہیں رہتے ان مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو۔'' (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)

(٥٥٤٧) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سہیل سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

[ترمذی:١٧٠٣]

○ ○ ○ ○

(٥٥٤٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔''

بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيْرِ.

باب: تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مشرکوں کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر بد اس سے نہیں رکتی۔ اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوائے تانت کے۔

(٥٥٤٩) عَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، قَالَ: فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَالنَّاسُ فِيْ مَبِيْتِهِمْ: ((لَا تُبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ)) قَالَ مَالِكٌ: أُرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ.

ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں۔ تو آپ ﷺ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا۔ عبداللہ بن ابی بکر نے کہا: میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقاموں میں تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا ہار نہ رہے اور اس کو کاٹ ڈالیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

[بخاری: ٣٠٠٥؛ ابوداود: ٢٥٥٢]

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِيْ وَجْهِهٖ وَوَسْمِهٖ فِيْهِ.

باب: جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت۔

(٥٥٥٠) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔

فِي الْوَجْهِ. [ترمذی: ۲۷۱۰]

○ ○ ○ ○

(۵۵۵۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ. [راجع: ۵۵۵۰]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۵۵۲) عَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغا۔''

(۵۵۵۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُوْلُ: وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ: ((فَوَاللّٰهِ ! لَا اَسِمُهٗ اِلَّا فِيْ اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنَ الْوَجْهِ)) فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَّهٗ فَكُوِيَ فِيْ جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو برا کہا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے۔'' (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب سے پہلے آپ ﷺ ہی نے پٹھوں پر داغ دیا۔

بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْاٰدَمِيِّ فِيْ غَيْرِ الْوَجْهِ وَنَدْبِهٖ فِيْ نَعَمِ الزَّكَاةِ وَالْجِزْيَةِ .

باب: سوائے آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے۔

(۵۵۵٤) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ ﷺ قَالَتْ لِيْ: يَا اَنَسُ! انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيْبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهٗ قَالَ: فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ جَوْنِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِيْ قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ .

[بخاری: ۵٤۷۰، ۵۸۲٤]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ام سلیم نے بچہ جنا تو مجھ سے کہا: اے انس! اس بچہ کو دیکھتا رہ کچھ کھانے نہ پائے جب تک تو اس کو صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ لے جائے اور آپ ﷺ کچھ چبا کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں صبح کو آپ ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ باغ میں تھے اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑھی تھی داغ دے رہے تھے ان اونٹوں پر جو فتح میں آپ ﷺ کے پاس آئے تھے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوٰۃ اور جزیے کے جانوروں کو اور جائز ہے اور جانوروں کو اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے اور ان پر یہ حدیثیں حجت ہیں۔

(۵۵۵۵) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهٗ حِيْنَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوْا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهٗ قَالَ: فَاِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا. قَالَ شُعْبَةُ: وَاَكْثَرُ عِلْمِيْ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کی ماں نے جب بچے کو جنم دیا تو انہوں نے کہا: اس بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ آپ ﷺ چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالیں گے۔ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ بکریوں کے تھان میں تھے داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔

أَنَّهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا. [بخاری: ٥٥٤٢؛ ابوداود: ٢٥٦٣؛ ابن ماجه: ٣٥٦٥]

○ ○ ○ ○

(٥٥٥٦) عَنْ أَنَسٍ ﷺ يَقُولُ: دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: فِي آذَانِهَا. [راجع:٥٥٥٥]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھان میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٥٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

(٥٥٥٨) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمِيسَمَ وَهُوَ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ. [بخاری: ١٥٠٢]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں داغ کا ہتھیار دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ

باب: قزع کی ممانعت۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: قزع کے معنی تھوڑا سر منڈانا تھوڑا نہ منڈانا یا جگہ جگہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے۔ الا اس صورت میں جب علاج کے لیے ہو اور کراہت تنزیہی ہے اور بعض نے بچوں کے لیے جائز رکھا ہے، لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لیے مطلقاً مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بدنما ہے۔ انتہی۔

(٥٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: وَمَا الْقَزَعُ؟ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ. [بخاری: ٥٩٢٠؛ ابوداود: ٤١٩٣؛ نسائی: ٥٠٦٥، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦؛ ابن ماجه: ٣٦٣٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے۔ عبیداللہ نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: قزع کیا ہے؟ انہوں نے کہا: بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈنا کچھ چھوڑ دینا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٠) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ. [راجع:٥٥٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦١) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ وَأَلْحَقَا التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ. [راجع:٥٥٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ وَإِعْطَاءِ الطَّرِيقِ حَقَّهُ.

باب: راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور حقوق کی ادائیگی کے بیان میں۔

(٥٥٦٣) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ)) قَالَ: وَمَا حَقُّهٗ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ)).

[بخاری: ٢٤٦٥، ٦٢٢٩؛ ابوداود: ٤٨١٥؛ وانظر فی مسلم: ٥٦٤٨، ٥٦٤٩]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضروری ہے باتیں کرنے کے لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو۔'' لوگوں نے عرض کیا: راہ کا حق کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''آنکھ نیچے رکھنا اور غیر محرم کی طرف بدنظر نہ کرنا اور راہ میں ایذا نہ دینا کسی کو چلنے میں اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا۔''



(٥٥٦٤) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٥٥٦٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



بَابُ تَحْرِیْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالٰی.

باب: بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا' گودنا اور گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا' دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے۔

(٥٥٦٥) عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ لِیَ ابْنَةً عُرَیِّسًا اَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا اَفَاَصِلُهٗ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)).

[بخاری: ٥٩٣٦، ٥٩٤١؛ نسائی: ٥١٠٩، ٥٢٦٥؛ ابن ماجه: ١٩٨٨]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور اس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے ہیں۔ کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔''



فائدہ۔ ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعض نے کہا: جائز ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

(٥٥٦٦) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ وَكِيْعًا وَّشُعْبَةَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا: فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا.

[راجع: ٥٥٦٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٧) عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ: اِنِّیْ زَوَّجْتُ ابْنَتِیْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهَا.

[بخاری:٥٩٣٥]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا' میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی۔ اس کے بال گر گئے ہیں اور اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگادوں اس کے بالوں میں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے منع کیا اس کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَّصِلُوْا فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

[بخاری: ٥٢٠٥، ٥٩٣٤؛ نسائی: ٥١١٢]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے۔ لوگوں نے قصد کیا ان میں جوڑ لگانے کا تو پوچھا رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٦٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَّهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيْدُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ)). [راجع: ٥٥٦٨]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاوند قصد کرتا ہے اس کا' کیا میں جوڑ لگادوں اس کے بالوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لعنت ہے جوڑ لگانے والوں پر۔''

(٥٥٧٠) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَقَالَ: ((لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ)). [راجع: ٥٥٦٨]

اس حدیث میں جوڑ لگوانے والیوں پر لعنت کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. [بخاری: ٥٩٣٧؛ ابوداود: ٤١٦٨؛ ترمذی: ٢٧٨٣؛ نسائی: ٥١١١، ٥٢٦٤؛ ابن ماجه: ١٩٨٧]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر اور گودنے والی پر اور گدانے والی پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ

[بخاری:٥٩٤٢]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٥٥٧٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوْبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ: مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ : وَمَالِیَ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَیِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ : لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: فَاِنِّیْ اَرٰی شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلٰی امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِیْ فَانْظُرِیْ قَالَ: فَدَخَلَتْ عَلٰی امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَآءَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ : مَا رَاَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ : اَمَا لَوْكَانَ ذٰلِكِ لَمْ نُجَامِعْهَا. [بخاری: ٤٨٨٦ ، ٤٨٨٧ ، ٥٩٣١ ، ٥٩٣٩ ، ٥٩٤٣ ، ٥٩٤٤ ، ٥٩٤٨؛ ابوداود: ٤١٦٩؛ ترمذی: ٢٧٨٢؛ نسائی: ٥١١٤ ، ٥٢٦٧؛ ابن ماجه: ١٩٨٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں پر اور منہ کے بال نکالنے والیوں پر اور نکلوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کمسن معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر، پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی وہ آئی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور بولی: مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر۔ عبداللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں تو دو جلدوں میں جس قدر پر قرآن تھا پڑھ ڈالا مجھے نہیں ملا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے تھا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جو رسول تم کو بتلا دے اس کو تھامے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی ان باتوں میں سے بعض بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جا دیکھ۔ وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ آئی اور کہنے لگی: ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

(٥٥٧٤) عَنْ مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ : الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِیْ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ: الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُوْمَاتِ.



ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

[راجع: ٥٥٧٣]

(٥٥٧٥) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيْثَ



ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ. [راجع:٥٥٧٣]

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ. [نسائی:٥١١٥، ٥٢٦٨، ٥٢٧٠]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے۔

(٥٥٧٨) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ﷺ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِحَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَاأَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَآؤُهُمْ)).

[بخاری: ٣٤٦٨، ٥٩٣٢؛ ابوداود: ٤١٦٧؛ ترمذی: ٢٧٨١؛ نسائی: ٥٢٦٠]

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے، انہوں نے سنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے، جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں کا چوٹلا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو! تمہارے عالم کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے منع کرتے تھے اس سے (یعنی جوڑ لگانے سے) اور فرماتے تھے: ”بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔“ (اور عیش وعشرت شہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٧٩) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ: ((إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ)). [راجع:٥٥٧٨]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٥٨٠) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُوْدَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ.

[بخاری: ٣٤٨٨؛ نسائی: ٥١٠٧، ٥٢٦١، ٥٢٦٢، ٥٢٦٣]

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہا: میں یہ سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوائے یہود کے اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ زور ہے“ (یعنی مکاری اور دغابازی)

○ ○ ○ ○

(٥٥٨١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ قَالَ: وَجَآءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ:

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن کہا: تم لوگوں نے بری بات نکالی اور رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زُور سے۔ ایک شخص آیا ایک لکڑی لے کر اس کی نوک پر چیتھڑا لگا تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زور ہے۔ قتادہ نے کہا: مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑے لگا کر اپنے بال

أَلَا وَهٰذَا الزُّوْرُ قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِيْ: مَا تُكَثِّرُ بِهِ النِّسَآءُ أَشْعَارَ هُنَّ مِنَ الْخِرَقِ.

[راجع: ٥٥٨٠]

بہت کر لیتی ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ النِّسَآءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَآئِلَاتِ الْمُمِيْلَاتِ.

باب: ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن ننگی ہیں۔ آپ سیدھی راہ سے مڑ گئیں خاوند کو بھی موڑ دیتی ہیں۔

(٥٥٨٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُ وْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)).

[انظر فی مسلم: ٧١٩٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دموں کی طرح کے لوگوں کو اس سے مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں ہیں جو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعضا کھلے ہیں جیسے حیدر آباد میں عورتوں کے سر اور پیٹ اور پاؤں کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے باریک ہوتے ہیں جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہیں) سیدھی راہ سے بہکانے والی' خود بہکنے والی' ان کے سر بختی (ایک قسم ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيْرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالتَّشَبُّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ.

باب: فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس کا ذکر کرنے کہنے کی ممانعت۔

(٥٥٨٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَقُوْلُ: اِنَّ زَوْجِيْ اَعْطَانِيْ مَا لَمْ يُعْطِنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)).

[بخاری: ٥٢١٩؛ ابو داود: ٤٩٩٧]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک عورت نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! میں (سوت سے) کہوں کہ خاوند نے مجھے وہ دیا جو اس نے نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' جو کہے فلاں چیز میرے پاس ہے (لوگوں میں اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو غرور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہن لے۔''

(٥٥٨٤) عَنْ اَسْمَآءَ رضي الله عنها جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ مِنْ مَّالِ زَوْجِيْ مَا لَمْ يُعْطِنِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْمُتَشَبِّعُ

اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس' اور کہنے لگی: میری ایک سوت ہے تو کیا مجھ کو گناہ ہوگا اگر میں (اس کے دل جلانے کو) یہ کہوں کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اس نے نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے

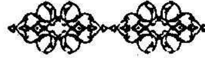
بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)).

اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل میں دنیادار فریبی ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٥٨٥) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الآدَابِ

کتاب آداب کے بیان میں

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّيْ بِاَبِي الْقَاسِمِ وَ بَيَانِ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ.

باب: ابوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان۔

(٥٥٨٦) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: نَادٰى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ لَمْ اَعْنِكَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا بقیع میں اے ابوالقاسم! رسول اللہ ﷺ نے ادھر دیکھا وہ شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں شخص کو (اس کی کنیت بھی ابوالقاسم ہوگی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت سے۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس مسئلے میں علما کے بہت سے مذہب ہیں ایک تو شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اہل ظاہر کا کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا کسی طرح درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ۔ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور رکھنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے۔ تیسرے یہ کہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے۔ چوتھی یہ کہ ممانعت اس کو ہے جس کا نام محمد یا احمد ہو۔ پانچویں یہ کہ ابوالقاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکھنا۔ چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے۔ انتہٰی مختصراً

(٥٥٨٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ)). [ابوداود: ٤٩٤٩؛ ترمذی: ٢٨٣٤؛ ابن ماجه: ٣٧٢٨]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہتر نام تمہارے لیے اللہ کے نزدیک یہ ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔''

فائدہ: اسی طرح عبدالرحیم، عبدالملک، عبدالقدوس، عبدالسلام وغیرہ، جس سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے، اور برے برے نام وہ ہیں جس سے شرک اور کفر کی بو نکلے، جیسے عبدالحسین، عبدالنبی، عبدالحسن، عبدالعلی، پیراں دتہ وغیرہ۔

(٥٥٨٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ:

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا

وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيْ بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِيْ قَوْمِيْ: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيْ بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [بخاری: ۳۱۱٤، ۳۱۱۵، ۳۵۳۸، ۲۱۸۷، ۶۱۹۶]

پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ اس کی قوم نے کہا اس سے: ہم تجھے یہ نام نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ ﷺ کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ ﷺ کا نام رکھتا ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے“ (غنیمت کا مال یا زکوۃ اس لیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہیں)

(۵۵۸۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى نَسْتَأْمِرَهُ [قَالَ] فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ قَوْمِيْ أَبَوْا أَنْ يَكْنُوْنِيْ بِهِ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع: ۵۵۸۸]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم لوگوں نے کہا: ہم تیری کنیت رسول اللہ ﷺ کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابومحمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ ﷺ سے اجازت نہ لے۔ وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالی کے رسول کے نام پر رکھا، میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں قاسم ہو کر بھیجا گیا ہوں میں تقسیم کرتا ہوں تم میں اور اپنے لیے نہیں جوڑتا۔“

❖ ❖ ❖ ❖

(۵۵۹۰) عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع: ۵۵۸۸]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۵۹۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَ لَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنِّيْ أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ: ((وَلَا تَكْتَنُوْا)). [بخاری: ۵۵۵۳]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں بانٹتا ہوں تم میں۔“

○ ○ ○ ○

(۵۵۹۲) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ:

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

((اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)).

[راجع: ٥٥٨٨]

(٥٥٩٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: ((اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ)). [راجع: ٥٥٨٨]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا' اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھنا' وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا کیا انصار نے' نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو۔''

(٥٥٩٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: وَزَادَ فِيْهِ حُصَيْنٌ وَّسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ رحمہ اللہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)) وَقَالَ سُلَيْمَانُ: ((فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). [راجع: ٥٥٨٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٥٩٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: ((اَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ)). [بخاري: ٦١٨٦، ٦١٨٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہ دیں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن ہے۔''

(٥٥٩٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٥٩٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((تَسَمَّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ)) قَالَ عَمْرٌو: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ. [بخاري: ٣٥٣٩، ٦١٨٨؛ ابوداود: ٤٩٦٥؛ ابن ماجه: ٣٧٣٥]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو۔''

(٥٥٩٨) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُوْنِيْ فَقَالُوْا: اِنَّكُمْ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب میں نجران میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاریٰ نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم میں) پڑھتے

تَقْرَؤُوْنَ ﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾ [۱۹/ مریم:۲۸] وَمُوْسٰی قَبْلَ عِیْسٰی بِکَذَا وَکَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: ((اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَآئِهِمْ وَالصّٰلِحِيْنَ قَبْلَهُمْ)). [ترمذی:۳۱۵۵]

ہو ﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہو سکتی ہے) جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا' میں نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ وہ ہارون تھوڑے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْاَسْمَاءِ الْقَبِيْحَةِ وَبِنَافِعٍ وَنَحْوِهٖ.

باب: برے ناموں کے رکھنے کی کراہت کا بیان۔

(۵۵۹۹) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ: اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ.

[ابوداود: ۴۹۵۸، ۴۹۵۹؛ ترمذی: ۲۸۳۶؛ ابن ماجہ: ۳۷۲۹]

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منع کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے افلح' رباح' یسار اور نافع۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسی کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے گا کہ نہیں ہے اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے' کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی تونگر اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا۔

(۵۶۰۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا)).

[راجع: ۵۵۹۹]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور یسار اور نہ افلح اور نہ نافع۔''

○ ○ ○ ○

(۵۶۰۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ: اَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُوْنُ

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں، سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار' رباح اور نجیح (اس کے وہی معنی ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھو۔ اس لیے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنی یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے''۔ سمرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے

فَيَقُوْلُ: لَا)) إِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ.

[راجع:٥٥٩٩]

یہی چار نام فرمائے۔ تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٢) عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَاَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهٖ وَاَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيْهِ اِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْاَرْبَعَ.

[راجع:٥٥٩٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَرَادَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهٗ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے قصد کیا کہ یعلیٰ، برکت، افلح، یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں۔ پھر آپ ﷺ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيْرِ الْاِسْمِ الْقَبِيْحِ اِلٰى حَسَنٍ وَتَغْيِيْرِ اسْمِ بَرَّةَ اِلٰى زَيْنَبَ وَجُوَيْرِيَةَ وَنَحْوِهِمَا.

باب: برے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے اور برّہ کو زینب سے بدلنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٥٦٠٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: ((اَنْتِ جَمِيْلَةُ)) قَالَ ـ اَحْمَدُ مَكَانَ اَخْبَرَنِيْ ـ: عَنْ.

[ابو داود: ٤٩٥٢؛ ترمذی: ٢٨٣٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا عاصیہ تھا اور فرمایا: "تو جمیلہ ہے۔" (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اور جمیلہ کے معنی نیک اور خوبصورت)۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْلَةَ. [ابن ماجه:٣٧٣٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔ آپ ﷺ برا جانتے یہ کہنا کہ وہ برہ کے پاس سے نکل گیا (گویا نیکی کا چھوڑنا ہے۔)

كُرَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

[ابوداود: ١٥٠٨]

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهٰؤُلَاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ.

[بخاری: ٦١٩٢؛ ابن ماجه: ٣٧١٧]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' زینب کا نام پہلے برہ تھا۔ لوگوں نے کہا: اپنی آپ تعریف کرتی ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٨) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ. قَالَتْ: وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

[ابوداود: ٤٩٥٣]

زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ ﷺ کے پاس گئیں ان کا بھی نام برہ تھا آپ ﷺ نے زینب رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٠٩) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ هٰذَا الْاِسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ)) فَقَالُوا: بِمَ نُسَمِّيهَا؟ قَالَ: ((سَمُّوهَا زَيْنَبَ)). [راجع: ٥٦٠٨]

محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے' میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مت تعریف کرو اپنی۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے۔" لوگوں نے عرض کیا: پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "زینب نام رکھو۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ أَوْ بِمَلِكِ الْمُلُوكِ.

باب: شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان۔

(٥٦١٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ)) زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ: ((لَا مَالِكَ إِلَّا اللّٰهُ [عَزَّوَجَلَّ])) قَالَ الْأَشْعَثِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ وَقَالَ أَحْمَدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام اللہ تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں۔" ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ سفیان نے کہا: ملک الملوک کے مانند ہے شہنشاہ۔

ابْنُ حَنْبَلٍ : سَأَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ اَخْنَعَ ؟ فَقَالَ: اَوْضَعَ . [بخاري: ٦٢٠٥؛ ابوداود: ٤٩٦١؛ ترمذی: ٢٨٣٧]

فائدہ: ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنی ہیں ۔ یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان، قدوس، مہیمن، خالق الخلق وغیرہ۔ مترجم کہتا ہے: مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لیے درست نہیں اسی طرح قاضی القضاۃ بھی۔

(٥٦١١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهُ وَاَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جاتا ہو۔ کوئی مالک نہیں سوائے اللہ کے۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيْكِ الْمَوْلُوْدِ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ اِلٰى صَالِحٍ يُحَنِّكُهٗ وَجَوَازِ تَسْمِيَتِهٖ يَوْمَ وِلَادَتِهٖ وَاسْتِحْبَابِ التَّسْمِيَةِ بِعَبْدِ اللّٰهِ وَاِبْرَاهِيْمَ وَسَائِرِ اَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

باب: بچہ کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور دوسری چیزوں کا بیان۔

(٥٦١٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَّهٗ فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟)) فَقُلْتُ : نَعَمْ فَنَاوَلْتُهٗ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِيْ فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَفَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهٗ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرُ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ)). [ابوداود: ٤٩٥١]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کو (جب وہ پیدا ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا۔ آپ ﷺ اس وقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "تیرے پاس کھجور ہے۔" میں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو چند کھجوریں دیں۔ آپ ﷺ نے ان کو منہ میں ڈال کر چبایا۔ بعد اس کے بچے کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا، بچہ اس کو چوسنے لگا آپ ﷺ نے فرمایا: "انصار کو محبت ہے کھجور سے اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔"

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچے کی تحنیک (چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہوا اور یہ بالا جماع سنت ہے اور بہتر ہے کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور ان کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنی چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اسی طرح عبداللہ نام رکھنا۔ انتھٰی مختصراً

(٥٦١٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِاَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِيْ ؟ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ: وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ ! بَارِكْ لَهُمَا)) فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِيْ: اَبُوْطَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم [فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم] وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَمَعَهُ شَيْءٌ)) قَالُوْا: نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ . [بخاري: ٥٤٧٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ باہر گئے وہ لڑکا مر گیا۔ جب وہ لوٹ کر آئے، تو انہوں نے پوچھا: میرا بچہ کہاں ہے؟ ام سلیم (ان کی بی بی انس رضی اللہ عنہ کی ماں) نے کہا: اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ کنایہ ہے موت سے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں) پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں۔ انہوں نے کھایا بعد اس کے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جاؤ بچہ کو دفن کر دو پھر صبح کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے۔“ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ”یا اللہ برکت دے ان دونوں کو۔“ پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہوا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا: ”اس کے ساتھ کچھ ہے؟“ لوگوں نے کہا: کھجوریں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے منہ میں ڈالا پھر اس کا نام عبداللہ رکھا۔

فائدہ: اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں، انہوں نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی اس خیال سے کہ وہ کھانا نہ کھائیں گے اور رات بھر رنج میں رہیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ان دونوں کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس عبداللہ کی اولاد میں اسحاق پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی اور سب کے سب علما اور صالحین تھے۔ مترجم کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گزرا ہے۔ پہلے میرا ایک لڑکا تھا اشرف اس کا نام تھا جب میں بار دوم ۱۲۹۴ ہجری مقدس میں مکہ معظمہ گیا تو وہ لڑکا بعارضہ چیچش و بخار مکہ میں گزر گیا اور جس وقت اس کا انتقال ہونے لگا، میں تفسیر معالم التنزیل کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور اللہ سے دعا کی۔ حق تعالیٰ نے اس سے بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جن کے نام یہ ہیں۔ اشرف، احسن، محسن۔ حق تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور ان کو عالم باعمل کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

(٥٦١٤) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِهٰذَا الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ. [راجع:٥٦١٣]

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ یزید کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(٥٦١٥) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : وُلِدَ لِيْ

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو رسول

غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ. [بخاري: ٥٤٦٧، ٦١٩٨]

اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

(٥٦١٦) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا: خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءَ فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ: ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ. [بخاري: ٣٩٠٩، ٥٤٦٩]

عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے، اسماء بنت ابی بکر (حضرت زبیر کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے وہ قبا میں آئیں (جو مدینہ منورہ سے ایک میل کے فاصلے پر ہے) وہاں عبداللہ کو جنم دیا۔ پھر اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تا کہ آپ ﷺ تحنیک کریں اس کی (تحنیک اس کو کہتے ہیں کچھ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) آپ ﷺ نے عبداللہ کو اسماء سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈتے رہے آخر آپ ﷺ نے کھجور چبائی اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا۔ اسماء نے کہا: پھر آپ ﷺ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی اور ان کا نام عبداللہ رکھا۔ جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کے لیے۔ آپ ﷺ نے جب ان کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر ان سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کمسن تھے)۔



(٥٦١٧) عَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ بِمَكَّةَ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ.

[راجع: ٥٦١٦]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔ جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی پھر میں مدینہ آئی اور قباء میں اتری وہاں عبداللہ پیدا ہوئے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا، پھر ایک کھجور منگوائی اور اس کو چبایا، پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی، تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا، پھر دعا کی ان کے لیے خیر و برکت کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ (یعنی ہجرت کے بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)۔

(٥٦١٨) عَنْ اَسْمَاءَ رضي الله عنها بِنْتِ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ.

[راجع: ٥٦١٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦١٩) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ.

[راجع: ٦٦٢]

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم برکت کی دعا کرتے ان کے لیے اور تحنیک کرتے ان کی۔

(٥٦٢٠) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہم نے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اس کا ملنا مشکل ہو گیا۔

(٥٦٢١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ رضي الله عنه اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى فَخِذِهِ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُوْ اُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((اَيْنَ الصَّبِيُّ؟)) فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَا اسْمُهُ)) قَالَ: فُلَانٌ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ.

[بخاري: ٦١٩١]

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' منذر ابو اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید رضی اللہ عنہ (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے۔ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے حکم دیا' وہ بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ران پر سے اٹھا لیا گیا۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچہ کہاں ہے؟'' ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اس کو اٹھا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا نام کیا ہے۔'' ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں اس کا نام منذر ہے۔'' پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَّمْ يُوْلَدْ لَهٗ وَكُنْيَةِ الصَّغِيْرِ.

باب: جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کمسن کو کنیت رکھنا درست ہے۔

(٥٦٢٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ: اَحْسِبُهٗ قَالَ:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے، میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کمسن کو اور جس کے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں

فَطِيْمًا قَالَ : فَكَانَ اِذَا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ قَالَ : ((اَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) قَالَ: فَكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ. [راجع: ١٥٠٠؛ وانظر: ٦٠١٧]

سمجھتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے: ''اے ابا عمیر! نغیر کہاں ہے؟'' (نغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا۔

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهٖ لِغَيْرِ ابْنِهٖ يَا بُنَيَّ وَ اسْتِحْبَابِهٖ لِلْمُلَاطَفَةِ .

باب: غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا۔

(٥٦٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((يَا بُنَيَّ)).

[ابو داود: ٤٩٦٤]

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے چھوٹے بیٹے میرے۔''



(٥٦٢٤) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّاسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ: ((اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ اِنَّهٗ لَنْ يَّضُرَّكَ)) قَالَ : قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهٗ اَنْهَارَ الْمَآءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ: ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)).

[بخاری: ٧١٢٢؛ ابن ماجه: ٤٠٧٣؛ وانظر فی مسلم: ٧٣٧٨، ٧٣٧٩]

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹا تو کیوں اس رنج میں ہے وہ تجھے رنج نہ دے گا۔'' میں نے عرض کیا۔ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔''

فائدہ۔ یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز تباہ نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مومنوں کا ایمان بڑھ جائے گا اور کافر اور منافق تباہ ہوں گے۔

(٥٦٢٥) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُغِيْرَةِ: ((اَيْ بُنَيَّ!)) اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَحْدَهٗ. [راجع: ٥٦٢٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرہ کو آپ ﷺ نے بیٹا کہا۔



بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ.

باب: اذن چاہنے کے بیان میں۔

(٥٦٢٦) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى فَزِعًا اَوْمَذْعُوْرًا قُلْنَا مَاشَاْنُكَ؟ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں۔ اتنے میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے ڈرے ہوئے۔ ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: مجھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلوا بھیجا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انہوں نے

اٰتِيَهُ فَاَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَامَنَعَكَ اَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا اَوْجَعْتُكَ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ: لَا يَقُوْمُ مَعَهُ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: قُلْتُ: اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ: فَاذْهَبْ بِهٖ.

جواب نہ دیا۔ میں لوٹ آیا۔ پھر انہوں نے کہا: تم میرے گھر میرے پاس کیوں نہیں آئے۔ میں نے کہا: میں آپ کے پاس گیا تھا اور دروازے پر تین بار سلام کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے، پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کا) تو لوٹ جائے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث پر گواہ لا ورنہ میں تجھ کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ شخص جائے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا تم جاؤ ان کے ساتھ۔

[بخاري: ٦٢٤٥؛ ابو داود: ٥١٨٠]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: علما نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے السلام علیکم ادخل یا یدخل فلاں۔ اب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جائے یا پھر اجازت مانگے۔ (انتھٰی مختصراً)

نووی رحمہ اللہ نے کہا: ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم میں سے کم سن شخص کو بھی معلوم ہے، اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفائے راشدین اور اکثر صحابہ اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی جرأت نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو تین شخصوں کی روایت یہی خبر واحد ہے یہاں تک کہ تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے۔ (انتھٰی مختصراً)

(٥٦٢٧) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ فَشَهِدْتُ. [راجع: ٥٦٢٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا: میں ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٢٨) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَاَتٰى اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتّٰى وَقَفَ فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ اُبَيٌّ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے غصہ میں اور کھڑے ہو کر کہنے لگے میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔'' ابی رضی اللہ عنہ کہا: تم کیوں پوچھتے ہو اس کو؟ انہوں نے کہا: میں نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجھ کو اجازت نہ ملی میں لوٹ آیا۔ آج پھر میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا:

الْخَطَّابِ رضي الله عنه اَمْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّيْ جِئْتُ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَاْذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَوَاللّٰهِ! لَاُوْجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَاْتِيَنَّ بِمَنْ يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا.

کل میں آپ کے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی یہاں تک کہ تم کو اجازت ملتی؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں دکھ دوں گا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو تو گواہ لا اس حدیث پر۔

فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضي الله عنه وَاللّٰهِ! لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَآ اَبَا سَعِيْدٍ! فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ رضي الله عنه فَقُلْتُ: قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا. [راجع:٥٦٢٦]

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ وہ جائے جو ہم سب میں کمسن ہو۔ اٹھ اے ابوسعید! پھر میں اٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔



(٥٦٢٩) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه اَنَّ اَبَا مُوْسٰى رضي الله عنه اَتٰى بَابَ عُمَرَ رضي الله عنه فَاسْتَاْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ: وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ: ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ: ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ: اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهَا وَاِلَّا فَلَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَاَتَانَا فَقَالَ: اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ)). قَالَ: فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ: فَقُلْتُ اَتَاكُمْ اَخُوْكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ وَتَضْحَكُوْنَ انْطَلِقْ فَاَنَا شَرِيْكُكَ فِيْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه.

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ایک بار ہوئی، پھر انہوں نے اجازت مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ دو بار ہوئی پھر اجازت مانگی تیسری بار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تین بار ہوئی۔ بعد اس کے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ لوٹے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور واپس لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوموسیٰ! اگر تم نے یہ رسول اللہ ﷺ کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ میں تجھ کو ایسی سزا دوں گا جس سے اوروں کو نصیحت ہو۔ یہ سن کر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اجازت مانگنا تین بار ہے۔'' لوگ ہنسنے لگے، میں نے کہا: تمہارے پاس مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ میں نے کہا: اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! چل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید رضی اللہ عنہ گواہ موجود ہیں۔



(٥٦٣٠) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه بِمَعْنٰى حَدِيْثِ بِشْرِ بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ.

[ترمذی:٢٦٩٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٦٣١) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی رضی اللہ عنہ اسْتَأْذَنَ عَلٰی عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثَلَاثًا فَكَأَنَّهٗ وَجَدَهٗ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ : اَلَمْ نَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ : مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ : اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ : لَتُقِيْمَنَّ عَلٰی هٰذَا بَيِّنَةً اَوْ لَاَ فْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰی مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰی هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ : خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ.

[بخاری: ٢٠٦٢، ٧٣٥٣]

عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین بار اجازت مانگی۔ انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے لوگوں سے) کہا: ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ ان کو پھر وہ بلائے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا: ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہ ﷺ کا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں ایسا کروں گا۔ (یعنی سزا دوں گا) ابوموسیٰ نکلے اور انصار کی مجلس پر آئے انہوں نے کہا: تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کمسن ہے۔ پھر ابوسعید رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے کہا: ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ پر نہیں کھلا۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ بازاروں میں معاملہ کرنا (یعنی میں تجارت وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سن سکا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سب حدیثیں معلوم نہ ہوں تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٣٢) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ. [راجع: ٥٦٣١]

ابن جریج اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید وفروخت کرنے سے اس حدیث سے میں غافل رہا۔

(٥٦٣٣) عَنْ اَبِيْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ اَبُوْمُوْسٰی رضی اللہ عنہ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهٗ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسٰی السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ : رُدُّوْا عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَآءَ فَقَالَ : يَا اَبَا مُوْسٰی مَارَدَّكَ؟ كُنَّا فِيْ شُغْلٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ: لَتَأْتِيَنِّيْ عَلٰی هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ:

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تو کہا: السلام علیکم عبداللہ بن قیس ہے، انہوں نے اجازت نہ دی ان کو اندر آنے کی۔ پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابوموسیٰ ہے السلام علیکم اشعری ہے۔ (پہلے نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر لوٹ گئے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو ایسا میں کروں گا اور ضرور کروں گا (یعنی سزا دوں گا) ابوموسیٰ یہ سن کر چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ابوموسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے۔ جب

إِنْ وَجَدَبَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّا أَنْ جَآءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدَهُ قَالَ: يَآ أَبَا مُوْسٰى مَا تَقُوْلُ؟ أَقَدْ وَجَدْتَ؟ قَالَ نَعَمْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: عَدْلٌ قَالَ: يَا أَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَثَبَّتَ.

[ابو داود: ٥١٨١]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابوموسیٰ موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوموسیٰ! تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ ملا۔ انہوں نے کہا: ہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بیشک وہ معتبر ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابوموسیٰ کیا کہتے ہیں؟ ابی بن کعب نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ یہ فرماتے تھے اے خطاب کے بیٹے! تم عذاب مت بنو حضور ﷺ کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا اس کی زیادہ تحقیق کرنا (اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ! حضور ﷺ کے اصحاب کو تکلیف دوں نہ یہ مطلب تھا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جھوٹے ہیں)

(٥٦٣٤) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهُ. [راجع:٥٦٣٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا.

باب: جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لے۔ میں ہوں کہنا مکروہ ہے۔

(٥٦٣٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قُلْتُ: أَنَا قَالَ: فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((أَنَا أَنَا)). [بخاري:٦٢٥٠؛ ابوداود: ٥١٨٧؛ ترمذي: ٢٧١١؛ ابن ماجه: ٣٧٠٩]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے پکارا، آپ ﷺ نے پوچھا۔ "کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ ﷺ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے: "میں تو میں بھی ہوں۔"

○ ○ ○ ○

(٥٦٣٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنَا أَنَا)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے اذن مانگا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "میں تو میں بھی ہوں۔"

[راجع: ٥٦٣٥]

(٥٦٣٧) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ. [راجع:٥٦٣٥]

شعبہ سے اسی سند کے ساتھ روایت ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو(کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کہ کون ہے یا تو اپنا نام بتائے یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ.

باب: غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے۔

(٥٦٣٨) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ؓ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ نِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)) وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)). [بخاري: ٥٩٢٤، ٦٢٤١، ٦٩٠١؛ ترمذي: ٢٧٠٩؛ نسائي: ٤٨٧٤]

سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ ﷺ اس سے اپنا سر کھجا رہے تھے، جب آپ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ''اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کونچتا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اذن اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ آنکھ بچے۔'' (پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)

○ ○ ○ ○

(٥٦٣٩) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِذْنَ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)). [راجع:٥٦٣٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ اس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں

○ ○ ○ ○

(٥٦٤٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ. [راجع: ٥٦٣٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٤١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ مَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعَنَهُ.

انس بن مالک ؓ سے روایت ہے ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ ﷺ کے مکان میں سوراخ سے۔ آپ ﷺ ایک تیر یا کوئی تیر لے کر اٹھے میں گویا دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ کو۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو کونچا لگا دوں۔

[بخاری: ٦٢٤٢ ، ٦٩٠٠؛ابوداود: ٥١٧١]

○ ○ ○ ○

(٥٦٤٢) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ یَفْقَؤُوْا عَیْنَهٗ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے تو ان کو حلال ہے اس کی آنکھ پھوڑنا۔''

فائدہ یعنی اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اس کو ماریں اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو گھر والوں کو کچھ سزا نہ ہوگی۔

(٥٦٤٣) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَیْكَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَهٗ مَا كَانَ عَلَیْكَ مِنْ جُنَاحٍ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر میں تیری اجازت کے بغیر پھر اس کو کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا۔''

[بخاری: ٦٩٠٢؛نسائی: ٤٨٧٦]

○ ○ ○ ○

بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ .

باب: جو نظر دفعتاً پڑ جائے۔

(٥٦٤٤) عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَآءَةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ .

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ناگاہ نظر پڑنے کو؟ آپ ﷺ نے حکم دیا مجھ کو نگاہ پھیر لینے کا۔

[ابوداود: ٢١٤٨؛ترمذی: ٢٧٧٦]

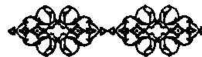
○ ○ ○ ○

فائدہ یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جائے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہوگا۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں اپنا منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ جھکانی چاہیے۔ البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا' علاج یا پیغام دینے کی صورت میں یا خریدتے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ کہ زیادہ۔ انتہٰی۔

(٥٦٤٥) عَنْ یُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

یونس سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

[راجع: ٥٦٤٤]



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان میں

بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ.

باب سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں۔

(٥٦٤٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر۔“

[بخاري: ٦٢٣٢ ، ٦٢٣٣؛ ابوداود: ٥١٩٩]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنی اگر مجلس سے چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب گناہ گار ہوں گے اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمة الله و بركاته، پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمة الله پھر السلام علیکم فقط اور سلامٌ علیکم بھی درست ہے اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب میں بھی وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته کہنا بہتر ہے اور بحذف واؤ علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے البتہ وعلیکم میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو یا سلام معنوں میں سلامتی کے ہے یعنی تم سلامت رہو۔ انتهى مختصراً

بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِيْقِ رَدُّ السَّلَامِ.

باب: راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔

(٥٦٤٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((مَالَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ؟ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ؟)) فَقُلْنَا: اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ:

عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم بیٹھے تھے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب۔“ ہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم کسی برے کام کے لیے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تھے چپ ادھر ادھر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا اگر نہیں مانتے تو اس کا

((اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ)).

حق ادا کرو وہ کیا ہے؟ آنکھ نیچے رکھنا (اور اجنبی عورتوں کی طرف نظر بد نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا۔'' (جن سے لوگ خوش ہوں اور ان سے فائدہ پہنچے)۔



(٥٦٤٨) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ.)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ)) قَالُوْا: وَمَا حَقُّهٗ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم بچو راہوں میں بیٹھنے سے۔'' لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو۔'' انہوں نے عرض کیا' راہ کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا۔''



[راجع: ٥٥٦٣]

(٥٦٤٩) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

زید بن اسلم سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔



[راجع: ٥٦٤٨]

بَابٌ مِّنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ.

باب: مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا۔

(٥٦٥٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ)). قَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ: کَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَاَسْنَدَهٗ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر۔ سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔''

[بخاری: ١٢٤٠؛ ابوداود: ٥٠٣٠]



(٥٦٥١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِیْلَ: مَا هُنَّ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا، کیا یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو مسلمان کو ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت

((اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)).

کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے جب چھینکے اور الحمدللہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنی یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کو جا اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ رہ۔"

بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ اَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ.

باب: یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو کیسے جواب دے، اس کا بیان۔

(٥٦٥٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ)). [بخاری: ٦٢٥٨]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کے جواب میں وعلیکم کہو۔"

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: قُوْلُوْا: ((وَعَلَيْكُمْ)). [ابوداود: ٥٢٠٧]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وعلیکم کہو۔"

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ: عَلَيْكَ)). [ترمذی: ١٦٠٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے: السام علیکم (یعنی تم مرو سام کے معنی موت ہے) تم کہو: علیك (یعنی تم مرو)

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: ((فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ)). [بخاری: ٦٩٢٨]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٦) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ)) قَالَتْ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا: قَالَ ((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ)).

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی وہ آئے) انہوں نے کہا: السام علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا کہ تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عائشہ! اللہ جل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔" انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تو اس کا جواب دے دیا اور وعلیکم کہہ دیا۔" (بس اتنا

[بخاری: ٦٩٢٧؛ ترمذی: ٢٧٠١]

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٥٧) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ.

[بخاری: ٦٠٢٤، ٦٣٩٥]

ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں علیکم بغیر واؤ کے ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٥٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ اُنَاسٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: قُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً)) فَقَالَتْ: مَاسَمِعْتَ مَا قَالُوْا؟ فَقَالَ: ((اَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِيْ قَالُوْا؟ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ)). [ابن ماجه: ٣٦٩٨]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس چند یہودی آئے۔ انہوں نے کہا: السام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وعلیکم" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بل علیکم السام و الذام یعنی تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عائشہ! بدزبان مت ہو۔" انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے نہیں سنا یہود نے جو کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے سنا جو انہوں نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا جو انہوں نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔"

(٥٦٥٩) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَهْ يَا عَائِشَةُ! فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ)) وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ.

[راجع: ٥٦٥٨]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی بات کو سمجھ گئیں انہوں نے گالیاں دیں۔ ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صبر کر عائشہ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبان کو پسند نہیں کرتا۔" تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ﴾ یعنی جب وہ آتے ہیں تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ ویسا اللہ نے نہیں سلام کیا تجھ کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٦٠) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَلسَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَاالْقَاسِمِ! فَقَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: ((بَلٰى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَاِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُوْنَ عَلَيْنَا)).

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، یہود کے چند لوگوں نے حضور ﷺ کو سلام کیا تو کہا السام علیکم یا ابا القاسم! آپ ﷺ نے فرمایا: "وعلیکم" حضرت عائشہ غصے ہوئیں اور انہوں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا ان کا کہنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی۔" (ایسا ہی ہوا کہ الٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے)۔

(٥٦٦١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبْدَؤُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِیْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ)).

[ترمذی: ١٦٠٢، ٢٦٨٩]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہود اور نصاریٰ کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دبا دو تنگ راہ کی طرف۔"

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کا ’ربیع راستہ میں سے نہ چلنے پائے بلکہ ایک کونے میں تنگ راستہ میں چلے اگر مسلمان اس راہ پہ چلتے ہوں اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گرا دے یا دیوار کا دھکا پہنچا دے اور اختلاف کیا ہے علمانے کافروں کو سلام کرنے میں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتداءً ان کو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب میں صرف وعلیکم کہیں اور یہی قول ہے عام علما اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتداء سلام کرنا درست ہے اور یہی قول منقول ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابی امامہ ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانوں کی۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٦٦٢) عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِیْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ((إِذَا لَقِيْتُمُ الْيَهُوْدَ)) وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ: قَالَ فِیْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِیْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ: ((إِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ)) وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

[ابوداود: ٥٢٠٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ.

باب: بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے۔

(٥٦٦٣) عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

[بخاری: ٦٢٤٧؛ ترمذی: ٢٦٩٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٦٤) عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[راجع: ٥٦٦٣]

سیار سے بھی یہ حدیث اس سند سے مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٦٥) عَنْ سَيَّارٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِیْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ ؓ أَنَّهُ يَمْشِیْ مَعَ أَنَسٍ ؓ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ ؓ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَّ

سیار سے روایت ہے، میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ گزرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے، بچوں پر گزرے تو سلام کیا ان پر اور انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گزرے تو سلام کیا آپ ﷺ نے ان کو۔

بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ . [راجع:٥٦٣٣]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ ﷺ کی تواضع اور انکسار کا اسی طرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اس کا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اس کو سلام نہ کرے بلکہ اس کا جواب بھی مکروہ ہے۔ انتھٰی مختصرًا۔

بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنَ الْعَلَامَاتِ .

باب: یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھائے۔

(٥٦٦٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُّرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْمَعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ)).

[ابن ماجه: ١٣٩]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تیرے لیے آنے کی اجازت یہ ہے کہ وہ پردہ اٹھائے اور میرے بھید کی بات سُنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں۔“

فائدہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ﷺ کے خادم تھے۔ جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آئیں تب حضرت ﷺ نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں کہ کام خدمت میں ہرج ہوگا تیرا پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا بھی اجازت کی نشانی ہے۔ ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کر دینا درست ہے۔

(٥٦٦٧) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع:٥٦٦٦]

حسن بن عبیداللہ اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اِبَاحَةِ الْخُرُوْجِ لِلنِّسَآءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ .

باب: عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔

(٥٦٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ : خَرَجَتْ سَوْدَةُ رضی اللہ عنہا بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً جَسِيْمَةً تَفْرَعُ النِّسَآءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَّعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ! وَاللّٰهِ! مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ: فَانْكَفَاَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَشّٰى وَفِيْ يَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! خَرَجْتُ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ : فَاَوْحَى اللّٰهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب ہم کو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ عنہا حاجت کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب عورتوں سے نکلی رہتیں موٹاپے میں۔ اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں۔ (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا: اے سودہ! اللہ کی قسم! تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں سکتیں اس لیے سمجھو تم کیسی نکلتی ہو۔ یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی، اتنے میں سودہ آئیں اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نکلی تھی تو عمر نے مجھے ایسا ویسا کلام کیا، اسی وقت آپ ﷺ پر وحی کی حالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ ﷺ کے ہاتھ ہی میں

اِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِىْ يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ: ((اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ.)) وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرٍ: يَفْرَعُ النِّسَآءَ جِسْمُهَا زَادَ اَبُوْبَكْرٍ فِىْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ هِشَامٌ: يَعْنِى الْبَرَازَ.

[بخاري: ١٤٧، ٤٧٩٥]

تھی، آپ ﷺ نے اس کو رکھا نہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی۔'' ہشام نے کہا: حاجت سے مراد پاخانہ کی حاجت ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کی اجازت کے جا سکتی ہے۔ اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی ازواج سے خاص تھا جس میں منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ کھلیں اور ان کو کپڑے کے اندر بھی اپنا جثہ دکھانا درست نہ تھا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو ان کی نعش پر ایک قبہ سا بنادیا تھا تاکہ ان کا جثہ معلوم نہ ہو۔

(٥٦٦٩) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: وَكَانَتِ امْرَاَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ: وَاِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧٠) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

[بخاري: ٥٢٣٧]

ہشام سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُحْجُبْ نِسَآءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِىْ عِشَآءً وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ: اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ! حِرْصًا عَلٰى اَنْ يُّنْزَلَ الْحِجَابُ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَنْزَلَ [اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ] الْحِجَابَ. [بخاري: ١٤٦]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی بیبیاں رات کو نکلتی تھیں جب پاخانہ کو جاتیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور صاف کھلی جگہ میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے کہتے: اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھیے۔ آپ ﷺ پردہ کا حکم نہ دیتے۔ ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں عشاء کے وقت، وہ ایک لمبی عورت تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دی اور کہا: ہم نے پہچان لیا تم کو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اس واسطے کیا کہ پردے کا حکم اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر پردے کا حکم اترا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧٢) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ. [بخاري: ٦٢٤٠]

ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا.

باب: اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے۔

(٥٦٧٣) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا ! لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خبردار رہو! کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا محرم ہو۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ثیبہ کی قید اس واسطے لگائی کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولیٰ منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو۔ جیسے باپ، بھائی، چچا، ماموں، دادا وغیرہ۔

(٥٦٧٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: ((الْحَمْوُ الْمَوْتُ)).

[بخاری: ٥٢٣٢ ، ١١٧١]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بچو تم عورتوں کے پاس جانے سے۔“ ایک شخص انصاری بولا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر دیور جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دیور تو موت ہے“۔

فائدہ۔ کیونکہ دیور بھاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بری رسم عام ہے عورتیں اکثر اپنے دیوروں اور جیٹھوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے ان کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے۔

(٥٦٧٥) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ. [راجع:٥٦٧٤]

یزید بن حبیب اس سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٧٦) عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ : وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ : الْحَمْوُ اَخُ الزَّوْجِ ، وَمَا اَشْبَهَهُ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهِ .

[راجع:٥٦٧٤]

ابن وہب نے کہا: سنا میں نے لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے، کہتے تھے: حدیث میں جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو میں داخل ہیں ان سے پردہ کرنا چاہیے سوائے خاوند کے باپ یا دادا یا اس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں ان سے پردہ ضروری نہیں ہے)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٧٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ اَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رضی اللہ عنہ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَاٰهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ)) ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِيْ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے اس وقت اسماء ان کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے ان کو دیکھا اور برا جانا ان کا آنا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا: میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسماء کو اللہ نے پاک کیا ہے برے فعل سے۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لے کر۔

هٰذَا عَلٰى مُغِيبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ)).

فائدہ نووی رحمۃ اللہ نے کہا: ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں لیکن مشہور ول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یوں ہو سکتی ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُّئِيَ خَالِيًا بِامْرَاَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ اَوْ مَحْرَمًا لَهُ اَنْ يَقُوْلَ: هٰذِهِ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوْءِ بِهِ.

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو۔

(٥٦٧٨) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَآئِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَآءَ فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ! هٰذِهِ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهِ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ)).

[ابو داود: ٤٧١٩]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بی بی کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا وہ آیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے فلانے! یہ میری فلاں بی بی ہے۔“ وہ شخص بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ ﷺ پر گمان کرنے والا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان انسان کے بدن میں ایسے پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے۔“ (تو شاید تیرے دل میں وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے تھے)۔

(٥٦٧٩) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ ﷺ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)) فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا)) اَوْ قَالَ: ((شَيْئًا)).

[بخاری: ٢٠٣٥، ٢٠٣٨، ٢٠٣٩، ٣١٠١، ٣٢٨١، ٦٢١٩، ٧١٧١؛ ابو داود: ٢٤٧٠،

صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں آپ ﷺ کی زیارت کو آئی رات کو۔ میں نے آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو۔ آپ ﷺ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہنچا دینے کو، میرا گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تھا، راہ میں انصار کے دو آدمی ملے، جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنبھل کر چلو، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔“ (ام المومنین) وہ دونوں بولے: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی گمان کر سکتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو)

۲٤۷۱ ، ٤۹۹٤؛ ابن ماجہ: ۱۷۷۹]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو، لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٦٨٠) عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَ تْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((يَجْرِيْ)).

[راجع: ٥٦٧٩]

علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی ﷺ کی بی بی نے اس کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دھاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں پھر کچھ مدت آپ ﷺ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں لوٹ جانے کو، نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے کو پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ پہنچتا ہے۔'' اور اس میں ''پھرنے'' کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْ اَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيْهَا وَاِلَّا وَرَآءَهُمْ.

باب: جو کوئی مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے، نہیں تو پیچھے بیٹھے۔

(٥٦٨١) عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ: فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ)).

[بخاری: ٦٦ ، ٤٧٤؛ ترمذی: ۲۷۲٤]

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے اتنے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایک چلا گیا وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال کہوں، ایک نے تو ٹھکانا لیا اللہ کے پاس، اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں گھسنے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔''

○ ○ ○ ○

(٥٦٨٢) عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کے ہم معنی

طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنٰى. [راجع:٥٦٨١]

روایت نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ تَحْرِيْمِ اِقَامَةِ الْاِنْسَانِ مِنْ مَوْضِعِهِ الْمُبَاحِ الَّذِيْ سَبَقَ اِلَيْهِ.

باب: کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھنے کی حرمت کے بیان میں۔

(٥٦٨٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ)).

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے“۔

فائدہ: نووی ؒ نے کہا: یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جائے وہی اس جگہ کا حق دار ہے اور دوسرے کو اس کا اٹھانا جائز نہیں اسی حدیث سے۔ مگر ہمارے اصحاب نے اس میں سے مستثنیٰ کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ معین ہو فتویٰ دینے کے لیے یا قرآن پڑھنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اس کا حق دار ہے اور دوسرے کو اس کی جگہ بیٹھنا درست نہیں۔ انتہیٰ۔ مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد میں کسی کی جگہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اس جگہ بیٹھ جائے تو اس کا اٹھانا درست نہیں اور یہی صحیح ہے۔

(٥٦٨٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)).

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹھائے اس کی جگہ سے پھر آپ اس جگہ نہ بیٹھے لیکن پھیل جاؤ اور جگہ دو“۔

(٥٦٨٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِي الْحَدِيْثِ: ((وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)) وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا.

[بخاري: ٩١١؛ ترمذي: ٢٧٤٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا: یہ جمعہ کا حکم ہے۔ انہوں نے کہا: جمعہ ہو یا اور کوئی دن۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٨٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْ مَجْلِسِهِ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ. [ترمذي: ٢٧٥٠]

عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔ پھر آپ اس جگہ بیٹھے، اور عبداللہ بن عمر ؓ کے لیے جب کوئی اپنی جگہ سے اٹھتا وہ اس جگہ نہ بیٹھتے (اگرچہ اس کی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ احتیاط تھی کہ شاید دل میں ناراض ہو)

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(٥٦٨٧) عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥٦٨٦]

معمر سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٨٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفَ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ: افْسَحُوا)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اس کی جگہ سے اٹھا کر آپ وہاں نہ بیٹھے لیکن یوں کہے پھیل جاؤ۔“

○ ○ ○ ○

بَابٌ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

باب: جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(٥٦٨٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ: ((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی تم سے کھڑا ہو (کسی حاجت کے لیے) اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا تھا پھر لوٹ کر آئے تو اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے“۔

○ ○ ○ ○

بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ الْأَجَانِبِ.

باب: زنانہ مخنث، اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے۔

(٥٦٩٠) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا: يَا عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ! إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. قَالَ: فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلْ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ)).

[بخاری: ٤٣٢٤، ٥٢٣٥، ٥٨٨٧؛ ابوداود: ٤٩٢٩؛ ابن ماجه: ١٩٠٢، ٢٦١٤]

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ایک مخنث ان کے پاس تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا: اے عبداللہ بن امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تم کو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتا دوں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار سلوٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ تمہارے پاس اندر نہ آیا کرے۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس مخنث کا نام ہیت یا ھیب تھا یا مانع اور پہلے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتیں ان لوگوں میں داخل کر کے جو کیرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی ہیں نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تئیں بنا دے یہ ملعون ہے۔ انتھی مختصراً۔

(٥٦٩١) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ: فَدَخَلَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتیں جن کو عورتوں سے غرض نہیں ہوتی (اور قرآن میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے

النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أَرَى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ.)) قَالَتْ: فَحَجَبُوْهُ.

[ابو داود: ٤١٠٥، ٤١٠٦]

جائز رکھا ہے) ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کرر ہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار سلوٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ سلوٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آئے۔“ پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْأَجْنَبِيَّةِ إِذَا أَعْيَتْ فِي الطَّرِيقِ.

باب: اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے۔

(٥٦٩٢) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ: فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَؤُنَتَهُ وَأَسُوسُهُ وَأَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ فَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ: وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ: فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوٰى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ: ((إِخْ إِخْ)) لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلَى رَأْسِكِ أَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ: قَالَتْ: حَتّٰى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي.

[بخاری: ٣١٥١، ٥٢٢٤]

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور ان کے پاس کچھ مال نہ تھا، نہ کوئی غلام تھا، نہ اور کچھ، صرف ایک گھوڑا تھا، میں ہی ان کے گھوڑے چراتی اور سارا کام گھوڑے کا سائیسی بھی کرتی، اور گٹھلیاں بھی کوٹتی ان کے اونٹ کے لیے اور چراتی بھی اس کو، اور پانی بھی پلاتی، اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی، لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی محبت کی باتیں کرتیں تھیں۔ اسماء نے کہا: میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی۔ اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل دور تھا۔ (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس انگل کا اور انگل چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لا رہی تھی راہ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے کئی صحابہ تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھانے کی بولی بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کر لیں مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم گٹھلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا: پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا، کپڑے دھونا، جانوروں کی خدمت کرنا، آٹا گوندھنا، یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئی ہیں، لیکن یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں۔ اس کا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے۔ واجب عورت پر صرف دو ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے، دوسرے خاوند کے گھر میں رہے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کبھی صرف بطور منفعت دی جاتی ہے تو اس کے فروخت کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پھینک دی جاویں جیسے گٹھلیاں چندیاں وغیرہ ان کا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی ہوئی تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ ﷺ کی۔ کیونکہ اسماء ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زبیر رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں گویا آپ ﷺ کے گھر والوں کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ انتہی مختصراً۔

(٥٦٩٣) عَنْ اَسْمَآءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَخْدُمُ الزُّبَيْرَ رضی اللہ عنہ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ اَسُوْسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهُ وَاَقُوْمُ عَلَيْهِ وَاَسُوْسُهُ قَالَ: ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ: كَفَتْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّيْ مَئُوْنَةً فَجَآءَ نِيْ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ. فَقَالَتْ: اِنِّيْ اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبَى ذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَ فِيْ ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَالَكَ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا دَارِيْ؟ فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ: مَالَكِ اَنْ تَمْنَعِيْ رَجُلًا فَقِيْرًا يَبِيْعُ؟ فَكَانَ يَبِيْعُ اِلٰى اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ وَثَمَنُهَا فِيْ حَجْرِيْ فَقَالَ هَبِيْهَا لِيْ فَقَالَتْ: اِنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا.

اسماء سے روایت ہے میں زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر کے کام کرتی، ان کا ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا۔ اس کے لیے میں گھاس لاتی، اس کی خدمت کرتی سائیسی کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی، رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے، آپ ﷺ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی، وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی، اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی، پھر میرے پاس ایک آدمی آیا، اور کہنے لگا: اے ام عبداللہ! میں ایک محتاج آدمی ہوں، میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہاری دیوار کے سائے میں دکان لگاؤں۔ میں نے کہا: اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زبیر خفا ہوں تو ایسا کر جب زبیر موجود ہوں ان کے سامنے مجھ سے کہو۔ وہ آیا اور کہنے لگا: اے ام عبداللہ! میں ایک محتاج آدمی ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تمہاری دیوار کے سایے میں دکان کروں۔ میں نے کہا: تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سوائے میرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی اسماء رضی اللہ عنہا کی زبیر کی زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیے) زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسماء رضی اللہ عنہا تم کو کیا ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے۔ پھر وہ دکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا۔ وہ لونڈی میں نے اس کے ہاتھ بیچ ڈالی۔ جس وقت زبیر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے۔ زبیر نے کہا: یہ پیسے مجھ کو ہبہ کر دو۔ میں نے کہا: یہ میں صدقہ دے چکی ہوں۔

بَابُ تَحْرِيْمِ مُنَاجَاتِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ.

باب: تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضا کے۔

(٥٦٩٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ)). [بخاري: ٦٢٨٨]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو سرگوشی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر“۔

فائدہ: یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں۔ اور بعض نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعض نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے۔ لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو ان میں سے کانا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں۔ (نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(٥٦٩٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٩٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ)). [بخاري: ٦٢٩٠]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو سرگوشی نہ کریں تیسرے کو جدا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے کہ اس کو رنج ہوگا“۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٩٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ)). [ابوداود: ٤٨٥١؛ ترمذي: ٢٨٢٥؛ ابن ماجه: ٣٧٧٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٦٩٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ. [راجع: ٥٦٩٧]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى.

باب: علاج، بیماری اور منتر کا بیان۔

(٥٦٩٩) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَآءٍ يَّشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ .

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ دعا آپ ﷺ پر پڑھتے: بسم اللہ اخیر تک یعنی ”اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ تم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچائے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ مخالف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جائیں گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ مخالف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جس کے معنی معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو وہ منتر مراد ہے۔ برا ہے اس لیے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں ہے بلکہ سنت ہے اور بعض نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال میں، لیکن یہ قول مختار نہیں ہے۔

(۵۷۰۰) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ جِبْرِیْلَ علیہ السلام اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ ؟ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.

[ترمذی: ۹۷۲؛ ابن ماجه: ۳۵۲۳]

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے محمد ﷺ! تم بیمار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: **بسم الله ارقيك** اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

(۵۷۰۱) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَيْنُ حَقٌّ)). [بخاری: ۵۷۴۰، ۵۹۴۴؛ ابوداود: ۳۸۷۹]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر کا لگ جانا سچ ہے۔''



(۵۷۰۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعَيْنُ حَقٌّ وَّلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا)).

[ترمذی: ۲۰۶۲]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر کا لگ جانا سچ ہے''۔ (یعنی نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں) ''جب تم سے کہا جائے غسل کرنے کو تو غسل کرو۔''

فائدہ۔ امام ابوعبداللہ مازری نے کہا: جمہور علما کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اس کا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارد ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے۔ اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنی بدنظر جس نے کی ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لائیں اس کو زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اس میں سے ایک چلو پانی لے کر کلی کرے اسی پیالہ میں پھر منہ دھوئے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لے کر داہنا پہنچا دھوئے، پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں کہنی دھوئے پھر داہنا پاؤں دھوئے پھر بایاں پاؤں اسی طرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کہنیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھوئے یہ سب اسی پیالہ میں اندر دھوئے پھر اپنی تہہ بند کا اندر کا کنارا لٹکا ہوا داہنی طرف کا دھوئے اور بعض نے کہا: اپنی شرمگاہ دھوئے پھر یہ پانی جس کو نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جائے۔ اس کی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جائے۔ کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعض کے نزدیک جبر نہ ہوگا۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اس کو حکم کرے اپنے گھر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گزر اس کو دے کیونکہ اس کا ضرر لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں جانے سے زیادہ ہے۔ انتہٰی مختصراً۔

بَابُ السِّحْرِ. باب: جادو کے بیان میں۔

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امام مازری نے کہا: اہل سنت اور جمہور علما کا قول یہ ہے کہ سحر سچ ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیا کی؛ اور بعض نے اس کا انکار کیا ہے اور جو باتیں سحر سے پیدا ہوتی ہیں ان کو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ'' وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور عورت میں۔'' (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞ گزشتہ سے پیوستہ) اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں ..... اس باب میں مذکور ہیں ان سے بھی یہی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے پھر اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے اور سحر کی تاثیر میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس کا اثر اتنا ہی ہے کہ جورو میں لڑائی ہو جاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اس کی بہت سی تاثیرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہیں اور ولی اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہیں ہوتی۔ اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں۔ اب اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اس کا اقرار کرے۔ تو اس پر قصاص واجب ہوگا۔ اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا انتہیٰ مختصراً۔

(۵۷۰۳) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَهُوْدِيٌّ مِنْ يَهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ: حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْئَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ؟ جَآءَ نِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوْبٌ: قَالَ مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ: فِيْ اَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ: فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَ: فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَآءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ قَالَ: ((لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ)).

[ابن ماجه: ۳۵۴۵]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ پر بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے وہ کام۔ ایک دن یا ایک رات آپ ﷺ نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا: ''عائشہ! تجھ کو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بتلا دیا جو میں نے اس سے پوچھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا۔ اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے) جو سر کے پاس بیٹھا تھا، اس نے دوسرے سے کہا: اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ وہ بولا: اس پر جادو ہوا ہے؟ اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ وہ بولا: لبید بن اعصم نے۔ پھر اس نے کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے۔ وہ بولا، کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بالے کے غلاف میں، اس نے کہا: یہ کہاں رکھا ہے؟ وہ بولا ذی اروان کے کنوئیں میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! اللہ کی قسم اس کنوئیں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کو جلا کیوں نہیں دیا (یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا۔ میں نے جو حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔''

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ نا کردہ کام کو حضرت جانتے میں کر چکا' اور بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ بیبیوں سے صحبت نہ کر سکتے۔ چنانچہ ایک روز حضرت ﷺ میرے پاس تھے' اپنی صحت کی اللہ سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی۔ ایک روایت میں ہے میں نے کہا: یا حضرت! اس جادوگر یہودی کو سزا دیجیے اور شہر سے نکلوا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھ کو صحت دی۔ اب میں کیوں فساد کھڑا کروں اور شور و غل مچاؤں۔'' حضرت ﷺ پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت ﷺ کے معجزے دیکھ کر آپ کو جادوگر کہتے اور مشہور یوں ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلتا جب آپ ﷺ پر جادو کا اثر ہوا ان کے نزدیک بھی آپ ﷺ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا۔ تحفة الاخیار۔

(٥٧٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ اَبُوْ كُرَيْبٍ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيْهِ: فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَأَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ: اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ)).

[بخاری: ٥٧٦٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ السَّمِّ .

باب: زہر کا بیان۔

(٥٧٠٥) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ قَالَ: ((مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ.)) قَالَ اَوْ قَالَ: ((عَلَيَّ)) قَالَ قَالُوْا: اَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[بخاری: ٢٦١٧؛ ابوداؤد: ٤٥٠٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لے کر آئی۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر وہ عورت آپ ﷺ کے پاس لائی گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ تو نے کیا کیا؟ وہ بولی: میں چاہتی تھی آپ ﷺ کا مار ڈالنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں۔'' (کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اس کو قتل کریں یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' (یہ آپ ﷺ کا رحم تھا اس عورت پر۔ اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آپ ﷺ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا: میں ہمیشہ اس زہر کا اثر آپ ﷺ کے کوے میں پاتا۔

فائدہ: یعنی نشان اس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا۔ اس میں آپ ﷺ کے کئی معجزے ہیں، ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمادیا کہ اس میں زہر ہے۔ یہ بھی معجزہ ہے، ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے کہہ دیا' یہ بھی معجزہ ہے۔ یہ عورت مردودہ زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کی لڑائی میں مارا، ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تھا انہوں نے اس خبیثہ عورت کو قتل کیا لعنة اللہ علیہا (نووی رحمہ اللہ)

(٥٧٠٦) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِیْ لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ خَالِدٍ.

[راجع: ٥٧٠٥]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ.

باب: بیمار پر منتر پڑھنا۔

(٥٧٠٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) فَلَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ لِاَ صْنَعَ بِهٖ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ يَدِیْ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِیْ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی)) قَالَتْ: فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قَضٰى.

[بخاری: ٥٦٧٥، ٥٧٤٣، ٥٧٥٠]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب ہم سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے پھر فرماتے.... اَذْهِبِ الباس اخیر تک۔ یعنی دور کردے بیماری کو اے مالک لوگوں کے اور تندرستی دے تو شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی بیماری سخت ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ ﷺ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا پھر فرمایا: ”یا اللہ بخش دے مجھ کو اور مجھ کو بلند رفیق کے ساتھ کر۔“ (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ ﷺ کا کام ہو گیا تھا (یعنی وفات پائی۔ آپ ﷺ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلایا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٧٠٨) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ فِیْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ: مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ قَالَ وَفِیْ حَدِيْثِ الثَّوْرِیِّ: مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَقَالَ فِیْ عَقِبِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِنَحْوِهٖ. [راجع: ٥٧٠٧]

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٠٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَقُوْلُ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو فرماتے تھے: ”اَذْهِبِ الْبَاْسَ اخیر تک۔

رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)).

[راجع: ۵۷۰۷]

(۵۷۱۰) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَى الْمَرِيْضَ يَدْعُوْ لَهٗ قَالَ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.)) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَالَهٗ وَقَالَ: ((وَاَنْتَ الشَّافِيْ)). [راجع: ۵۷۰۷]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۵۷۱۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَجَرِيْرٍ.

[راجع: ۵۷۰۷]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تھے ابی عوانہ اور جریر کی حدیث کی طرح۔

(۵۷۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْقِيْ بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَآءُ وَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ یہ منتر پڑھا کرتے۔ اذهب البأس رب الناس۔ اخیر تک۔

(۵۷۱۳) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ بِالْمَعَوِّذَاتِ وَالنَّفْثِ.

باب: مریض کو معوذات کے ساتھ دم کرنے کے بیان میں۔

(۵۷۱۴) عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُهٗ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِيْ وَفِيْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ: بِمُعَوِّذَاتٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر پھونکتے پھر جب آپ ﷺ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس میں وفات پائی تو میں آپ ﷺ پر پھونکتی اور آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی کیونکہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: دعا پڑھ کر پھونکنا آہستہ سے درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب رکھا ہے اس کو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعض نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا ہے لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جس میں کچھ تھوک بھی نکلے اور آہستہ پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے۔

(۵۷۱۵). عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ جب بیمار ہوتے تو

كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا. [بخاری: ٥٠١٦؛ ابوداود: ٣٩٠٢؛ ابن ماجه: ٣٥٢٩]

اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے۔ جب بہت بیمار ہوئے تو میں پڑھتی اور آپ ﷺ ہی کا ہاتھ آپ ﷺ پر پھیرتی برکت کی امید سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٦) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ: رَجَاءَ بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ. [بخاری: ٤٤٣٩، ٥٧٣٥، ٥٧٥١]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٧) عَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الرُّقْيَةِ؟ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ. [بخاری: ٥٧٤١]

ابن اسود عن ابیہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا منتر کے متعلق۔ انہوں نے کہا: اجازت دی رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی (جیسے سانپ یا بچھو کے لیے)۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٨) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ. [ابن ماجه: ٣٥١٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧١٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا ـ وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ـ ((بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا)) قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ((يُشْفَى سَقِيمُنَا)) وَقَالَ زُهَيْرٌ ((لِيُشْفَى سَقِيمُنَا)). [بخاری: ٥٧٤٥، ٥٧٤٦؛ ابوداود: ٣٨٩٥؛ ابن ماجه: ٣٥٢١]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے: "بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا" (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے شفا پائے گا ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے حکم سے)۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

باب: نظر بد اور پھنسی، اور زہر وغیرہ کے دم

وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ.

کرنے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔

(٥٧٢٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا اَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

[بخاری: ٥٧٣٨؛ ابن ماجه: ٣٥١٤]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ حکم دیتے دم کرنے کا نظر بد سے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢١) عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[راجع: ٥٧٢٠]

مسعر سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِيْ اَنْ اَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ.

[راجع: ٥٧٢٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٣) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الرُّقٰى قَالَ: رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.

[ترمذی: ٢٠٥٦، ٢٠٥٧؛ ابن ماجه: ٣٥١٦]

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، دم کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر بد کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ: يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حَارِثٍ. [راجع: ٥٧٢٣]

رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے دم کی نظر بد اور ڈنگ (زہر) اور نملہ کے لیے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٥) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَاٰى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ: ((بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوْا لَهَا)) يَعْنِيْ بِوَجْهِهَا صُفْرَةً. [بخاری: ٥٧٣٩]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکی کو دیکھا ان کے گھر میں جس کے منہ پر جھائیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو نظر لگی ہے اس کو دم کرو۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٢٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِآلِ حَزْمٍ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: ((مَالِيْ اَرٰى اَجْسَامَ بَنِيْ اَخِيْ ضَارِعَةً تُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ)) قَالَتْ: لَا وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ اِلَيْهِمْ قَالَ: ((اِرْقِيْهِمْ)) قَالَتْ: فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((اِرْقِيْهِمْ)).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی، حزم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی۔ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کیا سبب ہے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابوطالب کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں۔'' اسماء نے کہا: نہیں ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دم کر۔'' میں نے ایک دم آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کر۔''

(٥٧٢٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: اَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِيْ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں

عَمْرٍو قَالَ اَبُوالزُّبَيْرِ : وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : لَدَغَتْ رَجُلًا مِّنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَرْقِيْ؟ قَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ)).

سے بچھو نے کاٹا۔ ہم اس وقت بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بولا: یارسول اللہ ﷺ میں منتر کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ پہنچا دے''۔



(٥٧٢٨) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَرْقِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَلَمْ يَقُلْ : اَرْقِيْ .

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٧٢٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ لِيْ خَالٌ يَّرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَاَنَا اَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ)). [ابن ماجه: ٣٥١٥]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میرا ماموں بچھو کا منتر کرتا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے منتروں سے منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچائے''۔



(٥٧٣٠) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ. [راجع: ٥٧٢٩]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔



(٥٧٣١) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَآءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ: فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا اَرٰى بَاْسًا مَّنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ)). [راجع: ٥٧٢٩]

اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ ﷺ کو بتلایا، آپ ﷺ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔



بَابُ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ

باب: جس دم کے کلمات میں شرک نہ ہو اس کے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہ ہونے کے بیان میں۔

(٥٧٣٢) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کیا فرماتے

اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ((اَعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ)). [ابوداود: ٣٨٨٦]

ہیں اس میں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو''۔



بَابُ جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَالْاَذْكَارِ .

باب: قرآن یا دعا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے۔

(٥٧٣٣) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوْا فِيْ سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ رَاقٍ؟ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيْغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ: حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: ((وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((خُذُوْا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ)).

[بخاري: ٢٢٧٦، ٥٧٣٦، ٥٧٤٩؛ ابوداود: ٣٩٠٠، ٣٤١٨؛ ترمذی: ٢٠٦٣، ٢٠٦٤؛ ابن ماجه: ٢١٥٦، 2157]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گزرے اور ان سے دعوت چاہی۔انہوں نے دعوت نہ کی۔وہ کہنے لگے: تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے۔ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا تھا۔صحابہ میں سے ایک شخص بولا: ہاں مجھ کو منتر آتا ہے۔پھر اس نے سورۂ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا اور ایک گلہ بکریوں کا دیا، اس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں، پھر آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا اور کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے کچھ منتر نہیں کیا ہے سوائے سورۂ فاتحہ کے۔آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: ''تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے۔'' پھر فرمایا: ''وہ گلہ بکریوں کا لے لے اور ایک حصہ میرے لیے بھی اپنے ساتھ لگانا۔''



(٥٧٣٤) عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَجَعَلَ يَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَاَ الرَّجُلُ. [راجع: ٥٧٣٣]

ابو بشر سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ وہ شخص سورۂ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

(٥٧٣٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک منزل میں اترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھونے) کاٹا ہے۔تم میں سے کوئی منتر جانتا ہے۔ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے۔پھر اس نے منتر

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً؟ فَقَالَ: مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ: فَقُلْتُ: لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ أَقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ)). [بخاری: ٥٠٠٧؛ ابوداود: ٣٤١٩]

کیا سورۂ فاتحہ کا، وہ اچھا ہو گیا، ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ پلایا۔ ہم نے کہا: کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے، وہ بولا میں نے تو سورۂ فاتحہ کا منتر کیا ہے۔ میں نے کہا: ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ جائیں، پھر ہم آپ ﷺ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ منتر ہے، بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔“

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اسی طرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت لینا درست ہے۔ امام شافعی، مالک اور اسحٰق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے۔ البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا: میرا حصہ بھی لگاؤ یہ ان کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث میں گزرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے والے کا حق تھیں لیکن آپ ﷺ نے تبرعاً و مروتاً سب ساتھیوں کا اس میں حصہ کر دیا۔

(٥٧٣٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَأْبِنُهُ بِرُقْيَةٍ. [راجع: ٥٧٣٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے۔

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهِ عَلَى مَوْضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ.

باب: دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا۔

(٥٧٣٧) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)). [ابوداود: ٣٨٩١؛ ترمذی: ٢٠٨٠؛ ابن ماجه: ٣٥٢٢]

عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا تھا جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور کہو: بسم اللہ تین بار۔ اس کے بعد سات بار یہ کہو:- أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ۔ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی برائی سے اس چیز کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ.

باب: نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں۔

(٥٧٣٨) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا

أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَقِرَاءَ تِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ: خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ.

رسول اللہ! شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک۔“ (نماز کے اندر ہی) عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔



(۵۷۳۹) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ نُوْحٍ ثَلَاثًا.

حضرت عثمان بن ابی العاص نبی کریم ﷺ کے پاس آئے پھر اسی طرح ذکر کیا اور سالم بن نوح کی حدیث میں تین بار کا ذکر نہیں ہے۔



(۵۷۴۰) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ.

حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔



بَابٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَآءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِيْ.

باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے۔

(۵۷۴۱) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيْبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے“۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہ مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علما کی دلیل یہ ہے کہ وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہے جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافروں سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانے کا، حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے۔ انتہی۔

(۵۷۴۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فِيْهِ شِفَاءً)).

[بخاری: ۵۶۸۳، ۵۷۰۲، ۵۷۰۴، ۵۶۹۷]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے عیادت کی مقنع کی پھر کہا: میں نہیں ٹھہروں گا جب تک تم پچھنے نہ لگاؤ، کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”بے شک اس میں شفا ہے۔“



(۵۷۴۳) عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: جَآءَ نَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِيْ أَهْلِنَا

عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے، جابر بن عبداللہ انصاری ہمارے گھر آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنی قرحہ پڑ گیا تھا) جابر رضی اللہ عنہ نے

وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهٖ اَوْ جِرَاحًا فَقَالَ: مَا تَشْتَكِيْ؟ قَالَ: خُرَاجٌ بِيْ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ: يَاغُلَامُ! اِئْتِنِيْ بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهٗ: مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ؟ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اُرِيْدُ اَنْ اُعَلِّقَ فِيْهِ مِحْجَمًا قَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيْبُنِيْ اَوْ يُصِيْبُنِيْ الثَّوْبُ فَيُؤْذِيْنِيْ وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَاٰى تَبَرُّمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْلَذْعَةٍ بِنَارٍ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ)). قَالَ: فَجَآءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ.

پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے؟ وہ بولا: ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے غلام! ایک پچھنے لگانے والے کو لے آ۔ وہ بولا: پچھنے والے کا کیا کام ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا: قسم اللہ کی مکھیاں مجھ کو ستائیں گی اور کپڑا لگے گا تو تکلیف ہوگی مجھ کو اور سخت گزرے گا مجھ پر۔ جب جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا ہے پچھنے لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو تین ہی دوائیاں ہیں ایک تو پچھنا لگانا' دوسرے شہد کا ایک گھونٹ' تیسرے انگارے جلانا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا'' راوی نے کہا: پھر پچھنے لگانے والا آیا اور پچھنے لگائے اس کو، تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

[راجع: ٥٧٤٢]

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی۔ اگر دموی ہیں تو ان کا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کسی دوا سے فائدہ نہ ہو۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٧٤٤) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَّحْجُمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَّمْ يَحْتَلِمْ.

[ابو داود: ٤١٠٥؛ ابن ماجه: ٣٤٨٠]

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگانے کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ابو طیبہ کو ان کے پچھنے لگانے کا۔ راوی نے کہا: ابو طیبہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پردہ ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے)

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ.

[ابو داود: ٣٨٦٤؛ ابن ماجه: ٣٤٩٣]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا اس نے ایک رگ کاٹی (یعنی فصد لی) پھر داغ دیا اس پر۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٦) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ: فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا. [راجع: ٥٧٤٥]

حضرت اعمش سے روایت ہے اور اس میں رگ کاٹنے کا ذکر نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رُمِيَ اُبَيٌّ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهِ قَالَ: فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. [راجع: ٥٧٤٥]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ابی بن کعب کو احزاب کی جنگ میں ایک تیر لگا تو انکے رسول اللہ ﷺ نے داغ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٨) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ فِيْ اَكْحَلِهِ قَالَ: فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ.

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو الاکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ ﷺ نے داغ دیا ان کو تیر کے پھل سے اپنے ہاتھ سے' ان کا ہاتھ سوج گیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ داغ دیا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٤٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ. [راجع: ٢٨٨٥، ٤٠٤١]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانے والے کو مزدوری دی۔ آپ ﷺ نے ناک میں بھی دوا ڈالی (یعنی ناس لی)۔

(٥٧٥٠) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهٗ. [بخاری: ٢٢٨٠]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگائے اور آپ ﷺ کسی کی مزدوری نہ رکھتے تھے (یعنی دے دیتے تھے تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی)۔

(٥٧٥١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)). [بخاری: ٣٢٦٤]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)). [ابن ماجه: ٣٤٧٢]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَآءِ)). [بخاری: ٥٧٢٣]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَآءِ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس حدیث میں پانی سے ٹھنڈا کرنے کی بجائے جہنم کی گرمی کو پانی سے بجھانے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٥٥) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

بِالْمَآءِ)). [ابن ماجه:٣٤٧١]

(٥٧٥٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

[ترمذی:٢٠٧٤]

(٥٧٥٧) عَنْ اَسْمَآءَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَآءِ فَتَصُبُّهُ فِيْ جَيْبِهَا وَتَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)) وَقَالَ: ((اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)). [بخاری:٥٧٢٤]

اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس جب کوئی عورت بخار والی لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔“ اور فرمایا: ”بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔“

(٥٧٥٨) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَآءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ: ((اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.)) قَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ: قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا [الْإِسْنَادِ]. [راجع:٥٧٥٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٧٥٩) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَآءِ)). [بخاری: ٣٢٦٢، ٥٧٢٦؛ ترمذی: ٢٠٧٣؛ ابن ماجه: ٣٤٧٣]

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔“

(٥٧٦٠) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَآءِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْبَكْرٍ ((عَنْكُمْ)) وَقَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ. [راجع:٥٧٥٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث پر بعض ملحد اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہلانے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرانے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤں دھونے سے اور اطبا متفق ہیں اس امر پر کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلائیں۔ ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پڑتی ہے۔ کیا معنی کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بیمار کے حلق سے نیچے اترتے ہیں اس کو تسکین ہوتی جاتی ہے۔ اس صورت میں ملحدوں کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہیں۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّدَاوِي بِاللَّدُوْدِ .

(٥٧٦١) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ : لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهٖ فَاَشَارَ اَنْ لَا تَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا : كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ : ((لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ رضي الله عنه فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ)).

[بخاری: ٤٤٥٨، ٥٧٠٩، ٥٧١٠، ٥٧١١، ٦٨٨٦، ٦٨٩٧]

باب: منہ میں دوا ڈالنے کی کراہت کا بیان۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی آپ ﷺ کی بیماری میں، آپ ﷺ نے اشارہ سے فرمایا: ”میرے منہ میں دوا مت ڈالو“۔ ہم لوگوں نے آپس میں کہا: آپ ﷺ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں (تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں) جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے۔“ (یہ سزا دی آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ ﷺ کا حکم نہ مانا)۔



بَابُ التَّدَاوِيْ بِالْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ .

(٥٧٦٢) عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُكَاشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهٗ. [راجع: ٦٦٥، ٦٦٧]

(٥٧٦٣) قَالَتْ: وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِّيْ قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ: ((عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)).

باب: عود ہندی کے ذریعے علاج کرنے کے بیان میں۔

ام قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تھیں۔ انہوں نے کہا: میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا، اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔

حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں ایک بچے کو آپ ﷺ کے پاس لے گئی، جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (انگلی سے) غدرہ کی بیماری میں (غدرہ حلق کا ورم ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے۔ تم لازم کرلو عود ہندی (کوٹ) کو۔ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (پانجر کی) اور اس کی ناس غدرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اس کا منہ میں لگانا فائدہ دیتا ہے۔“

فائدہ: عود ہندی کو عربی میں قسط ہند کہتے ہیں اور ہندی میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سر درد کو اس کا ضماد فائدہ دیتا ہے۔ ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: جن لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا تھا ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ بلغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط مدر ہے حیض کا، بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جائے اور چھائیں کو دور کرتا ہے اس کے علاوہ اور بہت سے فائدے ہیں۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٧٦٤) عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضي الله عنها

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ مہاجرات کی پہلی عورتوں میں سے

وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ ابْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ـ قَالَ يُوْنُسُ: أَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ بِهِ عُذْرَةٌ ـ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْإِعْلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ)). [بخاری: ۵۶۹۲، ۵۷۱۳؛ ابو داود: ۳۸۷۷؛ ابن ماجہ: ۳۴۶۲]

تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اپنا ایک بچہ لے کر جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے انہوں نے اس کا حلق دبایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (انگلی یا لکڑی سے یا گھیرنی سے چرغہ کے) تم عود ہندی یعنی قسط کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۵۷۶۵) قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا.

عبیداللہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اسی بچے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّدَاوِيْ بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ .

باب: سیاہ دانے (کلونجی) سے علاج کا بیان۔

(۵۷۶۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ)) وَالسَّامُ: الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ . [بخاری: ۵۶۸۸؛ ترمذی: ۲۰۴۱؛ ابن ماجہ: ۳۴۴۷]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوائے موت کے۔'' اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہی ٹھیک ہے اور بعض کہتے ہیں: رائی مراد ہے اور بعض نے کہا: بطم مراد ہے۔ کلونجی کی تعریف اطبا نے بھی بہت کی ہے اور بے شک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں۔

(۵۷۶۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَيُوْنُسَ: الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلْ: الشُّوْنِيْزُ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس حدیث میں کلونجی کا ذکر نہیں ہے صرف کالے دانے کا بیان ہوا ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٦٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ دَآءٍ اِلَّا فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ)).

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ.

باب: تلبینہ کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے۔

(٥٧٦٩) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَامَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَآءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِّنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ)).

[بخاری: ٥٤١٧، ٥٦٨٩؛ ترمذی: ٢٠٣٩]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' جب ان کے گھر میں کوئی مرجاتا تو عورتیں جمع ہوتیں، پھر چلی جاتیں، صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے، اس وقت وہ حکم کرتیں ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ بھوسی یا آٹے کا کبھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکتا اس کے بعد ثرید تیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اس پر ڈال دیتیں پھر وہ کہتیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ التَّدَاوِیْ بِسَقْیِ الْعَسَلِ.

باب: شہد کو بطور دوا استعمال کرنے کا بیان۔

(٥٧٧٠) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْقِهٖ عَسَلًا)) فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ: اِنِّیْ سَقَيْتُهٗ [عَسَلًا] فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَآءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: ((اسْقِهٖ عَسَلًا)) فَقَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ)) فَسَقَاهُ فَبَرَاَ.

[بخاری: ٥٦٨٤، ٥٧١٦؛ ترمذی: ٢٠٨٤]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا' میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو شہد پلا دے۔'' اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا: شہد پلانے سے دست اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر بھی فرمایا کہ شہد پلا دے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا: میں نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔'' پھر اس نے شہد پلایا وہ اچھا ہو گیا۔

فائدہ: شہد میں بالخاصیت شفا ہے خود قرآن مجید میں اس کو ﴿شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے اسی واسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہو گئے، یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لیے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹا کہیں تو ہم (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۞۞ گزشتہ سے پیوستہ) طبیبوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے۔ (نووی رحمۃ اللہ مع زیادہ)

(٥٧٧١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّ اَخِیْ عَرِبَ بَطْنُهٗ فَقَالَ لَهٗ: ((اِسْقِهٖ عَسَلًا)) بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَةَ. [راجع: ٥٧٧٠]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطَّاعُوْنِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ وَنَحْوِهَا.

باب: طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان۔

(٥٧٧٢) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الطَّاعُوْنِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ [اَوْ عَذَابٌ] اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ)) وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ: ((لَا یُخْرِجُكُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ)). [بخاری: ٣٤٧٣، ٦٩٧٤؛ ترمذی: ١٠٦٥]

عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا: تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں۔ اسامہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے۔“

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ نے کہا: طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا انگلیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم، درد، سوزش، خفقان اور قے لازم ہے۔ خلیل نے کہا: وبا بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وبا ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وباوہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمودار ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں شام میں نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جس کو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اس کا بیان مقدمہ کتاب میں گزرا۔ اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں کے لیے رحمت اور شہادت ہے۔ صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو طاعون میں صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بھاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسہ کرے۔ اس کو شہید کا ثواب ملتا ہے اور طاعون کے ڈر سے بھاگنا منع ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے اور بعض لوگوں نے طاعون سے بھاگنا اور جہاں طاعون نہ ہو وہاں جانا درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر۔ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور مسروق اور اسود بن ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بھاگے۔ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اس عذاب سے بھاگو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں پر۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے۔ اور ان لوگوں نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والا بھاگنے کی وجہ سے بچ گیا (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۞۞)

(گزشتہ سے پیوستہ) اور وہ ایسے ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بھاگنے والے کے لیے۔ مقیم کے لیے تو اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں نہ بھاگا اس وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والے کے لیے اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں بھاگا اس وجہ سے بچا اور یہی مذہب صحیح ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے بھاگنا دونوں منع ہیں اور حدیث میں یہ امر صاف موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی رحمہ اللہ)۔ مترجم کہتا ہے: طاعون یا وبا سے بھاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی، اس لیے کہ سبب موت کچھ طاعون میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بے شمار ہیں کہ انسان ان سے بچ نہیں سکتا اور موت تو انسان کی ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ حکمانے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق مائت پھر جو چیز ہماری ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قُلْ لَّنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ ”کہہ دو اے محمد ﷺ موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دے گا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جئیں گے پھر آخر مرنا ہے۔“ عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیری نہ ہوگی اور موت اسی طرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی کاٹ دینا ضروری ہے اور موت کے لیے تیار رہنا عین عقل اور شعور ہے۔

(٥٧٧٣) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطَّاعُوْنُ اٰيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ نَاسًا مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا سَمِعْتُمْ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ.)) هٰذَا حَدِيْثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهٗ. [راجع: ٥٧٧٢]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو آزمایا۔ پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔“



(٥٧٧٤) عَنْ اُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا)). [راجع: ٥٧٧٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٧٧٥) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُوْنِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوْا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا عَلَيْهِ وَاِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا)). [راجع: ٥٧٧٢]

عامر بن سعد سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا طاعون کے متعلق اسامہ نے کہا: میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٧٧٦) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِإِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع: ٥٧٧٢]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٧٧) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ)). [راجع: ٥٧٧٢]

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جائے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔''

○ ○ ○ ○

(٥٧٧٨) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُوْنُسَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ. [راجع: ٥٧٧٢]

زہری اس سند کے ساتھ یونس کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٧٩) عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَبَلَغَنِيْ اَنَّ الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ لِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكَ اَنَّهُ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا)). قَالَ قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالُوْا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ: فَاَتَيْتُهُ فَقَالُوْا: غَائِبٌ فَقَالَ: فَلَقِيْتُ اَخَاهُ اِبْرٰهِيْمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: شَهِدْتُ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ وَّعَذَابٌ اَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ اُنَاسٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكُمْ اَنَّهُ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا.)) قَالَ حَبِيْبٌ: فَقُلْتُ لِاِبْرٰهِيْمَ اَنْتَ سَمِعْتَ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ؟ قَالَ: نَعَمْ. [بخاري: ٥٧٦٧]

حبیب سے روایت ہے، ہم مدینہ میں تھے مجھ کو خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطا بن یسار اور دوسرے لوگوں نے مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی ملک میں طاعون نمودار ہونے کی تو وہاں مت جا۔'' میں نے کہا کہ یہ حدیث تم نے کس سے سنی۔ انہوں نے کہا: عامر بن سعد سے، میں ان کے پاس گیا، لوگوں نے کہا: وہ نہیں ہیں، میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا، ان سے پوچھا: انہوں نے کہا: میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے۔ ''یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔'' حبیب نے کہا: میں نے ابراہیم سے پوچھا: تم نے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انہوں نے انکار نہیں کیا؟ ابراہیم نے کہا: ہاں میں نے سنا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٠) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ

شعبہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے لیکن اس حدیث میں عطاء بن

لَمْ يَذْكُرْ: قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيْثِ. [راجع: ٥٧٧٩]

یسار کا قصہ نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨١) عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہم قَالُوْا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ. [راجع: ٥٧٧٩]

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٢) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ رضی اللہ عنہما جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٥٧٧٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٣) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع: ٥٧٧٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٨٤) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغٍ لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ رضی اللہ عنہم فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ.

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے، جب سرغ میں پہنچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) ان سے ملاقات کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہیں فلسطین، اردن، دمشق، حمص اور قنسرین) ابوعبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا نمودار ہوئی ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الْوَبَاءِ قَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ: اُدْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں قبلہ کی طرف نماز پڑھی) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے ان کو بلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا پھیلی ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا: آپ کے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلوں میں باقی رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کا وبائی ملک میں لے جانا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا: انصار کے لوگوں کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلایا انہوں

فَسَلَكُوا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ: ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُّهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا: نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ: فَنَادٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاصْبِحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ: اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ! ـ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهٗ ـ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِيْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِيْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ.)) قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ثُمَّ انْصَرَفَ .

[بخاری: ۵۷۲۹؛ ابوداود: ۳۱۰۳]

نے مشورہ لیا ان سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہیں کی طرح اختلاف کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا: اب قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو بلایا۔ ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کہا: ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیے اور وبا کے سامنے ان کو نہ کیجیے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی کروا دی لوگوں میں۔ میں صبح کو اونٹ پر سوار ہوں گا (اور مدینہ لوٹوں گا) یہ سن کر صبح لوگ بھی سوار ہوئے۔ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تقدیر سے بھاگتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش یہ بات کوئی اور کہتا۔ (یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ برا جانتے تھے ان کے خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف۔ کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب کنارے میں چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا۔ (مطلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں بلکہ اس کا فعل قابل تعریف ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے) اتنے میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں۔'' یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا' توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے۔ مگر جب بلا آ جائے اس وقت صبر' سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

(۵۷۸۵) عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ

حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ اَيْضًا: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهُ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا قَالَ: فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ: هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ: هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [راجع:٥٧٨٤]

سے کہا: کیا تو سمجھتا ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ میں چرا دے اور اچھا کنارہ چھوڑ دے تو تو اس پر الزام دے گا۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو چلو پھر وہ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ جگہ ہے یا منزل ہے اگر اللہ چاہے۔



(٥٧٨٦) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ: عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ. [راجع: ٥٧٨٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



(٥٧٨٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَآءَ سَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ.)) فَرَجَعَ عُمَرُ [بْنُ الْخَطَّابِ] رضی اللہ عنہ مِنْ سَرْغَ. وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. [بخاری: ٥٧٣٠، ٦٩٧٣]

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے جب سرغ میں پہنچے ان کو خبر آئی شام میں وبا پھیلنے کی۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہاں ہو تو مت نکلو وبا سے بھاگ کر۔" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے لوٹ آئے۔ ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی حدیث سن کر۔



بَابُ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ وَلَا يُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ.

باب: بیماری لگ جانا اور بدشگونی، ہامہ، صفر اور نوء غول یہ سب لغو ہیں، اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں۔

(٥٧٨٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ.)) فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں، تو ایک گنوار بولا: یا رسول اللہ اونٹوں کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن

فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِى الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِىْءُ الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا ؟ قَالَ: ((فَمَنْ اَعْدٰى الْاَوَّلَ؟)).

پھر ایک خارشی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشی کیا۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: دوسری روایات میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لے جائیں اور ان دونوں حدیثوں میں جمع یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کی جس حدیث میں نفی کی ہے اس سے مراد نفی ہے اس اعتقاد کی جو جاہلیت والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الٰہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہے اس کو نہ کرنا چاہیے اور بعض نے کہا: دوسری حدیث منسوخ ہے لاعدویٰ کی حدیث سے اور یہ غلط ہے اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک مؤخر کرتے تھے یعنی یہ غلط ہے۔ یا صفر کو پیٹ کا ایک کیڑا سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد باطل اور غلط ہیں۔ یا صفر کو منحوس جانتے ہوں گے جیسے اب بھی جاہل اور بیوقوف صفر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اس کو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بن جاتی ہے۔ انتہٰی مختصراً مع زیادۃ۔

(٥٧٨٩) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)) فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ. [بخاری:٥٧١٧]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٩٠) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى)) فَقَامَ اَعْرَابِىٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِى السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اُخْتِ نَمِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَ لَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ)). [بخاری: ٥٧٧٣]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٧٩١) عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ ((لَا عَدْوٰى)) وَيُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ)).

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری نہیں لگتی“ اور ابوسلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس“۔

قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ: كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَمَتَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهٖ: ((لَا عَدْوٰى)) وَاَقَامَ عَلٰى اَنْ ((لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے پھر بعد اس کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے

عَلٰى مُصِحٍّ)) قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ -وَهُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ- قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُكَ یَآ اَبَا اَبُو هُرَیْرَةَ! تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِیْثِ حَدِیْثًا اٰخَرَقَدْ سَكَتَّ عَنْهُ کُنْتَ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰی)) فَاَبٰی اَبُوْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنْ یَّعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ: ((لَا یُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ)) فَمَا رَاٰهُ الْحَارِثُ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِیَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ: اَتَدْرِیْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ: لَا قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اِنِّیْ قُلْتُ: اَبَیْتُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ: وَ لَعَمْرِیْ لَقَدْ کَانَ اَبُوْهُرَیْرَةَ یُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰی)) فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَوْنَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَیْنِ الْاٰخَرَ .

چچازاد بھائی تھے ان سے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے، وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیماری نہیں لگتی'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا۔ البتہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''نہ لایا جائے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔'' حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غصے ہوئے انہوں نے حبش کی زبان میں کچھ کہا پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا۔ حارث نے کہا نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔ ابوسلمہ نے کہا: میری عمر کی قسم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیماری لگنا کوئی چیز نہیں'' پھر معلوم نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجھا۔

فائدہ: لفظی ترجمہ یہ ہے کہ نہ لائے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ والے پر یعنی تندرست اونٹوں کے اندر، لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: حدیث کا راوی اگر حدیث کو بھول جائے تو اس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ سائب بن یزید اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے کہ ''بیماری لگنا کوئی چیز نہیں'' پھر اس کے ثبوت میں کیا شک ہے۔

(۵۷۹۲) عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰی)) وَیُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ((لَا یُوْرَدُ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ)) بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ.

[راجع: ۵۷۸۹، ۵۷۹۱]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۷۹۳) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

[بخاری: ۵۷۷۳]

زہری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۷۹٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَ لَا صَفَرَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوء ہے نہ صفر۔''

فائدہ: نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ستارے کے طلوع اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ بارش اسی سے برستی ہے جیسے ہند کے لوگ نچھتر سے بارش سمجھتے ہیں اور بعض نے کہا: نوء سے چاند کی منزل مراد ہے۔ غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا، بارش کا برسنا اللہ کی رحمت اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا۔

(٥٧٩٥) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا غُوْلَ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے۔“

فائدہ: جیسے عوام کہتے ہیں جنگل میں شیطان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں رات کو چراغوں کی طرح چمکتے ہیں، مسافر کو راہ بتلا دیتے ہیں، مار ڈالتے ہیں، یہ سب غلط ہے غول وول کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے۔ اور جنگل میں جو بعض وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور ہڈیوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے، اس لیے قبرستان میں اس قسم کی روشنی اکثر دکھائی دیتی ہے۔ اور بعض نے کہا: حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے اس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورت میں بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہیں سکتا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غولوں کا زور ہو تو اذان دو اور ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میری کھجور کو غول آ کر کھالیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے۔ واللہ اعلم (نووی مع زیادہ)

(٥٧٩٦) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا عَدْوٰى وَلَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ)).

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔“

(٥٧٩٧) عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ: اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ)) وَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ: اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهٗ: وَلَا صَفَرَ: فَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: الصَّفَرُ الْبَطْنُ وَقِيْلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ؟ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: [اِنَّهَا] دَوَآبُّ الْبَطْنِ قَالَ: وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُوْلَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ: هٰذِهِ الْغُوْلُ الَّتِیْ تَغَوَّلُ.

ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا جابر رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”بیماری کا لگنا کچھ نہیں، صفر کچھ نہیں، غول کچھ نہیں“۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا، وہ کہتے تھے جابر نے و لا صفر کی تفسیر کی۔ ابوالزبیر نے کہا: صفر پیٹ کو کہتے ہیں۔ جابر سے کہا گیا: کیونکر؟ انہوں نے کہا: لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی۔ ابوزبیر نے کہا: غول یہی جو ہلاک کرتا ہے مسافر کو۔

○ ○ ○ ○

بَابُ الطِّيَرَةِ وَالْفَأْلِ وَمَا يَكُوْنُ فِيْهِ الشُّؤْمُ.

باب: بدفال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے۔

(٥٧٩٨) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ)) قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! وَمَا الْفَأْلُ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بدفالی کوئی چیز نہیں (یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے۔“

[بخاری: ٥٧٥٤، ٥٧٥٥]

○ ○ ○ ○

(۵۷۹۹) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَحَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ.

[راجع: ۵۷۹۸]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۰۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)).

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ، اچھا کلمہ“۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۰۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ)) قِيْلَ: وَمَا الْفَأْلُ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ)).

[بخاری: ۵۷۷٦؛ ابن ماجه: ۳۵۳۸]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۰۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں۔ البتہ نیک فال مجھے پسند ہے“۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۰۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں۔

فائدہ۔ شگون بدفالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہوگا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں سالم کی آواز دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جائے گا یا کوئی کام ہو واجد کے لفظ سے یا لڑائی پر جاتا ہو اور فتح خاں کوئی شخص ملے۔

(۵۸۰٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ)). [بخاری: ۵۰۹۳، ۵۷۷۲؛ ابوداود: ۳۹۲۲؛ ترمذی: ۲۸۲٤]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں“۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۰۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَإِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ: الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں، البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، گھر میں گھوڑے میں اور عورت میں“۔

وَالدَّارِ)). [راجع:٥٨٠٤]

(٥٨٠٦) عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّوْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ لَا يَذْكُرُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ: الْعَدْوٰى وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ. [بخاري: ٢٨٥٨؛ نسائی: ٣٥٧٠؛ ابن ماجه:١٩٩٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٨٠٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنْ يَكُ مِنَ الشُّوْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ)). [راجع:٥٨٠٦]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر شگون بد کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں“۔

(٥٨٠٨) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ: حَقٌّ. [راجع:٥٨٠٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٨٠٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ كَانَ الشُّوْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ)). [راجع: ٥٨٠٦]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(٥٨١٠) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ)) يَعْنِي الشُّوْمَ.
[بخاري: ٥٠٩٥، ٢٨٥٩؛ ابن ماجه: ١٩٩٤]

سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

(٥٨١١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(٥٨١٢) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ)). [نسائی: ٣٥٧٢]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کچھ نحوست ہو تو زمین، غلام اور گھوڑے میں ہوگی۔“

فائدہ: نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں، امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب بنا دیتا ہے ہلاکت کا۔ اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان چیزوں سے ہو جاتی ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی۔ اور خطابی اور بہت علما نے کہا کہ یہ بطور استثناء کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے۔ مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اس کو نکال ڈالے بیع اور طلاق سے۔ اور بعض نے کہا: گھر کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جائے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بد خلق نالائق ہو انتہیٰ مختصراً۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكِهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ .

باب: کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت۔

(۵۸۱۳) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ: ((فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ: قُلْتُ : كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ: ((ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ)).

معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بعض کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔'' ہم نے کہا: ہم براشگون لیا کرتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی اپنا کام نہ چھوڑو۔''

فائدہ۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عرب کی کہانت تین قسم کی ہے۔ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی ہے اور وہ اس کو آئندہ کی باتیں آسمان کی خبریں اڑا کر بتادیتا اور یہ قسم رسول اللہ ﷺ کی نبوت سے موقوف ہوگئی۔دوسری قسم یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں اور پوشیدہ ہوتی ہیں بتادے اور یہ اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے۔ تیسری قسم نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں۔اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں۔عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے، اور پیش گوئی کرتا ہے۔ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے۔(نووی رحمۃ اللہ علیہ)

(۵۸۱۴) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِيْ حَدِيْثِهٖ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ.

[راجع: ۵۸۱۳]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۱۵) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ : قُلْتُ : وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ: ((كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ)). [راجع:۵۸۱۳]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا: بعض لوگ لکیریں کھینچتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک پیغمبر بھی لکیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔''

فائدہ۔اس کی ایک آدھ بات سچ ہو جائے گی لیکن یہ اتفاقی ہے۔اب اس پیغمبر کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں، اس وجہ سے آئندہ کی بات بھی دریافت نہیں ہو سکتی۔بعض نے کہا: پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے۔رمل کہتے ہیں ریت کو وہ ریت میں لکیریں کھینچتے۔مترجم نے رمالوں کا امتحان لیا ہے اور ان کی باتیں سب غلط پائیں۔اس کی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کا تھا وہ باقی نہ رہا۔افسوس ہے کہ اس زمانے میں مسلمان نجوم، رمل، جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر التفات نہیں کرتے۔(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(گزشتہ سے پیوستہ) حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔

(٥٨١٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطِفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ يَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ)).

[بخاری: ٥٧٦٢، ٦٢١٣، ٧٥٦١]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! بعض باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سچ بات جن اس کو اچک لیتا ہے اور اپنے دوستوں کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سو جھوٹ اس میں بڑھا دیتا ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٨١٧) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلَ اُنَاسٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسُوْا بِشَيْءٍ)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُوْنُ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ كَذْبَةٍ)). [راجع: ٥٨١٦]

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں۔“ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بعض باتیں ان کی سچ نکلتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سچی بات وہی ہے جس کو جن اڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا مرغ اس کی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں۔“ (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖

(٥٨١٨) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[راجع: ٥٨١٦]

ابن شہاب سے اس سند کے ساتھ معقل عن الزہری کی روایت کی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨١٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَاهُمْ جُلُوْسٌ لَّيْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاذَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا؟)) قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، مجھ سے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا۔“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے، لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے: آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا یا مرا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کرتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں

وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْمُهُ إِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَاذَا قَالَ، قَالَ: فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهٖ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)). [ترمذی:٣٢٢٤]

تک تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا حکم دیا تمہارے مالک نے وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آ کر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے ان کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں''۔



(٥٨٢٠) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَخْبَرَنِیْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِیْ حَدِيْثِ الْاَوْزَاعِیِّ: ((وَلٰكِنْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)) وَفِیْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ((وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)) وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ: وَقَالَ اللّٰهُ: ﴿حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ؕ﴾ [٣٤/ سبا: ٢٣] وَفِیْ حَدِيْثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ ((وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ)). [راجع:٥٨١٩]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٢١) عَنْ صَفِيَّةَ رضی اللہ عنہا عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)).

صفیہ۔ نے رسول اللہ ﷺ کی ایک بی بی سے سنا، وہ کہتی تھیں: آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص عراف کے پاس جائے (عراف کی تفسیر اوپر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی''۔

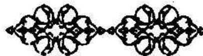
فائدہ۔ معاذ اللہ نجومی کے پاس جانا اور کاہن اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا۔ ہمارے زمانے میں بعض بے وقوف جاہل ایسے نکلے ہیں جو شرع کی پکی پکی باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں اللہ کی پھٹکار ان کی عقل پر۔

بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُومِ وَنَحْوِهِ . باب: جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان۔

(۵۸۲۲) عَنْ عَمْرِوبْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : كَانَ فِيْ وَفْدِثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَّجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ)). [نسائی:۴۱۹۳]

عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہلا بھیجا: ”تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے۔“

فائدہ: اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا: میرا اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور ان کے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنے کی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر۔ اور بعض علما کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا۔ اسی طرح جذامی روکا جائے گا مسجد میں آنے سے اور لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جائے گا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا

سانپوں کے مارنے کا بیان

بَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا.

باب: سانپوں وغیرہ کو مارنے کے بیان میں۔

(٥٨٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيْبُ الْحَبَلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے دو دھاری دار سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے۔

(٥٨٢٤) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ: الْاَبْتَرُ وَ ذُوالطُّفْيَتَيْنِ.

ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔

(٥٨٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَ ذَاالطُّفْيَتَيْنِ وَ الْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ)). قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَاَبْصَرَهُ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ اَوْزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں“۔ راوی نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہ جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے۔ ایک بار ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا: منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

[بخاری: ٣٣١٠، ٣٣١١، ٣٣١٣، ٤٠١٦؛ ابوداود: ٥٢٥٢، ٥٢٥٣، ٥٢٥٤]

○ ○ ○ ○

(٥٨٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُوْلُ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالٰى)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَنُرٰى ذٰلِكَ مِنْ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ حکم کرتے تھے کتوں کو مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے: ”سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں“۔ زہری نے کہا: شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو جو سانپ دیکھتا

سُمِّهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ : قَالَ سَالِمٌ : قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ : فَلَبِثْتُ لَا اَتْرُكُ حَيَّةً اَرَاهَا اِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِّنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ مَرَّبِيْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَوْ اَبُوْ لُبَابَةَ وَاَنَا اُطَارِدُهَا فَقَالَ: مَهْلًا يَا عَبْدَاللّٰهِ! فَقُلْتُ۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْنَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ.

[راجع: ۵۸۲۵]

ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ہوں۔ ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ انہوں نے کہا: ٹھہر اے عبداللہ! میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۲۷) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْلُبَابَةَ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ((اقْتُلُوْا الْحَيَّاتِ)) وَلَمْ يَقُلْ: ((ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ)).

[بخاری: ۳۲۹۵، ۳۲۹۷]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۲۸) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِيْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ: الْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رضی اللہ عنہ: لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ.

[راجع: ۵۸۲۷]

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے ان کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جائیں، اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کینچلی پائی، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو، ابولبابہ نے کہا: مت مارو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے کا جو گھر میں ہوں۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۲۹) عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْلُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ.

[راجع: ۵۸۲۷]

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے، اس دن سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے موقوف کر دیا۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۳۰) عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَالُبَابَةَ رضی اللہ عنہ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى

نافع رضی اللہ عنہ نے سنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ. [راجع: ٥٨٢٧]

○ ○ ○ ○

(٥٨٣١) عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ فِی الْبُيُوْتِ. [راجع: ٥٨٢٧]

ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٢) عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ بْنَ عَبْدِالْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیَّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مَسْكَنُهٗ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ جَالِسًا مَعَهٗ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهٗ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوْتِ فَاَرَادُوْا قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُوْلُبَابَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَدْ نُهِیَ عَنْهُنَّ يُرِيْدُ عَوَامِرَ الْبُيُوْتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَذِی الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيْلَ: هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَآءِ. [راجع: ٥٨٢٧]

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوالبابہ بن عبدالمنذر انصاری رضی اللہ عنہ کا گھر قبا میں تھا وہ مدینہ چلے آئے، ایک بار عبداللہ بن عمران کے سامنے بیٹھے تھے ایک روشن دان کھول رہے تھے، اچانک ایک سانپ نظر آیا۔ گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے۔ لوگوں نے اس کو مارنا چاہا۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا ان کے مارنے سے ممانعت ہے یعنی گھر کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ ﷺ نے دم بریدہ اور دو لکیروں والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کھو دیتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٣) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهٗ فَرَاٰى وَبِيْصَ جَآنٍّ فَقَالَ: اتَّبِعُوْا هٰذَا الْجَآنَّ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْلُبَابَةَ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ عنہ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِی الْبُيُوْتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِیْ بُطُوْنِ النِّسَآءِ. [راجع: ٥٨٢٧]

نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کیچلی دیکھی۔ تو لوگوں سے کہا: اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار ڈالو۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں (جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں (ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اس کی نظر میں یہ تاثیر ہے)۔

(٥٨٣٤) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَالُبَابَةَ رضی اللہ عنہ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَ هُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِیْ عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. [راجع: ٥٨٢٧]

نافع سے روایت ہے ابولبابہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے۔ اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیئے ہوئے اور ڈرائے ہوئے جیسا کہ آگے آئے گا مارنا درست نہیں اور سوائے مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثناء کی وجہ یہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا۔ اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہے کہ گھر کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(﴿ گزشتہ سے پیوستہ ﴾) اور جنائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے بغیر ڈرائے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گھروں کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ کو یوں کہے: میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیا تھا کہ ہم کو ایذا مت دینا اور آئندہ مت نکلنا' پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

(٥٨٣٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَنَحْنُ نَأْخُذُ مَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً اِذْخَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ: ((اقْتُلُوْهَا)) فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا)) . [بخاری: ١٨٣٠، ٤٩٣١، ٤٩٣٤؛ نسائی: ٢٨٨٣]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے غار میں' اس وقت آپ ﷺ پر سورہ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ اتری تھی ہم آپ ﷺ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے، اتنے میں ایک سانپ نکلا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مار ڈالو اس کو۔'' ہم لپکے اس کے مارنے کو وہ نکل کر چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو بچایا اس کے شر سے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٦) عَنِ الْاَعْمَشِ فِى هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ. [راجع:٥٨٣٥]

حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح مروی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى . [راجع: ٥٨٣٥]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ کے مارنے کا منیٰ میں۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّاَبِيْ مُعَاوِيَةَ. [راجع:٥٨٣٥]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٣٩) عَنْ اَبِى السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ : فَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّى فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهٗ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهٗ فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِيْ عَرَاجِيْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَ قْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَاَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِى الدَّارِ فَقَالَ : اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ : كَانَ فِيْهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ

ابو السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ابو السائب نے کہا: میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا۔ منتظر تھا نماز پڑھ چکنے کا اتنے میں کچھ حرکت کی آواز آئی ان لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھی تھیں میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا، میں دوڑا اس کے مارنے کو' ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا بیٹھ جا۔ میں بیٹھ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھڑی مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خندق کی طرف وہ جوان دوپہر کو آپ ﷺ سے اجازت مانگتا

قَالَ : فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَأْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَأْذَنَهٗ يَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ)). فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ: اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى؟ قَالَ : فَجِئْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ: وَقُلْنَا لَهٗ: ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ : ((اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

[ابوداود: ٥٢٥٦، ٥٢٥٧، ٥٢٥٩؛ ترمذی: ١٤٨٤]

اور گھر آیا کرتا۔ ایک دن آپ ﷺ سے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہتھیار لے کر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا (جنہوں نے دغابازی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے) اس شخص نے اپنے ہتھیار لیے جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی بیوی کو دیکھا دونوں پٹوں کے بیچ میں دروازے پر کھڑی ہے، اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو غیرت سے۔ عورت نے کہا: اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جا کر دیکھ تو معلوم ہوگا میں کیوں نکلی ہوں۔ وہ جوان اندر گیا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے ہوئے بچھونے پر بیٹھا تھا۔ جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کو نچ لیا پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا۔ وہ سانپ اس پر لوٹا بعد اس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے مرا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کیجیے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دعا کرو اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی۔'' پھر فرمایا: '' مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں تو ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)۔



(٥٨٤٠) عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَّجُلٍ يُقَالُ لَهُ: السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا اَبُو السَّائِبِ قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَيَّةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْهَا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ تخت کے تلے میں نے حرکت کی آواز پائی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنگ کرو (یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی) اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر۔ نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کر دو۔''

ثَلٰثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ)) وَقَالَ لَهُمْ: ((اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ)).

[راجع: ٥٨٣٩]

○ ○ ○ ○

(٥٨٤١) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوْا فَمَنْ رَّأٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَالَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ)).

[راجع: ٥٨٣٩]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو تین بار جتائے اگر وہ اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالے وہ شیطان ہے۔"

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ.

باب: گرگٹ کا مارنا مستحب ہے۔

(٥٨٤٢) عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ. [بخاری: ٢٣٠٧، ٣٣٥٩؛ نسائی: ٢٨٨٥؛ ابن ماجه: ٣٢٢٨]

ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا۔"

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٣) عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضي الله عنها أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيْكٍ إِحْدٰى نِسَاءِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيْبٌ مِّنْهُ.

[راجع: ٥٨٤٢]

ام شریک رضی اللہ عنہا نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے گرگٹوں کو مارنے کی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٤) عَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا. [ابوداود: ٥٢٦٢]

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فویسق رکھا (یعنی چھوٹا فاسق)۔

(٥٨٤٥) عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ: ((الْفُوَيْسِقُ)) زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ. [بخاری: ٣٣٠٦؛ نسائی: ٢٨٨٦؛ ابن ماجه: ٣٢٣٠]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو "فویسق کہا۔" حرملہ نے کہا: میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِيْ أَوَّلِ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار میں

ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْأُوْلٰى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ)).

مارے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں مار ڈالے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔“

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيْرًا وَحْدَهُ، فَإِنَّ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ)).

[ابو داود: ٥٢٦٣، ٥٢٦٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہی جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار ڈالے اس کی سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار اس سے کم۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٤٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((فِيْ أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً)).

[راجع: ٥٨٤٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ہی بار میں جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: گرگٹ جس کو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت میں جو سو نیکیوں کا ذکر ہے اور دوسری میں ستر کا تو ان میں تعارض نہیں ہے۔ اس لیے کہ غرض حصر نہیں ہے یا یوں ہو کہ پہلے ستر نیکیوں کا ذکر ہو پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا۔ یا یوں کہو کہ بعض کو ستر کا ثواب ہوتا ہے، بعض کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک کر بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے کا ثواب ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ.

باب: چیونٹی کے مارنے کی ممانعت۔

(٥٨٤٩) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِيْ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟)). [بخاری: ٣٠١٩؛ ابو داود: ٥٢٦٦؛ نسائی: ٤٣٦٩؛ ابن ماجہ: ٣٢٢٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا۔ انہوں نے حکم کیا چیونٹیوں کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ چیونٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی۔“

○ ○ ○ ○

فائدہ: پھر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو تباہ کرے اور ان کی ذیل میں دو چار اچھے بھی تباہ ہو جائیں تو کیا بعید ہے۔

نووی رحمہ اللہ نے کہا: ہمارے مذہب میں چیونٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑی کو مارنے سے۔ روایت کیا اس کو ابو داود نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

(٥٨٥٠) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک

قَالَ((نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً)). [ابوداود:٥٢٦٥]

(٥٨٥١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ علیہم السلام تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فِی النَّارِ قَالَ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً)).

پیغمبر پیغمبروں میں سے ایک درخت کے تلے اترے ان کوایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا۔ چیونٹیوں کا چھتہ نکالا گیا، پھر انہوں نے حکم دیا وہ جلایا گیا، تب اللہ نے ان کو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوتی ، (دوسروں کا کیا قصور تھا)۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔



بَابُ تَحْرِيْمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کے مارنے کی ممانعت۔

(٥٨٥٢) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِی هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِیَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ)). [بخاری: ٣٤٨٢؛ وانظر فی مسلم: ٦٦٧٥]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کے مارنے کی وجہ سے عذاب ہوا، اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی (قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے اس کی سزا اور بڑھ گئی۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ صحیح ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہوگیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی) اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی جب اس کو قید میں رکھا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔



(٥٨٥٣) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

[بخاری: ٣٣١٨؛ وانظر فی مسلم: ٦٦٧٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔



(٥٨٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِذٰلِكَ . [انظر:٦٦٧٦]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔



(٥٨٥٥) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک عورت کو

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ لَّمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ)).

عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے کھانا نہ دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔



(٥٨٥٦) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا ((رَبَطَتْهَا)) وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: ((حَشَرَاتِ الْأَرْضِ)).

ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس کی روایت میں "رَبَطَتْهَا" کے الفاظ اور معاویہ کی روایت میں "حَشَرَاتِ الْأَرْضِ"



(٥٨٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



(٥٨٥٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔



بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْبَهَائِمِ الْمُحْتَرَمَةِ وَ إِطْعَامِهَا.

باب: جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت۔



(٥٨٥٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! وَإِنَّ لَنَا فِي هٰذَا الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا ؟ فَقَالَ: ((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)). [بخاری: ٢٣٦٣، ٢٤٦٦، ٦٠٠٩؛ ابوداود: ٢٥٥٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی، ایک کنواں ملا، وہ اس میں اترا اور پانی پیا، پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالے ہوئے ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا تھا۔ وہ شخص بولا: اس کتے کا حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا، پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر اوپر چڑھا وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہم کو ان جانوروں کے کھلانے اور پلانے میں بھی ثواب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے۔" (یعنی ہر حیوان بدلے میں کے جو موذی نہ ہو)۔



(٥٨٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ بِمُوقِهَا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے "ایک بدکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی پیاس کی وجہ سے اس عورت نے اپنے

فَغُفِرَ لَهَا)).

موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔"

(٥٨٦١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِّنْ بَغَايَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ)). [بخاری: ٣٤٦٧]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک کتا ایک کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا"۔

○ ○ ○ ○



بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا

الفاظ ادب وغیرہ کی کتاب

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ.

باب: زمانے کو برا کہنے کی ممانعت۔

(٥٨٦٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَسُبُّ ابْنُ اٰدَمَ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ)). [بخاري: ٦١٨١]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے رات اور دن میرے اختیار میں ہے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)).

[بخاري: ٤٨٢٦، ٧٤٩١؛ ابوداود: ٥٢٧٤]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں۔ (یعنی زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنے والا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو۔“

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَقُوْلُ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنِّيْ اَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی کہتا ہے: ہائے کم بختی زمانے کی! تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کم بختی زمانے کی اس لیے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن میں لاتا ہوں جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کر دوں گا۔“

(٥٨٦٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اے کم بختی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔“

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر (زمانہ) ہے یہ مجازاً فرمایا اور اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے، یعنی تم جس کو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ پہنچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ فاعل اللہ ہے تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی۔ معاذ اللہ۔

(٥٨٦٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت برا کہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنی زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خود دہر ہے''۔ (یعنی دہر کچھ نہیں کر سکتا کرنے والا اللہ ہی ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا.

باب: انگور کو کرم کہنے کی ممانعت۔

فائدہ۔عرب کے لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے۔کرم کے معنی بزرگی' عزت اور مہربانی۔وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے،جب شراب حرام ہوئی تو آپ ﷺ نے انگور کے لیے اس نام کے بدلنے کی بھی ممانعت کر دی، اس خیال سے یہ کہ نام شراب یاد نہ دلائے دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جائے۔

(٥٨٦٧) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت برا کہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے اس لیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں''۔

(٥٨٦٨) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: كَرْمٌ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)). [بخاری: ٦١٨٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت کہو کرم (انگور) کو اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٦٩) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ [الرَّجُلُ] الْمُسْلِمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧٠) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: الْكَرْمُ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧١) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ: الْكَرْمَ اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧٢) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: الْحَبَلَةُ)) يَعْنِي الْعِنَبَ.

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو (یعنی انگور کو)''۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٧٣) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوا: الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ)).

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو۔“ (انگور کو)

○ ○ ○ ○

بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلٰى وَالسَّيِّدِ.

باب: عبد یا امۃ یا مولیٰ یا سید، ان لفظوں کے بولنے کا بیان۔

(٥٨٧٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِيْ وَأَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَاءِكُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے: میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی۔ تم سب لوگ اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد میری جوان عورت۔“

فائدہ: دوسری روایت میں ہے۔ غلام بھی یوں نہ کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں۔ ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنی خالق مالک اور اللہ ہے اور حدیث میں جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو جنے گی۔ اس کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کے اکثر کہنے سے ہے نہ کہ شاذ و نادر کہنے سے قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعض نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر مکروہ رکھا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا: امام حسن کو یہ میرا بیٹا سید ہے۔ اور فرمایا: اٹھو اپنے سید کے لیے یعنی سعد بن معاذ کے واسطے۔ اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے کیونکہ مولیٰ کے سولہ معنی ہیں۔ دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی اللہ ہی کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے انتہی مختصراً اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے غلام اور غلام حسن غلام حسین، غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پر سنت کے موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی ہے اس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مترادف ہے وہ پائی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنی خادم اور خدمت گزار کے بن سکتے ہیں۔ پس یہ بہتر ہے کہ عبداللہ عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلے یہ نام یا پیغمبروں کے نام رکھے۔ جیسے موسیٰ عیسیٰ ابراہیم صالح لوط اور ہود وغیرہ۔

(٥٨٧٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِيْ فَكُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: فَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِيْ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ۔ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو۔ البتہ یوں کہے: میرا جوان اور نہ غلام یوں کہے: میرا رب یوں کہے میرا سید۔“

(٥٨٧٦) عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا: ((وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ: مَوْلَايَ)). وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ: ((فَإِنَّ مَوْلَاكُمُ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ”غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔“

اللّٰهُ [عَزَّوَجَلَّ]))۔

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: یہ عبارت اور روایتوں میں نہیں ہے اور اس کا حذف زیادہ صحیح ہے، اور مولیٰ کا اطلاق سوائے اللہ کے اوروں پر آیا ہے۔

(۵۸۷۷) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: اسْقِ رَبَّكَ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ)) وَقَالَ: ((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: رَبِّيْ وَلْيَقُلْ: سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ: عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ وَلْيَقُلْ: فَتَايَ، فَتَاتِيْ، غُلَامِيْ))۔

[بخاری: ۲۵۵۲]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے: بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد، جوان عورت کہے۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِيْ.

باب: یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا، مکروہ ہے۔

(۵۸۷۸) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ)) هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ كُرَيْبٍ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ: ((لٰكِنْ))۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے: میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا“۔ (خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے اور بہت کریہہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا ہے اور ایک حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)۔

❖ ❖ ❖ ❖ ❖

(۵۸۷۹) عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

ابو معاویہ سے اس سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

(۵۸۸۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلْيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ))۔

[بخاری: ۶۱۸۰؛ ابو داود: ۴۹۷۸]

سہل بن حنیف سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے: میرا نفس (جی) کاہل اور سست ہو گیا۔“

○ ○ ○ ○

بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَاَنَّهُ اَطْيَبُ الطِّيْبِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيْبِ.

باب: بہتر خوشبو مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت۔

(٥٨٨١) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِىْ مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ مُّغْلَقٍ مُّطْبَقٍ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا)) فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهٗ.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ، سو اس نے لکڑی کی دو جوتیاں؟ بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی، اس میں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی، ان دونوں عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا“ شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

[ترمذی: ٩٩١، ٩٩٢؛ نسائی: ١٩٠٤، ٥١٣٤]

فائدہ۔ اس حدیث میں حضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور باب کا یہی مقصود ہے۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی بیع ناجائز ہے بالا جماع۔ اور مشک اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کی جائے وہ مردار ہے یا اس کا حکم مثل انڈے بچے اور دودھ کے ہے اور اس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہن کر اپنے تئیں لمبا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تا کہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمائش کے لیے کرے تو حرام ہے۔

(٥٨٨٢) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيْبِ. [راجع: ٥٨٨١]

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ کیا جس نے اپنی انگوٹھی کو کستوری سے بھرا ہوا تھا اور کستوری سب عمدہ خوشبو ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٣) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ)).

[ابوداود: ٤١٧٢؛ نسائی: ٥٢٧٤]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو خوشبودار گھاس دی جائے یا خوشبودار پھول دیا جائے تو اس کو نہ پھیرے اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے“۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٤) عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

نافع سے روایت ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اس کو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح خوشبو لیتے۔

○ ○ ○ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الشِّعْرِ

کتاب شعر کے بیان میں

بَابٌ فِيْ اِنْشَادِ الْاَشْعَارِ وَبَيَانِ أَشْعَرِ الْكَلِمَةِ وَذَمِّ الشِّعْرِ.

باب: شعر پڑھنے' بیان کرنے اور اس کی مذمت کے بیان میں۔

(٥٨٨٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((هِيْهِ)) فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. [ابن ماجه: ٣٧٥٨]

عمرو بن شرید سے روایت ہے' انہوں نے سنا اپنے باپ سے' وہ کہتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا ایک دن' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں؟'' میں نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ''پڑھ۔'' میں نے ایک بیت (شعر) پڑھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور پڑھ۔'' یہاں تک کہ میں نے سو بیتیں (اشعار) پڑھے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٦) عَنِ الشَّرِيْدِ[قَالَ] اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ. [راجع: ٥٨٨٥]

شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے سوار کیا پھر سابقہ حدیث کی طرح بیان کیا۔

(٥٨٨٧) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَنْشَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ: ((اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ)) وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ: ((فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِيْ شِعْرِهِ)). [راجع: ٥٨٨٥]

ترجمہ وہی ہے اور پہلے گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مسلمان ہونے کے قریب تھا اور ابن مہدی کی روایت میں ہے کہ وہ (امیہ) اپنے اشعار میں مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

○ ○ ○ ○

فائدہ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا: اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے شعروں کو زیادہ پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ ان میں اقرار تھا توحید الٰہی کا اور اقرار تھا حشر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں فحش مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہے کہ بہت شعر پڑھا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں۔

(٥٨٨٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی

لَبِيْدٍ :اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)).

[بخاري: ٣٨٤١، ٦١٤٦، ٦٤٨٩؛ ترمذي: ٢٨٤٩؛ابن ماجه: ٣٧٥٧]

تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے۔ ماسوائے حق تعالیٰ کے ہر ایک شے لغو ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٨٩) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ [اُمَيَّةُ] بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ)).

[راجع: ٥٨٨٨]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت ہے جو گزری۔ اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابوصلت کا بیٹا امیہ اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم رہا)۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٠) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((اِنْ اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. وَكَادَ [اُمَيَّةُ] ابْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ)). [راجع: ٥٨٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَآءُ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)). [راجع: ٥٨٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:((اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ. مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ)).

[راجع: ٥٨٨٨]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)) قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اِلَّا اَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ: ((يَرِيْهِ)).

[بخاري: ٦١٥٥؛ابن ماجه: ٣٧٥٩، ٣٧٦٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے۔"

○ ○ ○ ○

(٥٨٩٤) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)) .

سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

[ترمذی: ۲۸۵۲؛ ابن ماجہ: ۳۷٦۰]

فائدہ۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پائے اور اگر قرآن و حدیث کے ساتھ تھوڑے سے شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قباحت نہیں اس لئے کہ اس کا پیٹ شعر سے نہیں بھرا بعض علما نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگر اس میں فحش نہ ہو اور اکثر کا یہ قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اس میں فحش نہ ہو وہ کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اس کا عمدہ ہے اور برا اس کا برا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر سنے ہیں اور پڑھوائے ہیں اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی ہجو میں شعر کہنے کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سفر وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں اور خلفا اور صحابہ اور فضلائے سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کسی نے انکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپ نے شیطان کہا وہ اس کے کفر کی وجہ سے ہوگا وہ رات دن شعر میں مصروف ہوگا یا اس کے شعر برے ہوں گے۔

(۵۸۹۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خُذُوا الشَّیْطٰنَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے ۷۸ میل پر مدینہ سے) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے، اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعر پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔''

بَابُ تَحْرِیْمِ اللَّعْبِ بِالنَّرْدَشِیْرِ.

باب چوسر کھیلنا حرام ہے۔

(۵۸۹٦) عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَهٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَدَمِهٖ)).

ابوبریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص چوسر کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے۔''

[ابوداود: ٤٩٣٩؛ ابن ماجہ: ۳۷٦۳]

فائدہ۔ معاذ اللہ! چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علما رحمۃ اللہ علیہم کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا انہوں نے اس کو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے۔ مترجم کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو تب بھی اس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اس کو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الرُّؤْيَا
کتاب خواب کے بیان میں

بَابٌ فِيْ كَوْنِ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَاَنَّهَا جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ.

باب: خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔

(۵۸۹۷) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرٰى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّيْ لَا اُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ)).

[بخاری: ۵۷۴۷، ۶۹۸۴، ۶۹۹۵، ۷۰۰۵، ۷۰۴۴؛ ابوداود: ۵۰۲۱؛ ترمذی: ۲۲۷۷]

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا۔ یہاں تک کہ ابوقتادہ سے ملا، ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے یا تھوتھو کرے (بغیر تھوک کے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔''

○ ○ ○ ○

(۵۸۹۸) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِمْ قَوْلَ اَبِيْ سَلَمَةَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرٰى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّيْ لَا اُزَمَّلُ . [راجع:۵۸۹۷]

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں ابوسلمہ کی بات کہ میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا۔ مذکور نہیں ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۸۹۹) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اُعْرٰى مِنْهَا وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ ((فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ حِيْنَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)). [راجع:۵۸۹۷]

اس سند سے بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے اس میں ابوسلمہ قول ذکر نہیں کیا گیا اور یونس راوی کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ ''جب وہ نیند سے بیدار ہو تو تھوکے تین بار اپنی بائیں جانب۔''

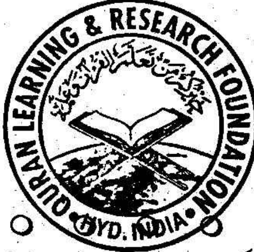
○ ○ ○ ○

(۵۹۰۰) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بعض خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ [بِاللّٰهِ] مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ : إِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَمَا اُبَالِيْهَا . [راجع: ٥٨٩٧]

پر بھاری ہوتا۔ جب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پروانہ رہی۔



(٥٩٠١) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ : فَاِنْ كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ اَبِيْ سَلَمَةَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ: ((وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جائے۔



(٥٩٠٢) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَّاٰى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهٖ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهٗ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَاِنْ رَّاٰى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ)). [راجع:٥٨٩٧]

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا شیطان کی طرف سے، پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھو تھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے اب وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہو اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

فائدہ: تا کہ عمدہ تعبیر بیان کرے۔ دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر کرے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع ہو یا بیکار رنج ہو۔

(٥٩٠٣) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ: قَالَ : كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِيْ قَالَ: فَلَقِيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ: وَاَنَا كُنْتُ لَاَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَّا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُّحِبُّ وَاِذَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں بعض خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے کہا: میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ

مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ)). [راجع:٥٨٩٧]

ہوگا۔“

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٤) عَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ:((إِذَا رَاى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ)). [ابو داود: ٥٠٢٥؛ ابن ماجه: ٣٩٠٨]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہوا اس سے پھر جائے۔“

○ ○ ○ ○

(٥٩٠٥) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَإِنْ رَاى أَحَدُكُمْ مَّا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ)) قَالَ: ((وَأُحِبُّ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ)) فَلَا أَدْرِيْ هُوَ فِي الْحَدِيْثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ.

[ابو داود: ٥٠١٩؛ ترمذی: ٢٢٧٠]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب زمانہ یکساں ہو (یعنی دن رات برابر ہوں یا قیامت قریب آ جائے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہوگا اور تم میں سے سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتوں میں اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے: ایک تو نیک خواب جو خوش خبری ہے اللہ کی طرف سے، دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے ہے، تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو۔ پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے اور میں خواب میں بیڑیاں پڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلہ میں طوق برا سمجھتا ہوں۔“ ایوب نے کہا: میں نہیں جانتا یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ نے کہا: بعض روایتوں میں پینتالیس حصوں کا ذکر ہے، بعض میں ستر کا، بعض میں چھیالیس کا، بعض میں چالیس کا، بعض میں انچاس کا، بعض میں پچاس کا، بعض میں چھبیس کا، بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے، اگر وہ مومن ہے تو اس کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور بعض نے کہا: مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا۔ خطابی نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر تیئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی تو خواب چھیالیس حصوں کا ایک حصہ ہوا، اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لیے بہتر ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کا پابند رہنا ہے۔ اور طوق جہنمیوں کی صفت ہے۔ انتہٰی مختصراً۔

(٥٩٠٦) عَنْ أَيُّوْبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ: قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس میں یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[ترمذی: ۲۲۹۱]

○ ○ ○ ○

(۵۹۰۷) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ النَّبِيَّ ﷺ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۰۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ اَدْرَجَ فِی الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ: وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ: ((الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کچھ کمی بیشی ہے۔

[بخاری: ۷۰۱۷]

○ ○ ○ ○

(۵۹۰۹) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

[بخاری: ۶۹۸۸؛ ابوداود: ۵۰۱۸؛ ترمذی: ۲۲۷۱]

○ ○ ○ ○

(۵۹۱۰) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ.

انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۱۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). [ابن ماجه: ۳۸۹٤]

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۱۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا اَوْتُرٰی لَهُ)) وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے۔'' ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ ''نیک خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ہے۔''

(۵۹۱۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(۵۹۱٤) عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا

یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی اس سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

الْإِسْنَادِ.

○ ○ ○ ○

(٥٩١٥) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث بیان کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(٥٩١٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). [ابن ماجه:٣٨٩٧]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

(٥٩١٧) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٥٩١٨) عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِىْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: ((جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)).

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ''نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

○ ○ ○ ○

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ: ((مَنْ رَانِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِىْ)).

باب: رسول اللہ کے اس قول کا بیان کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ کو ہی دیکھا۔

(٥٩١٩) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ رَّآنِىْ فِى الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِىْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِىْ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھی کو دیکھا۔ اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔''

فائدہ: ابو باقلانی نے کہا: مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے۔ لغو خیال نہیں نہ شیطان کے اغوا سے ہے' اور کبھی دیکھنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی وقت دو مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں۔ مازری نے کہا: حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اس کی بقا نکلتی ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: حدیث محمول ہے اس حالت پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ مجال نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بن کر جھوٹ کہہ دیتا اور حق و باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

(٥٩٢٠) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ رَّآنِىْ فِى الْمَنَامِ فَسَيَرَانِىْ فِى الْيَقْظَةِ اَوْ لَكَاَنَّمَا رَآنِىْ فِى الْيَقْظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِىْ)).

[بخاری: ٦٩٩٣، ٦٩٩٦؛ ابوداود: ٥٠٢٣]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا یا جو خواب میں مجھے دیکھے اس نے گویا بیداری میں مجھے دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔''

(٥٩٢١) وَقَالَ: فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ:

ابو سلمہ نے کہا کہ ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَّآنِیْ فَقَدْ رَاَیْ الْحَقَّ)).

مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا۔"

فائدہ: مراد وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھ کو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا اور مجھ سے ملے گا۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا۔ اور اپنے خواب کو سچا جانے گا اس لیے کہ آخرت میں آپ ﷺ کو سب مسلمان دیکھیں گے یا یہ مراد ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اوروں کو نہ ہوگا مجھے دیکھے گا۔

(۵۹۲۲) عَنِ ابْنِ اَخِی الزُّهْرِیِّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا بِاِسْنَادَیْهِمَا سَوَآءً مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ. [راجع: ۵۹۲۱]

زہری کے بھتیجے نے بیان کیا اور مذکورہ دونوں حدیثوں کی اسناد کے مطابق یونس کی حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

○ ○ ○ ○

(۵۹۲۳) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَّآنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِیْ اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ)) وَقَالَ: ((اِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِهٖ فِی الْمَنَامِ)). [ابن ماجه: ۳۹۰۲]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے کہ شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔"

○ ○ ○ ○

(۵۹۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَّآنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَشَبَّهَ بِیْ.))

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت بنا لے۔"

بَابُ لَا یُخْبِرُ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِهٖ فِی الْمَنَامِ.

باب: شیطانی خواب بیان کرنے کی ممانعت۔

(۵۹۲۵) عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِاَعْرَابِیٍّ جَآءَهٗ فَقَالَ: اِنِّیْ حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِیْ قُطِعَ فَاَنَا اَتَّبِعُهٗ فَزَجَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ وَقَالَ: ((لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِكَ فِی الْمَنَامِ)). [ابن ماجه: ۳۹۱۳]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا "جو شیطان تجھ سے کھیل کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے۔"

فائدہ: نووی رحمہ اللہ نے کہا: آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ خواب لغو اور بے ہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اس کی حکومت یا دولت میں خلل آئے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہوگا، بیمار دیکھے تو شفا ہوگی، قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہوگا، جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا، مغموم دیکھے تو خوشی ہوگی، خوفزدہ دیکھے تو بے خوف ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

(۵۹۲۶) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِيْ ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْأَعْرَابِيِّ: ((لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِيْ مَنَامِكَ)) وَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِيْ مَنَامِهِ)). [ابن ماجه: ٣٩١٢]

رہا ہے۔ میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیل کھیلتا ہے خواب میں۔“ جابر نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اس کے بعد آپ ﷺ خطبہ میں فرماتے تھے: ”کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس سے کھیلے خواب میں۔“



(٥٩٢٧) عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطٰنُ بِأَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)) وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ: ((إِذَا لُعِبَ بِأَحَدِكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ((الشَّيْطَانَ)). [راجع: ٥٩٢٦]

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا ”جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کرے۔“



بَابٌ فِيْ تَأْوِيْلِ الرُّؤْيَا.

باب: خوابوں کی تعبیر کا بیان۔

(٥٩٢٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِأَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ فَلَأَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أُعْبُرْهَا)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الَّذِيْ يَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اس کو اپنی لپوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی آپ ﷺ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی چڑھ گیا، پھر اور ایک شخص نے تھاما تو وہ ٹوٹ گئی پھر وہ جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ ﷺ پر قربان ہو، مجھے اس کی تعبیر کہنے دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا کہہ۔“ ابوبکر نے کہا: وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے۔ گھی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعض کو بہت قرآن یاد ہے اور بعض کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں پھر اللہ آپ ﷺ کو اسی

وَالْعَسَلِ فَالْقُرْاٰنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِيْنُهٗ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُبِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ فَاَخْبِرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا)) قَالَ: فَوَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَتُحَدِّثَنِّيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَاْتُ ؟ قَالَ: ((لَا تُقْسِمْ)).

[بخاري: ٧٠٤٦، ٧٠٠٠؛ ابوداود: ٣٢٦٧، ٣٢٦٩، ٤٦٣٣؛ ابن ماجه: ٣٩١٨]

دین پر اپنے پاس بلالے گا آپ ﷺ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ ﷺ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح سے چڑھ جائے گا پھر ایک شخص اور تھامے گا اور اس کا بھی یہی حال ہوگا پھر ایک شخص تھامے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ آخر خلل مٹ جائیگا اور وہ بھی چڑھ جائے گا اور مجھ سے بیان کیجئے یا رسول اللہ! میں نے ٹھیک تعبیر کی یا غلط۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ تو نے غلط کہا۔'' ابوبکر نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! آپ بیان کیجیے میں نے کیا غلطی کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قسم مت کھا۔''



فائدہ۔ اور غلطی بیان نہیں کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علما نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر میں غلطی بیان نہیں کی بلکہ ان کی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ ﷺ کو تعبیر نہیں کہنے دی۔ اگر آپ ﷺ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح ہے اس لیے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خود آپ ﷺ نے اجازت دی۔ اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گھی اور شہد سے انہوں نے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد لی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گھی سے مراد حدیث ہے یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جائے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جبراً خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جوڑا۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی لیکن حضور ﷺ نے اس کو پورا نہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اسی وقت ضروری ہے جب اس میں کوئی مفسدت نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفسدت ہوگی وہ یہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دے دینا نامناسب تھی۔ (نووی رحمہ اللہ مختصراً)

(٥٩٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُنْصَرَفَهٗ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔ [راجع:٥٩٢٨]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس، جب آپ ﷺ احد سے لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک۔

○ ○ ○ ○

(٥٩٣٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ اَحْيَانًا يَقُوْلُ : عَنِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا ہے کہ سند کے بیان کرنے میں راوی نے کبھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا اور کبھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا۔

ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّىْ اَرَى اللَّيْلَةَ. [راجع:٥٩٢٨]

○ ○ ○ ○

(٥٩٣١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ: ((مَنْ رَّاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهٗ)) قَالَ: فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! رَاَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ. [راجع:٥٩٢٨]

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے: ”جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے، میں اس کی تعبیر کروں گا۔ ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا، پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

(٥٩٣٢) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّآئِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ)). [ابو داود:٥٠٢٥]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ایک رات کو دیکھا اس حالت میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا ہے۔ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں۔ سو ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہوگا اور آخرت میں نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔“

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی، بلندی یعنی رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے۔ معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

(٥٩٣٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ: كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ)).

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دے۔ میں نے بڑے کو دے دی۔“

(٥٩٣٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب بھی ہے اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلی احد کے دن، پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی، آگے سے اچھی، اس کی تعبیر یہ نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب

كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَاهُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَاجَآءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ ، وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِىْ آتَانَا اللّٰهُ بَعْدُ يَوْمَ بَدْرٍ)).

[بخاری: ۳۶۲۲، ۳۹۸۷، ٤٠٨١، ۷۰۳۵، ۷۰٤۱؛ ابن ماجه: ۳۹۲۱]

کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی (یعنی جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کاٹی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنی یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ لوگ مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ نے ہم کو عنایت کیا بعد کو بدر کے دن۔“

فائدہ: یمامہ اور ہجر عرب میں دو ملک ہیں وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچ ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ ﷺ کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیاء اللہ کے بھی خواب اور کشف سچ ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور تعین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیا کے خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں اور نہ ان پر عمل کرنا ضروری ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے۔

(۵۹۳۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِالنَّبِيِّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ : اِنْ جَعَلَ لِىْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَمِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهُ، فَقَدِمَهَا فِىْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِىُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِىْ يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيْدَةٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلَمَةَ فِىْ اَصْحَابِهٖ قَالَ : لَوْ سَاَلْتَنِىْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعَدّٰى اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّىْ لَاَرَاكَ الَّذِىْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّىْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِنَّكَ اُرَى الَّذِىْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ)) فَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِىْ يَدَىَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِىْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِىَ اِلَىَّ فِى الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا: اگر محمد ﷺ اپنے بعد اپنی خلافت مجھ کو دیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں۔ مسیلمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لے کر آیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا۔ آپ ﷺ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا: ”اے مسیلمہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں گا اور میں اللہ کے حکم کے خلاف تیرے باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ ﷺ کا صحیح ہو گیا) اور یقیناً میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھے میری طرف سے جواب دے گا۔“ پھر آپ ﷺ وہاں سے چلے گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرت محمد ﷺ نے کیا فرمایا: ”تو وہی ہے جو خواب میں مجھے دکھلایا گیا۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ سے سونے کے دو کنگن دیکھے، وہ مجھ کو

فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ)) . [بخاری: ٣٦٢٠، ٤٣٧٣ ، ٧٤٦١؛ ترمذی: ٢٢٩٢]

برے معلوم ہوئے، خواب میں ہی مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک مار، میں نے پھونکا، وہ دونوں اڑ گئے، میں نے ان کی تعبیر یہ کہی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں عنسی تھا صنعا والا اور دوسرا مسیلمہ تھا یمامہ والا۔“

فائدہ: صنعاء یمن میں ایک شہر ہے وہاں حضرت محمد ﷺ کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا۔ یعنی ابوالاسود عنسی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت محمد ﷺ کی پیغمبری کا منکر نہ تھا۔ سو حضرت محمد ﷺ کے سامنے میروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے۔ وہاں مسیلمہ کذاب حضرت محمد ﷺ کی شراکت کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت محمد ﷺ کی بھی دعوت کا منکر نہ تھا، لیکن وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں اللہ تعالیٰ نے فتح اسلام دکھا دی، صرف ان دو مردود سے دعویٰ نبوت ہوا تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ اگر مرد ہاتھ میں کنگن دیکھے خواب میں تو اس کی تعبیر تنگ دستی اور تشویش ہے۔ اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں پہنے ہوئے دیکھے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخیار)

(٥٩٣٦) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوَضَعَ فِيْ يَدَيَّ اُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَ عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ)).

[بخاری: ٧٠٣٦، ٤٣٧٥]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھے بھاری لگے اور رنج ہوا۔ تب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونکنے کا۔ میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے، اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعا کا رہنے والا ہے دوسرا یمامہ کا۔“

○ ○ ○ ○

(٥٩٣٧) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا)) . [بخاری: ٨٤٥، ١٣٨٦، ١١٤٣، ٢٠٨٥، ٢٧٩١، ٣٢٣٦، ٣٣٥٤، ٤٦٧٤، ٦٠٩٦، ٧٠٤٧؛ ترمذی: ٢٢٩٤]

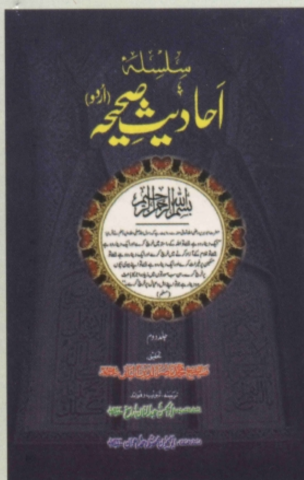
سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: ”تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے۔“

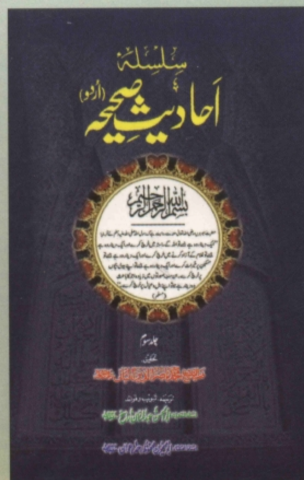
○



Sahih Muslim









www.qlrf.net

